مسیح کا جی اُٹھنا

"Masih ka ji Uthna"
An Adaptation of Dr. Eliphalet Notts work on the Resurrection of Christ by A. Brodhead Class of 58
Urdu Language.

کتاب مسمّٰی بہ

مسیح کا جی اُٹھنا

مولفۂ پادری الیفلٹ ناٹ ڈی ڈی جسے پادری
اگسٹس براڈہیڈ صاحب ڈی ڈی نے انگریزی سے ترجمہ کیا

اِس کتاب کے صلہ میں جناب سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر
ممالک مغربی و شمالی نے جیب خاص سے مترجم کو انعام عطا فرمایا

نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے لئے

لودیانہ مشن پریس میں چھاپی گئی

سنہ ۱۸۷۶ء

دیباچہ

اِس کتاب میں جو دلیل پیش ہوتی ہی وہ دلیل تاریخی ہی اور اُس میں
چار مقدّمے قایم ہوتے ہیں *

۱۔ یہہ کہ چونکہ شاگردوں نے موقع پایا کہ مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت کو دریافت کریں بلکہ امر مذکرہ اُنکے حواس سے تحقیق اور تصدیق کیا گیا لہذا بے اعتبار ہی کہ اُس کے حق میں اُنھوں نے فریب کھایا *

۲۔ یہہ کہ جنھوں نے بہرصورت ظاہر کیا کہ ہم معتبر ہیں اور یہہ کہ امر مسطور نے اُن پر اِسقدر اثر کیا کہ اُن کی رفتار و گفتار میں بڑی تبدیل آگئی زیادہ بے اعتبار ہی کہ اُنھوں نے فریب دیا *

۳۔ یہہ کہ جو ناگہانی تبدیل رسولوں کی روحانی حالت اور رفتار و گفتار میں آئی اُس تبدیل کیواسطے صرف ایسا امر فوق الانسانیّت جیسا مسیح کا جی اُٹھنا ہی کافی و وافی سبب ہی جسکی پہلی تاثیر یہہ تھی کہ اُن لوگوں کے دلوں کو نوزادہ اور اُن کی کل روش کو آراستہ کیا *

۴۔ یہہ کہ دین مسیحی کا جلد رواج پانا جو حقیقت میں بدن کے پھر جلانے کی مانند نوزادگی ہی یہہ عجیب روحانی معجزہ مسیح کے جی اُٹھنے کو ثابت کرتا ہی ÷

غرض حقیقت تو یہہ ہی کہ جو روحانی معجزے مسیح کے جی اُٹھنے کے وقت سے ہوتے آئے ہیں مثلاً مسیحی دین کا ہر کہیں پھیل جانا اور لوگوں کا سرِ نو پیدا ہونا وہ اِس بات کو کہ مسیح قبر سے جی اُٹھا ثابت کرتے ہیں اور جو روشنی اُس کھلی ہوئی قبر سے نکلی وہ اگرچہ اِنسان کی بُرائی کی تاریکی سے اکثر ڈھنپ گئی ہی تاہم چمکتی رہتی ہی اور چمکتی رہیگی جب تک کہ مسیح نہ آئیگا اور اپنے پیرؤونکی قبریں کھولکر اُنہیں نہ اُٹھائیگا ÷

مسیح کا جی اُٹھنا

پہلا باب - شہادت اِنجیل

اسباتکے بیانمیں کہ مسیح کے جی اُٹھنے کے صادق القول گواہ - گواہوں کا فریب کھانا محال ہی - اُنکی کم علمی اُنکی گواہی کو نہیں بگاڑتی - گواہوں کے موقع نہ پانیکا بطلان +

اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سبھوں پر ثابت کی -
عمال ۱۷ باب ۳۱ آیت +

کس نے یہہ بات سب پر ثابت کی سنو پاک کلام میں لکھا ہی کہ غرض کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکے اب سب آدمیوں کو ہر جگہہ حکم دیتا ہی کہ توبہ کریں اب کیوں حکم دیتا ہی کیونکہ اُس نے ایک دن ٹھہرایا ہی جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا اُس آدمی کی معرفت جسے اُسنے مقرر کیا ہم اُس کو کس طرح جانتے ہیں اِس طرح کہ اُسنے یہہ بات سب پر ثابت کی کس طرح ثابت کی اِسطرح کہ اُسنے مسیح کو مردوں میں سے اُٹھایا ہی +

پولوس رسول مسیح کے جی اُٹھنے کو پیش کرکے دلیل لاتا ہی کہ یہہ امر حق عدالت عام آیندہ پر ایسی گواہی دیتا ہی جو نہ صرف قریب الفہم بلکہ غیر قابل

اعتراض بھی ہی۔ عیسی مسیح کا جی اُٹھنا وہ بِنا ہی جسپر عیسائی مذہب کی عمارت تعمیر کی گئی ہی۔ اگر کوئی اِس امر کو جھٹلائے تو بنائے مذکور باقی نہ رہیگی اور عمارت کتنی ہی خوشنما نظر آئے قایم نہ رہیگی بلکہ اُسکا نام ونشان جاتا رہیگا ہاں البتہ جو کوئی اِس تعلیم کو تہ وبالا کرے وہ عیسائی مذہب کو بے بنیاد ٹھہراکے اُسے زیروزبر کریگا چنانچہ لکھا ہی کہ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی عبث ہی اور تمہارا ایمان بھی عبث ہی۔ پہلا قرنتی ۱۵ باب ۱۴ +

اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو وہ وہ نہیں ہی جس کا ذکر نبیوں نے پیش کیا اور جو باپ دادوں سے وعدہ کیا گیا اور جسکے حق میں نہ صرف یہہ بات لکھی گئی کہ اُسکے اوپر موت اختیار نہیں رکھتی بلکہ یہہ بھی کہ وہ ابد تک جئیگا اور سلطنت کرتا رہیگا +

صریحًا داؤد اور یسعیاہ بلکہ کل انبیا یہہ خبر پیش کرتے ہیں چنانچہ داؤد کی زبور میں مذکور ہی کہ یہواہ نے مجھسے کہا کہ تو میرا بیٹا ہی میں نے آج تجھے مولود کیا مجھسے مانگ اور میں قومیں تیری میراث میں اور زمین کی سرحدیں تیری مِلک میں دونگا تو اُنھیں لوہے کے عصا سے توڑیگا کمہار کے برتن کی مانند اُنہیں چور کر ڈالیگا۔ اور اب اے بادشاہو ہوشیار رہو اے زمین کے منصفو تربیت لو خوف کے ساتھ یہواہ کی عبادت کرو۔ اور کانپتے ہوئے خوشی کرو بیٹے کو چومو مبادا وہ غصہ ہو اور تم گمراہ ہوکے ہلاک ہو کیونکہ اُس کا قہر جلد بھڑکیگا +

اِسلئے میرا دل خوش ہوا اور میری عزت شادکام ہاں میرا جسم سلامت رہیگا کیونکہ تو میری جان قبر کو نہ سونپیگا تو اپنے مقدس کو سڑنے نہ دیگا تو مجھے زندگی

کی راہ بتلائیگا تیرے حضور میں خوشیوں کی سیری اور تیرے دہنے ہاتھ میں
ہمیشہ عشرتیں ہیں یہواہ میرے خداوند سے فرماتا ہی کہ میرے دہنے ہاتھ پر بیٹھ جب تک
کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی نہ بناؤں یہواہ نے قسم کھائی
ہی اور نہ پچھتائیگا کہ تو ملک صدق کے طور پر قایم رہیگا میں نہ مرونگا بلکہ جیتا رہونگا
ور یہواہ کے کام بیان کرونگا یاہ نے شدت سے مجھے تنبیہ کی پر مجھے موت کو نہیں دیا۔
ای پھاٹکو اپنے سرونکو اونچا کرو اور ای ازلی دروازو اونچے ہوجاؤ اور جلال کا بادشاہ
داخل ہوگا یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی یہواہ قوی اور قادر یہواہ جنگ میں قادر
خدا اللکار کے ساتھ چڑھگیا یہواہ ترہی کی آواز کے ساتھ یہہ بیان داؤد کا ہی یسعیاہ
نبی نے بہت مدت پیشتر یہہ پیشگوئی کی کہ یقیناً اُسی نے ہماری مرض اُٹھالی اور ہمارے
غموں کا بار اُٹھالیا اور ہمنے اُسے مارا خدا کا مارا کوٹا مصیبت زدہ حساب کیا
اور وہی ہمارے گناہوں کے سبب سے چھیدا گیا ہماری بدیوں کے سبب سے
کچلا گیا ہماری سلامتی کے لئے اُس پر تنبیہ ہوئی اور اُس کی مار کھانے سے ہم
چنگے ہوگئے۔ یہواہ نے ہم سبھوں کی بدی اُسپر ڈالی وہ مظلوم ہوا اور خود اپنے
کو مصیبت میں ڈالا اور اپنا مُنہہ نہ کھولا وہ ظلم و عدالت سے لیلیا گیا اور اُسکی
پشت میں کون خیال کریگا کہ وہ میری امت کی برگشتگی کے سبب سے زندوں
کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا اور اُس کی قبر شریروں کے ساتھ ٹھہرائی گئی پر وہ
اپنی موت میں دولتمند کے ساتھ رہا وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اپنے دنوں کو دراز
کریگا اور یہواہ کی خوشی اُس کے ہاتھ میں کامیاب ہوگی اُس محنت کا بدلہ جو

اُسکی جان نے کی وہ دیکھیگا اور آسودہ ہوگا میرا صادق بندہ اپنی شناخت سے بہتیروں کو صداقت بخشیگا اور وہ خود اُنکی بدیوں کا بار اُٹھائیگا اِس لئے میں اُسے بہتیروں میں حصّہ دونگا اور زبردستوں میں وہ لوٹ کا حصّہ لیگا۔ یسعیا ۵۳ باب ✣

گواہی اُنکی مانند طول طویل کرنا نہ چاہیئے جس مسیح کی بابت نبیوں نے پیشین گوئی کی اُسکو چاہئے تھا کہ مصیبت اُٹھائے اور مرجائے اور یہہ بھی ضرور تھا کہ وہ موت پر غالب آئے اور آخرکار جلال میں داخل ہو ✣

اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو اُسکی اسناد جھوٹھی اور اُسکے سارے دعوے بیجا تھے۔ اگر وہ نہیں جی اُٹھا تو اُس کی اِنجیل بناوٹ اور اُسکا کفارہ ہونا خواب اور اُس کے طفیل سے ابدی زندگی پانا خیالی بات ہی اور چونکہ یہہ تعلیم اصل اصول ہی اور ہم اُس کے سچ ہونے پر اپنی عاقبت کا بھروسا رکھتے ہیں تو چاہیئے کہ اُسکو غور و تامل سے دریافت کرکے اُسکا ایسا امتیاز کریں جیسا عقلمندوں کو مناسب اور لازم ہی ✣

اٹھارہ سو برس سے زیادہ گذرے کہ پولوس رسول نے اتھینی شہر میں وعظ کرکے اِفقوری اور اِستویقی عالموں کے بیچ میں یہہ دعوی کیا کہ خداوند عیسیٰ جی اُٹھا ہی۔ اُسنے اِسبات کو پس و پیش اور دہشت سے نہیں کیا جیسا دروغ گو کرتا ہی بلکہ برعکس اِسکے کامل یقین سے وہ عیسیٰ اور قیامت کی خوشخبری دیتا رہا۔ اعمال ۱۷ باب ۱۸ سے ۳۱ تک ✣

لیکن جاننا چاہیئے کہ اِس حقیقت کا ثبوت صرف پولوس کی گواہی پر موقوف

نہیں ہی اُسکے سوا بہتیرے اور بھی معتبر گواہ موجود ہیں اور بہتیرے قطعی اور لاکلام دلیلیں اُن کی گواہیوں کو تصدیق کرتی ہیں حاصل کلام اِن دلیلوں سے جو اسبات کی نسبت بیبل میں لکھی ہیں کسی بات کی نسبت بڑھکر نہیں ہوسکتیں۔ چنانچہ ہم نڈر ہوکر اُس عقیدہ کو قبول کرتے ہیں جو اُس حقیقت پر موقوف ہی اگر اِسبات کو قبول کرکے فریب کھائیں تو کوئی بات ایسی نہیں ہی جو بغیر فریب کھائے ہم قبول کرسکتے ہیں اور اگر اِسکی کوئی بنیاد نہیں ہی تو پھر کسی کی نہیں اور بس *

اِس امر کے حق میں بہتیرے گواہ ہیں جنکی گواہی الزام کے قابل نہیں ہی متی کی گواہی یہہ ہی کہ سبت کے بعد جب ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹنے لگی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترکے اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کے اُس پر بیٹھ گیا۔ اُسکا چہرہ بجلی کا سا اور اُسکی پوشاک سفید برف سی تھی اور اُس کے ڈر سے نگہبان کانپ اُٹھے اور مردے سے ہوگئے پر فرشتہ نے متوجہ ہوکے اُن عورتوں سے کہا کہ تم مت ڈرو میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈتی ہو وہ یہاں نہیں ہی کیونکہ جیسا اُسنے کہا وہ اُٹھا ہی۔ اور یہہ جگہہ جہاں خداوند پڑا تھا دیکھو اور جلد جاکے اُسکے شاگردوں سے کہو کہ وہ تمہارے آگے گلیل کو جاتا ہی وہاں تم اُسے دیکھوگے۔ دیکھو میں نے تمہیں جتا دیا وہ جلد قبر سے بڑے خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ روانہ ہوکر اُسکے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں جب

وہ اُسکے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُنھیں ملا اور کہا سلام۔
اُنہوں نے پاس آکے اُسکے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا تب یسوع نے اُنہیں
کہا مت ڈرو پر جاکے میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھینگے۔
پھر وہ گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے
اور اُسے دیکھکر اُنہوں نے اُسکو سجدہ کیا پر بعضے دبدھے میں رہے اور یسوع
نے پاس آکے اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھکو دیا گیا ✣

مرقس بیان کرتا ہی کہ ہفتہ کے پہلے روز وہ سویرے اُٹھکر پہلے مریم
مگدلینی کو جس میں سے اُس نے سات دیو نکالے تھے دکھائی دیا اُسکے بعد وہ
دوسری صورت میں اُن میں سے دو کو جسوقت کہ وہ پیدل چلتے تھے اور
دیہات کی طرف جاتے تھے دکھائی دیا آخر وہ اُن گیارھوں کو جب وہ کھانے
بیٹھے تھے دکھائی دیا اور اُن کی بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی کیونکہ
وہ اُنکی باتوں پر جنہوں نے اُسکے جی اُٹھنے کے بعد اُسے دیکھا تھا یقین نہ لائے تھے ✣

لوقا کہتا ہی کہ عیسی آپ اُنکے بیچ میں کھڑا ہوا اور اُنسے کہا تمپر سلام پر
اُنہوں نے گھبرا کے اور ڈر کے خیال کیا کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں مگر اُس نے
اُنسے کہا کہ تم کیوں گھبراہٹ میں ہو اور کاہیکو تمہارے دلوں میں اندیشے
پیدا ہوتے ہیں میرے ہاتھہ پانوں کو دیکھو کہ میں ہی ہوں اور مجھے چھوؤ اور
دیکھو کیونکہ روح میں جسم اور ہڈی نہیں جیسا مجھ میں دیکھتے ہو اور یہہ کہکے
اُنہیں اپنے ہاتھہ اور پانوں دکھلائے۔ اور جب وہ مارے خوشی کے اعتبار نہ کرتے

اور متعجب تھے اُسنے اُنسے کہا کہ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانیکو ہی تب اُنھوں
نے بھونی مچھلی کا ایک ٹکڑا اور شہد کا ایک چھتّا اُسے دیا اُسنے لیکے اُنکے سامھنے
کھایا اور اُنسے کہا کہ یہہ وہی باتیں ہیں جنہیں میں نے جب کہ تمہارے ساتھ تھا
تمسے کہا کہ ضرور ہی کہ جو کچھ موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے نوشتوں اور زبوروں
میں میری بابت لکھا ہی پورا ہو *

یوحنّا یوں لکھتا ہی کہ ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز
اندھیرا تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکھا تب وہ شمعون پطرس اور
اُس دوسرے شاگرد پاس جسے یسوع پیار کرتا تھا دوڑی آئی اور اُنھیں کہا
کہ خداوند کو قبر سے نکال لیگئے اور ہم نہیں جانتے کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھا۔
پھر پطرس اور وہ دوسرا شاگرد نکلے اور قبر کی طرف گئے چنانچہ وہ دونوں اکٹھے
دوڑے پر دوسرا شاگرد پطرس سے بڑھگیا اور قبر پر پہلے پہنچا تب شمعون
پطرس اُسکے پیچھے پہنچا اور قبر کے اندر گیا اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے
اور وہ رومال جس سے اُسکا سر بندھا تھا اُن سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں پر جدا
لپیٹا ہوا ایک جگہہ پڑا دیکھا لیکن مریم باہر قبر پر روتی کھڑی رہی اور روتے ہوئے
جب کہ قبر میں جھککے نظر کی تو دو فرشتوں کو سفید پوشاک میں ایک کو سرہانے
اور دوسرے کو پائیتانے جہاں یسوع کی لاش رکھی تھی بیٹھے دیکھا جنہوں نے
اُسے کہا ای عورت تو کیوں روتی ہی اُسنے کہا اِسلئے کہ وہ میرے خداوند کو لیگئے
اور میں نہیں جانتی کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھا جب وہ یوں کہہ چکی تو پیچھے

پھری اور یسوع کو کھڑے دیکھا اور نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہی۔ یسوع نے اُسے کہا
کہ ای عورت تو کیوں روتی ہی کسکو ڈھونڈھتی ہی اُسنے اُسے باغبان جانکے
کہا کہ ای صاحب اگر اُسکو یہانسے اُٹھایا ہو تو مجھ سے کہہ کہ اُسے کہاں رکھا ہی کہ
میں اُسے لیجاؤنگی ۔ یسوع نے اُسے کہا ای مریم۔ وہ متوجہ ہوئی اور اُسے کہا ربونی
یعنے ای اُستاد۔ یسوع نے کہا مت مجھے چھو کیونکہ میں ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس
نہیں گیا پر میرے بھائیوں پاس جا اور اُنھیں کہہ کہ میں اوپر اپنے باپ اور تمہارے
باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں۔ اُسی دن جو ہفتہ کا پہلا تھا
شام کے وقت جب اُس جگہہ کے دروازے جہاں سب شاگرد جمع ہوئے تھے یہودیوں
کے ڈر سے بند تھے یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا ہوا اور اُنھیں کہا تمپر سلام۔ اور یوں
کہکے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو اُنھیں دکھایا اور تھوما اُن کے ساتھہ نہ تھا۔ تب اور
شاگردوں نے اُسے کہا کہ ہمنے خداوند کو دیکھا ہی پر اُسنے اُنہیں کہا کہ جب تک کہ میں
اُسکے ہاتھوں میں میخوں کے نشان نہ دیکھوں اور میخوں کے نشانوں میں اپنی اُنگلی
نہ ڈالوں اور اپنے ہاتھہ کو اُسکی پسلی پر نہ رکھوں کبھی یقین نہ کرونگا۔ شاگرد پھر اندر
تھے اور تھوما اُنکے ساتھہ تھا تو دروازے بند ہوتے ہوئے یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا
ہوکے بولا تمپر سلام۔ پھر اُسنے تھوما کو کہا کہ اپنی اُنگلی پاس لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھہ اور
اپنا ہاتھہ پاس لا اور اُسے میری پسلی پر رکھہ اور بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا ٭

اعمال کی کتاب کا راقم یوں بیان کرتا ہی کہ اُسنے اپنے مرنیکے پیچھے آپ کو بہت سی
قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک اُنھیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہت

کی باتیں کہتا رہا اور وہ یہہ کہکے اُن کے دیکھتے ہوئے اوپر اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا +

پولوس کہتا ہی کہ مسیح کیفاس کو اور اُسکے بعد بارھوں کو دکھائی دیا بعد اُسکے پانچ سو بھائی سے زیادہ تھے جنہیں وہ ایکبار دکھائی دیا پھر یعقوب کو دکھائی دیا پھر سارے رسولونکو اور سب کے پیچھے مجھکو جو ادھورے دنونکا پیدا ہوں دکھائی دیا +

اوپر کا تذکرہ اُس مختصر بیان کا تتمہ ہی جو متی کے ۲۸ باب ۱۰ ایس ہی یعنے تب عیسیٰ نے اُنہیں کہا کہ مت ڈرو پر جاکے میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو جائیں وہاں مجھے دیکھینگے۔ یہہ تجویز سب بھائیوں کیواسطے تھی یعنے جتنے اُسپر ایمان لاکر اُسکے پیار کرنیوالے تھے وہ وہاں پہنچکر اُسے دیکھیں راقم بڑی صاف دلی سے بیان کرتا ہی کہ بعضے شک میں رہے لیکن زیادہ لوگوں نے اُسے دیکھکر اُسکو سجدہ کیا پولوس کے لکھنے کے زمانہ میں اِن گواہوں میں سے کئی ایک سو گئی تھے لیکن اکثر موجود تھے۔ گیارہ شاگردوں نے اُسپر مسیح کا وعدہ ظاہر کرکے اکٹھے ہونیکی جگہہ بتائی وہ ایک پہاڑ تھا جسکا عیسیٰ نے اشارہ کیا تھا (متی ۲۶ باب ۱۶۔ روایت عام کے مطابق یہہ پہاڑ کوہ بتور تھا خیر ایسا ہو یا نہو لیکن ہم جانتے ہیں کہ کوئی مشہور جگہہ تھی اور وہاں بہتیرے لوگ مسیح کو ملنے گئے +

تم جملہ گواہوں کا بیان سُن چکے ہو اور اُنکی گواہیاں صاف اور تفصیلوار ہیں۔ وہ یہہ ہیں کہ ہمنے مسیح کو اُسکے جی اُٹھنے کے بعد اکثر اوقات اور متفرق مکانوں میں دیکھا اور اُنمیں سے جنہوں نے مسیح کو یوں دیکھا اکثروں نے اُسکے ساتھ زیتون کے

پہاڑ پر جاکر اُس کی وداع کی دعا سُنی اور اُسے آسمان کو جاتے دیکھا جب تک بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا نہ لیا +

اِن باتوں کی نسبت ہم کیا کہیں۔ فرض کرو کہ اگر کوئی بات گواہی کے وسیلہ سے ثبوت تک پہنچ سکتی ہی تو اُسکے ثابت کرنے کیواسطے گواہان مذکور کے شمار سے زیادہ گواہوں کی ضرورت نہیں ہی۔ لیکن مخفی نہ رہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا اِسقدر بعید الفہم ہی اور اُس سے ایسے بھارے نتیجے صادر ہوتے ہیں کہ اگرچہ ناظرین بہت ہوں تاہم اُسکا ثابت ٹھہرانا اُن کے شمار کی زیادتی پر موقوف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی شخص شمار کے اعتبار پر اپنی جان کو خطرہ میں نہ ڈالیگا اور جب کسی بات پر نتیجۂ ابدی منحصر ہی تب ہماری تفتیش غور سے ہونا چاہیئے +

اِس تفصیل عجیب پر لحاظ کرکے معترض دو اعتراض کرتے ہیں۔ پہلے یہہ کہ گواہوں نے فریب کھایا اور دوسری یہہ کہ اُنہوں نے فریب دیا۔ اور اگر پہلا یا دوسرا اعتراض قایم ہوگا تو گواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اُنکی گواہی باطل ٹھہریگی پھر فرض کرو کہ اگر اِن دونوں کو اُٹھا نہیں سکتے تو دل کا شک نہ مٹیگا پس دریافت کرنا چاہیئے کہ اِن اعتراضوں کی کچھ بنیاد ہی کہ نہیں +

پہلا اعتراض یہہ ہی کہ گواہوں نے فریب کھایا۔ اِس کی تفتیش میں غور کرو کہ اکثر ایسی باتیں ہیں جن کی سچائی لوگ بے دریافت کئے دل سے قبول کرتے ہیں مگر اُن کی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ باتیں سچ نہیں ہیں چنانچہ معترض یوں کہے کہ چونکہ اکثر لوگ غلطی کرتے ہیں تو ممکن ہی کہ شاگردوں نے بھی

غلطی کی ہو۔اس اعتراض کے خلاف ہم یہہ کہتے ہیں کہ ممکن ہی کہ اُنہوں نے اَور باتوں کی نسبت غلطی کی ہو لیکن مسیح کے جی اُٹھنے کے حقمیں غلطی کرنا ناممکن تھا*

ہم کہتے ہیں کہ مسیح کے جی اُٹھنے کی نسبت شاگرد غلطی میں نہ پڑے اِس سبب سے کہ غیر ممکن تھا کہ وہ اِس امر کے حقمیں غلطی کریں۔فرض کیا کہ اُن کا سہو ممکن تھا اور یہہ بھی کہ جیسا اَوروں پر ویسا ہی اُن پر بھی تعصب اور طرفداری اثر کرتی تھی لیکن یقین ہی کہ اِس امر کے حق میں غلطی کرنیکی جگہ نہ تھی اِس پر ہم کئی ایک دلیلیں لاتے ہیں*

١-شاگرد یہودی تھے اور عبادتخانہ میں تعلیم پائی۔اُنکے زمانہ کا غوغا جو یہودیوں میں مشہور تھا کہ مسیح دنیوی شاہزادہ ہوگا اور اُسکی سلطنت دنیوی ہوگی اُنکے دلوں پر نقش تھا اور اگرچہ مسیح خود اِس شہرت کا منکر تھا تاہم شاگرد اسقدر اِسبات کو مانتے تھے کہ جس رات کو مسیح پکڑا گیا اگر وہ اُنہیں نہ روکتا تو وہ تلوار لیکے دنیوی بادشاہت قایم کرنیکو کوشش کرتے پھر اُن کے نزدیک جو بات مسیح میں پسندیدہ تھی وہ خاص کر یہہ تھی کہ وہ بڑے معجزے کرنیکے قابل ہی اُسے اُستاد تو جانا مگر اُنکی سمجھ میں بڑی بات یہہ تھی کہ وہ فتحیاب ہو کے اِسرائیل کی دنیوی بادشاہت کو بحال کریگا لیکن اُسکی موت کے سبب سے اُنکی یہہ اُمید باطل ہوئی جب اُنہوں نے دیکھا کہ عیسیٰ بے مزاحمت پکڑا گیا اور بے زبان رہا تب اُنکا بھروسا ٹوٹ گیا اور اُن کی اُمید جاتی رہی اُنکی طرفداری کی بنیاد کا نام و نشان نہ رہا اور اپنے پیشوا کو چھوڑ کے وہ بھاگ گئے پلاتوس کے سامھنے کسی نے مسیح

کی دستگیری نہ کی کلوری پر اُسکے مزاحموں کی آواز سننے میں نہ آئی اسکا کیا سبب تھا سبب یہہ تھا کہ مسیح کے بدن کے ساتھہ شاگردوں کی اُمید بھی گویا صلیب پر لٹکائی گئی اور خوف زدہ وحیران ہو کے وہ صرف یہہ چاہتے تھے کہ ہم چھپکے کہیں پناہ لیں +

ہاں البتہ اُنسے یہہ کہا گیا کہ مسیح جی اُٹھیگا بلکہ خود عیسیٰ نے کہا کہ میں اُٹھونگا لیکن وہ اسکو بخوبی نہ سمجھے اور کیا یہہ عجیب بات تھی کہ وہ نہ سمجھے۔ مسیح کے دشمنوں نے اُسپر فتح پائی اور اُسکے الٰہی ہونیکا عہدہ اِس شکستگی میں ڈھپنگیا تھا۔ کیا ممکن ہی کہ یہہ شخص صرف اپنے دشمنوں پر بلکہ موت پر بھی غالب ہو کے مظفر ہوگا۔ نہیں اُسکا قبر سے جی اُٹھنا ایک ایسا امر تھا جسکی انتظاری وہ نہیں کرتے تھے اور جب اُس امر کی خبر مشہور ہوئی تو شاگردوں میں سے بعضے ایمان اور بعضے شک لائے +

۲۔ ہر ایک شاگرد نے خبرداری اور ہوشیاری سے اِس بات کو جانچا اور جب تک سب شک اور شبہے مٹ نہ گئے وہ مسیح کے جی اُٹھنے پر ایمان نہ لائے وہ ایسی گواہی کے طالب تھے کہ جب وہ گواہی حاصل ہو تو وہ یہہ کہہ سکیں کہ جسے ہمنے سُنا اور آنکھوں سے دیکھا اور تاک رکھا اور ہمارے ہاتھوں نے چھوا اور اُسی کی خبر تمہیں دیتے ہیں +

ہم بیان کر چکے کہ شاگردوں کی طرفداری غلطی کا باعث نہ ٹھہری مگر برعکس اِسکے اگر طرفداری اُنکے دلوں پر اثر کرتی تو اُسکی یہہ تاثیر ہوتی کہ وہ مسیح کے جی

اُٹھنے پر شک لاتے لیکن شاید معترض یہہ کہے کہ اُنہوں نے اِسلئے غلطی کی ہو کہ
اُنکی قوّت اِدراک و فہم کامل نہ تھی وہ ناخواندہ مچھوے اور خیمہ دوز تھے اور اِس
قابل نہ تھے کہ ایسے اُمر کا فیصلہ کرتے۔ اِسکا جواب یہہ ہی کہ مچھوے اور خیمہ دوز تو تھے
لیکن بتلائیے تو سہی کہ اِس سبب سے اُنکی اِس حقیقت کے دریافت کرنیکی قابلیّت
میں کیا خلل پڑا۔ اگر اُنکا فہم نہایت ہی تیز اور علم کامل ہوتا تو وہ زیادہ کام نہ آتا۔
اِسبات میں طرح طرح کے احتمالات نہ تھے جنہیں تحقیق کرنا ہوتا نہ گواہی مختلف تھی
جسے تصدیق کرنا پڑتا اور نہ پیچ تھا جسکو کھولنا ضرور ہوتا۔ اگر مسیح جی اُٹھا تو
اُسکا پہچاننا اُنکو کچھ مشکل نہ تھا اور جو فیصلہ اُنہیں کرنا پڑا وہ یہہ تھا کہ یہہ امر حق ہی
یا نہیں بلاشک وہ اِس قابل تھے کہ امتیاز کریں کہ آیا یہہ وہی شخص ہی یا نہیں کہ جو
ایام گذشتہ میں ہمارے ساتھہ بولتا چلتا کھاتا پیتا تھا اور جسکو ہمنے صلیب پر لٹکتے دیکھا
اور جسکی موت جب واقع ہوئی تب ہیکل کا پردہ پھٹکر دو ٹکڑے ہوگیا اور تاریکی
روئے زمین پر چھاگئی اور پتھر کی چٹان پھٹ گئی اور مردے جی اُٹھے۔ بتاؤ تو سہی
کیا وہ لوگ ایسی باتوں کے اِمتیاز کرنیکے لایق نہ تھے۔ ہاں البتہ مسیح کا جی اُٹھنا صرف
خیال یا اعتبار کرنیکی بات نہیں بلکہ عقل کی بات ہی۔ شاگرد جانتے تھے کہ آیا اُس کے
جی اُٹھنے کے بعد خود اُسکے ساتھہ گفتگو ہوئی کہ نہیں۔ وہ جانتے تھے کہ اُسکے ہاتھہ پاؤں
میں کیل اور پسلی میں برچھی کے نشان تھے کہ نہیں۔ وہ جانتے تھے کہ اُسکی موت کے
سبب سے وہ حیران و پریشان ہوئے اور اب اُسکے جی اُٹھنے سے نہیں بھی گویائی

زندگی حاصل ہوئی اور یہہ بھی یاد رکھتے تھے کہ پہاڑ پر سے آسمان کو جاتے ہی اُسنے اُن سے لطیف باتیں کہیں یہاں تک کہ بدلی میں غایب ہو گیا ❊

یہہ ایسے امر ہیں کہ اگر وقوع میں آئے تو شاگرد جانتے کہ حقیقت میں واقع ہوئے۔ وہ ایسی باتیں ہیں کہ اُنکی تحقیق کرنیکے واسطے نہ عاقلوں کی سریع الفہمی نہ فرشتوں کی حکمت چاہیئے حاصل کلام مسیح کے جی اُٹھنے کی نسبت اُسکے شاگرد اگرچہ بے پڑھے تھے تو بھی معتبر گواہ تھے بلکہ اُن سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا۔ اِنصاف کرو کہ آیا اُسکے شاگرد جو اُسکے کام میں شریک تھے یا کوئی غیر آدمی زیادہ یقین سے کہہ سکتا کہ عیسیٰ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہی یا نہیں ❊

مسیح کے جی اُٹھنے کے ثبوت میں اکثر اَور بھی گواہ پائے گئے ہیں مثلاً یوسیفس یہودیوں کا ایک مورخ مشہور جو مسیح کے زمانہ سے تھوڑے دنوں بعد تاریخ لکھتا تھا اور جس کا بیان قابل اعتبار ہی یوں بیان کرتا ہی کہ اُسوقت ایک شخص عیسیٰ نام تھا وہ عاقل آدمی تھا اگر میں اُسے آدمی کہوں کیونکہ اُسنے عجیب کام کئے اور جنہوں نے خوشی سے اُس کی باتوں کو قبول کیا وہ اُنکا اُستاد بنا یہودیوں اور غیر قوموں میں سے اکثر لوگ اُسکے پیرو ہوئے اور اگرچہ یہودیوں کی ترغیب اور پلاطوس کے فتویٰ دینے سے وہ صلیب پر لٹکایا گیا تاہم جو لوگ اُسے پیار کرنے لگے وہ اُسکو پیار کرتے رہے کیونکہ تیسرے دن وہ جی اُٹھکر اُن کے درمیان میں پھر ظاہر ہوا لیکن ہم نہ یوسیفس کے نہ فریسیوں اور فقیہوں کی گواہی پر اپنی دلیل ختم کرتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے اکثر اوقات مسیح کو نہیں دیکھا

اور اگرچہ وہ سب اُسکے جی اُٹھنے پر متفق الرای ہوں تو بھی شک کی جگہہ ہوسکتی ہے۔ اگرچہ وہ جان بوجھ کے جھوٹھہ نکہتے تو بھی ہیرودیس کی مانند جسنے یوحنّا اصطباغی کو قتل کروایا اُنکی تمیز بھی اُنھیں یہانتک حیرت میں ڈال سکتی کہ وہ کسی دوسرے کو دیکھکر سمجھتے کہ یہی مسیح ہے÷

لیکن اِن سے کہیں بہتر گواہ ہیں اگر مجھے فیصلہ کرنا پڑے کہ آیا مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے کہ نہیں تو ہیرودیس اور پلاطوس یا قیافا سے کیوں دریافت کروں اُن کے سوا میں متی اور مرقس اور پطرس اور یعقوب سے پوچھوں میں دونوں مریم سے جنھوں نے اُسکو اُسکی قبر سے نکلتے دیکھا تحقیق کروں میں یوحنّا سے طالب ہوں جو مسیح کا پیارا شاگرد تھا اور محبّت کے سبب سے اکثر اُسکے سینہ پر لیٹ جاتا تھا اور تھوما سے بھی دریافت کروں جسنے اُسکے جی اُٹھنے کے بعد ایمان لانے سے پیشتر درخواست کی کہ اُسکی پسلی اور ہاتھ کو دیکھکر جانے کہ حقیقتًا یہی مسیح ہے کہ نہیں ہیرودیس اور پلاتوس اور قیافا اور رفقیہ اور فریسی سب دور رہیں اور شاگرد حاضر ہوں کہ وہ جانتے ہیں اور صاف وصریح کہینگے کہ آیا یہہ وہی ہے کہ نہیں جسے مصیبت اُٹھانے سے پیشتر وہ مانتے اور پیار بھی کرتے تھے اور جب وہ قبر سے اُٹھہ چکا اُسے اُسیطرح مانتے اور پیار کرتے رہے۔ اگر اُن کو یقین ہے کہ مسیح جی اُٹھا ہے تو میں بھی اِسکو یقین کرونگا کیونکہ اِسبات کی نسبت فرض کرو کہ اگر کل اِنسان سہو کریں لیکن اِنکا سہو کرنا غیر ممکن ہے۔ لیکن عجیب بات یہہ ہے کہ بعضے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ شاگردوں کی گواہی قابل اعتبار نہیں ہے۔

اگر نہیں ہی تو میں سوال کرتا ہوں کہ فرض کیا کہ فقیہ اور فریسیوں نے مسیح کے جی اُٹھنے
کی خبر سچ مانکر اُسے مشہور کیا اور شاگرد اُسکے منکر ہوئے تو کِنکی گواہی قبول کیجاتی
اور لوگ کِنکو معتبر سمجھتے حقیقت تو یوں ہی کہ اگر فقیہ اور فریسی اِس امر سے مقر ہوتے
اور مسیح کا صرف اکیلا ایک شاگرد خواہ متی یا یوحنّا یا تھوما یا کوئی کیوں نہ ہو
مخالف ہو کے کہتا کہ جو آپکو مسیح کہتا ہی وہ حقیقت میں مسیح نہیں ہی بلکہ فریبی ہی
جسے شاگردوں نے کبھی نہیں مانا اور اُسے نہ مانینگے تو ایسا اِنکار کل قوم یہود کے
اقرار سے زیادہ تر مؤثّر اور قابل اعتبار ہوتا پس پھر یہہ نہ کہنا چاہئیے کہ شاگرد
نامعتبر گواہ ہیں ÷

اگر معترض یہہ کہے کہ فرض کیا کہ شاگرد اگرچہ معتبر اور قابل اعتبار تھے
لیکن شاید اُنہوں نے خوب دریافت کرنیکا موقع نہ پایا ہو اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر
کوئی چیز صرف تھوڑے دنوں تک یا تاریکی میں دیکھی جائے تو کوئی کتنا ہی عاقل
کیوں نہ ہو اُسکی نسبت غلطی کر سکتا ہی۔ لیکن جاننا چاہئیے کہ یہہ ظہور نہ صرف
تھوڑے روز تک رہا نہ اندھیرے میں اِسکے حق میں گواہ کیا کہتے ہیں مسیح اپنے
جی اُٹھنے کے بعد نہ صرف جب وہ اکیلے تھے بلکہ اُس روز بھی جب وہ اکٹھے ہوئے اُنکو
دکھلائی دیا اور نہ فقط ایک دفعہ بلکہ کئی مرتبہ نظر آیا بعضوں کو بارہ دفعہ تک
دکھلائی دیا اور گلیل کے پہاڑ پر کم و بیش پانچ سو لوگوں نے اُسے دیکھا اِسکے سوا
یہہ بھی لکھا ہی کہ اُسنے اپنے دُکھ اُٹھانیکے پیچھے آپکو بہت صریح نشانوں سے زندہ
ظاہر کیا کہ وہ چالیس روز تک اُنہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا

وہ بعضوں کے ساتھ چلتا رہا بعضونکا شریک ہوکے اُنکے ساتھ کھایا پیا اور بعضونکو
کیلوں اور برچھی کے نشان جو اُسکے ہاتھ اور پسلی میں تھے دکھائے۔ ایسی حالت میں
دھوکھا کھانیکی جگہہ کہاں ہی۔ یہہ امر از خود صریح تھا اور بہت سی باتیں اُسپر
دلالت کرتی تھیں اور گواہوں کو اسقدر موقع ملا کہ سب حال کو تحقیق کرکے
اپنے شبہونکو رفع کیا۔ محال ہی کہ اِس سے زیادہ قوی دلایل مل سکیں یا کسی بات
کی تحقیقات کے لئے اِسکی بہ نسبت اور موقع ملے۔ اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ
اُسوقت کوئی مسیح کی موت اور دفن کا منکر نہ تھا بلکہ برعکس اِسکے اُسکے قاتل
اور حاضرین اور فقیہہ اور فریسی ہاں کل یہودی قوم اُن ماجروں کے مقر تھے۔
جس بات پر شک لایا گیا وہ یہہ تھی کہ آیا مسیح جی اُٹھا ہی کہ نہیں اور بس ÷

اب کہو تو سہی کہ آیا اِسبات کی حقیقت کو ثابت کرنا مشکل تھا یا نہیں۔ اگر
آور معترض ہوں وہ کس قاعدہ سے اِس امر کو جانچیں مسیح جی اُٹھنے کے بعد
اِدھر اُدھر چلتا پھرتا تھا اور شاگردوں کے ساتھ گفتگو کرتا رہا اور لوگوں سے
صاحب سلامت کی اور اپنے حق میں اُنکی عبادت کو قبول کرتا تھا۔ اگر یہہ باتیں
زندگی کے نشان نہیں ہیں تو پھر کیا ہیں۔ اور اگر چالیس روز تک اُسکی روش
دیکھنے اور اُسکے ساتھ شراکت کرنے سے اُسکی زندگی کی ثبوت کا موقع نہ ملا تو پھر
کس حالت میں موقع مل سکتا تھا ÷

اِن باتوں پر غور کرکے سوچو کہ دلایل مذکورہ بالا اِس مقدّمہ میں کیا
علاقہ رکھتی ہیں۔ گواہوں کی دینی طرفداری اور قابلیت اور کل حال پر لحاظ

کرو اور یہہ بھی غور کرو کہ اُن کے پاس ایک شخص نے آکر دعویٰ کیا کہ میں وہی ہوں
جسے تین برس تک تم اپنا خاوند اور خداوند جانتے تھے اور تم میرے معجزوں کو
دیکھتے اور میری باتوں کو سُنتے اور میرے ساتھہ گفتگو کرتے رہے چونکہ اُنکی اطاعت
مذہبی اِس درجہ پر تھی اور اُنکو یہہ موقع حاصل ہوا کہ اِس حقیقت کو خوب دریافت
کریں تو کیونکر ممکن ہی کہ وہ فریب کھاتے سچ تو یہہ ہی کہ فریب کھانیکی جگہہ نہ تھی۔
اگر مسیح مصیبت اُٹھانیکے بعد نہیں جی اُٹھا تو شاگرد جانتے کہ وہ نہیں جی اُٹھا
اور اُنکا یہہ کلام کہ وہ پھر ظاہر ہوا سراسر جھوٹھہ ہوتا یعنے اُنکا بیان فریب خوردہ
نہیں بلکہ فریب دہ ہوتا ہم اسبات کو ثابت کرچکے کہ اُنھوں نے فریب نہیں کھایا
اور باب آیندہ میں ثابت کرینگے کہ فریب نہیں دیا۔

دوسرا باب - شاگردونکا فریب دینا خلاف قیاس ہونا ✣

اِس بیان میں کہ مسیح کے جی اُٹھنے کا مقام اور وقت اور طور - اُسکے بہتیرے گواہ ہیں - عقیدی اور اخلاقی قوانین جو اِس امر پر قایم - عظیم کام اور ہمت جو اِس امر سے صادر ہوئے - گواہوں کی بے اِلزام رفتار و گفتار ✣

اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی - اعمال ۱۷ باب ۳۱ ✣

باب گذشتہ میں ہم نے معترض کے اِس دعوے کے امکان کو تسلیم کیا کہ شاگردوں نے فریب کھایا اور اُسے باطل بھی کیا اب دوسرے دعوے کو دریافت کرینگے یعنے اُنھوں نے فریب دیا اور اگر اِسکا اِمکان باطل نہ ہو سکے تو مسیح کے جی اُٹھنے کا عقیدہ نادرست ہوگا اور مسیحی مذہب کی بنا جاتی رہیگی بلکہ اِسکے علاوہ حیران و پریشان انسانکے لئے اُمید کی جگہہ نرہیگی کیونکہ خدا کے کلام میں موجود ہی کہ اگر مسیح نہیں اُٹھا تو تمہارا ایمان بیفایدہ ہی تم ابتک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو ✣
اگر ہم اُس مقام اور وقت اور طور پر غور کریں جب مسیح کے جی اُٹھنے کی خبر مشہور ہوئی اور یہہ بھی لحاظ کریں کہ کتنے لوگوں نے اِس خبر کو شہرت دی اور اِس امر سے کیسے عقیدے پیدا ہوئے اور اُسکے سبب سے کیا ہی عظیم کام شروع ہوئے اور وہ کام کسقدر ہمت اور دلیری سے انجام تک پہنچے اور کل

گواہوں کی روش کسی طرح لایق الزام نہ تھی اگر ان سب باتوں کو دریافت
کریں تو جانینگے کہ خلاف قیاس بلکہ غیر ممکن بھی ہی کہ شاگردوں نے فریب دیکر
کہا کہ مسیح جی اُٹھا ہی +

پہلے اُس مقام اور وقت اور طور پر غور کریں جب مسیح کے جی اُٹھنے کی
خبر مشہور ہوئی یہہ امر عجیب فلسطینہ کے کسی دور اور غیر مشہور گانوں میں نہیں
بلکہ شہر یروسلم میں ظاہر ہوا اور وہاں اگر فریب ہوتا تو آسانی سے گرفت کیا جاتا
کیونکہ اُس شہر میں مسیح کے مدعی اور حکام اور قاتل بھی رہتے تھے اور اگر یہہ لوگ
چاہتے کہ کوئی شخص دھوکھا نہ کھائے تو وہ محنت اور مشقت کرتے کہ اِس امر میں جو
فریب ہو وہ ظاہر ہو جائے۔ لیکن دھوکھا دینے کے لئے نہ صرف مقام بلکہ وقت اور
طور بھی ناموافق تھے مثلاً لوگوں کے دل میں یہہ شک پیدا ہوا کہ شاید مسیح کے شاگرد
اُس کی لاش کو چُرا لیجا کر کہینگے کہ وہ جی اُٹھا ہی اور اگر شاگرد فریب دیا چاہتے تو وہ
کچھ عرصہ تک خاموش رہتے تا کہ اُسکے شک کا زور کچھ کم ہو لیکن وہ چپ نہ رہے
اور نہ پوشیدگی اور خاموشی کو پسند کیا برعکس اِسکے وہ فوراً شہر کے اندر ہمت
سے مشہور کرنے لگے کہ ہمارا خداوند جی اُٹھا ہی خود ہمنے اور اَوروں نے بھی بلکہ
بہتیروں نے اُسے دیکھا ہی۔ کیا کبھی ایسی صورتوں سے فریب مضبوط ہوا ہی اگر
یہہ بات جھوٹھ ہوتی تو کیا اُسکے بانی اُسے ظاہر کرنیکے لئے ایسا مقام اختیار کرتے
اور ایسے وقت میں اور اس طور پر اُسے مشہور کرتے اگر جھوٹھ بولتے تو کیا پانچ

سولوگوں کو بلاتے کہ وہ بھی گواہی دیں جھوٹھہ اور فریب تاریکی میں ہوسکتا ہی نہ عین روشنی میں ❖

پھر اگر کُل وہ پانچسو لوگ شاگردوں کے شریک نہ ہوتے تو وہ فوراً اُنکا یہہ دعویٰ کہ مسیح جی اُٹھا ہی رد کرتے۔ اور اگر وہ شریک ہوئے تو ایک مشکل یہہ ہی کہ لوگونکا اِتنا بڑا گروہ فریب دینے میں شامل ہوا۔ جنکو علم تاریخ ہی وہ معلوم کرسکتے ہیں کہ کسی بات میں کسی شخص کو فریب دینا کیسا مشکل ہی۔ فرض کرو کہ مسیح کا جی اُٹھنا جھوٹھہ تھا اور شاگردوں نے بندش کی کہ اِس جھوٹھہ کو رواج دیں تو کیا ممکن ہی کہ وہ اِس فریب کو پانچسو لوگوں میں بیان کرتے اور پھر فریب ظاہر نہوتا۔ اور وہ کیسے لوگ تھے وہ عملۂ شاہی کی مانند ریا و مکر سے واقف نہ تھے بلکہ برعکس اسکے کُل آدمی رعایا میں سے تھے جو اِس سے پیشتر کسی بندش میں شریک نہ ہوئے تھے۔ اور اُنکو کوئی مطلب بھی نہیں تھا کہ دھوکھا دینے میں شریک ہوں اگر شاگرد ایسوں پر ایسا جھوٹھہ ظاہر کرتے تو بلاشک وہ فوراً فاش ہوتا لیکن جائے لحاظ یہہ ہی کہ اُنیس سو برس تک مسیح کے مخالفوں نے کوشش کی ہی کہ اِس امر کو فریب ٹھہرائیں مگر ابتک وہ فریب نہیں ٹھہرا جو لوگ عقلمند ہیں اور تعصب نہیں رکھتے اور اُنکے مزاج میں عدالت ہی اُنہیں اِس بات کو سوچنا چاہیئے ❖

گلگتہ پر اُسکی جان کندنی میں اِس متہم بدکار کا کوئی شفیع نہ تھا جو اُسکی دستگیری کرکے اُسکے دعویٰ کو مان لیتا لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ جب اُسکی لاش قبر میں رکھی گئی تب پانچسو گواہ حاضر ہوکے اُسکے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے ہیں اُن سبکا

ایک ہی مطلب ہی اُنکی روش میں مخالفت نہیں پائی جاتی اور اُنکے بیان میں
تخالف نہیں ہی۔ ہر بات میں سچائی کی یکتائی اور صفائی اور مطابقت ہی کسی
کی غلطی سے جھوٹھ ظاہر نہیں ہوا اور اُنکی کلام میں جھوٹھ کا نشان پایا نہیں جاتا
اگرچہ گواہوں کا اتنا شمار تھا تاہم اُن میں سے کوئی شخص اپنی گواہی سے منحرف
نہیں ہوا۔ وہ خوف وطمع کے مقام میں کچھ ڈر اور لالچ نہیں کرتے تھے بلکہ سب کے
سب ہر حال میں اپنے اِس بیان پر ثابت قدم رہے کہ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح جو
صلیب پر کھینچا گیا اور مر کے قبر میں مدفون ہوا وہ جی اُٹھا ہی۔ اگر یہہ فریب اور
جھوٹھ تھا تو اُسکے برابر کبھی کوئی دوسرا فریب نہیں ہوا ✢

پھر سوچو کہ نہ صرف گواہوں کا شمار بلکہ وہ عقیدے جنکی بنیاد اِسی امر پر ہی
شاگردوں کے فریب دینے کے خیال کو باطل کرتے ہیں عیسائی دین کے عقیدے اور
اُنکے اخلاقی عقاید کے درمیان میں جنہیں قدیم حکما اور فضلا نے ایجاد کیا زمین و آسمان
کا فرق ہی اُنمیں ایسا فرق معلوم ہوتا ہی جیسا لڑکوں کے کھلونے اور اِالاحرام یعنے
برآمد میں جو ملک مصر میں ہزاروں سال سے قایم ہی۔ دین مذکور میں پاکی اور ناپاکی کا
بڑا امتیاز ہی اور اُن میں بے حد تفاوت پایا جاتا ہی۔ اور ہر ایک نیکی
سکھائی جاتی اور ہر ایک بدی کی شکایت ہوتی ہی۔ اُس میں جو باتیں فرض ہیں
وہی مفید بھی ہیں۔ اور پاکیزگی کا پھل سعادت ہی اُس میں خدا کو عزت دیجاتی ہی
اور قبر کی تاریکی روشن ہوتی ہی اور موت مغلوب ہوتی ہی اور آسمان اور
جہنم کے دروازے کھُلے اور بقا روشن کی جاتی ہی۔ ایسی نیو پر ایسی ہی بڑی اور

اچھی عمارت تعمیر کی گئی۔ اگر ابدی پہاڑوں کی نیو گھاس پھوس ہو تو تعجب کا
باعث ہو لیکن اُس سے عجیب تر یہہ ہی کہ سچائی اور راستی کی ایسی لاثانی اور
غیر فانی ہیکل فریب اور جھوٹھہ کی بنا پر قایم کیجائے *

پھر سوچو کہ مسیح کے جی اُٹھنے کے سبب سے کیا عظیم کام شروع ہوا اور
وہ کام لوگوں کی کیسی مستعدی اور سرگرمی سے انجام کو پہونچتا جاتا ہی یہہ ایسا
کام ہی جسمیں نادانی کا دفع کرنا اور وحشت کو آدمیّت سے بدلنا اور بُرے دلکو
سرِ نو پیدا کرنا اور گناہ آلودہ دل کو پاک کرنا بلکہ دنیا کو شیطان کے قبضہ سے
آزادی دینا شامل ہی اور جنہوں نے اِس کام کو شروع کیا وہ کئی ایک مچھوے
تھے جنمیں ایک محصول لینیوالا اور ایک خیمہ دوز تھا۔ بتاؤ تو سہی کہ آیا ممکن ہی کہ
اپنے خاوند کی قبر کے پاس یہہ کہتے ہوئے کہ وہ جی اُٹھا ہی جب وہ نہیں اُٹھا یہہ
لوگ ایسے کام کو شروع کرتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو کیا ہی عجیب ہوتا اُنکا کام خدا کا
سا تھا۔ وہ یہہ تھا کہ بت پرستی اور روسا کی سلطنت کو نیست و نابود کریں اور
بدپرہیزی کو روکیں اور ہوائے نفسانی کو تھامیں اور پاکدامنی کی تعلیم
کریں اور قوموں میں صلح کرائیں اور عیسیٰ کی موت کا ذکر کرکے دنیا کے کروروں
آدمیوں کو سمجھائیں کہ اُنکو گناہوں سے باز آکے سچائی اور راستی کے مطابق
زندگی بسر کرنا چاہیے۔ کیا یہہ ہو سکتا ہی کہ شاگرد ایسے کام کرکے خود جھوٹھہ قسم کھاتے
اور جھوٹھی بنیاد پر ایسی خوشنما عمارت تعمیر کرتے۔ فرض کیا کہ اِس امر میں شاگردوں
نے فریب دیا تو یہہ بات سب تجربہ کاری کے خلاف ہی اور اخلاقی قانون بگڑ جاتا

ہی اور سچ اور جھوٹھ ایک ہوجاتا ہی اور جھوٹھ کا باپ سچائی کا بانی ہوجاتا ہی
اور فریب سکھلانیوالے راستبازی کے رسول ہوجاتے ہیں اور جہنم میں ایسی
تدبیر ایجاد ہوتی ہی جو آسمان کے لایق ہی اور اُسی انجام تک پہنچانے میں پاک
فرشتے خوش رہتے ہیں +

تم اِس عظیم کام پر غور کر چکے۔ اب اُس سرگرمی اور ہمت پر غور کرو جو اُسکے
رواج میں ظاہر ہوئی اُسکے رواج دینیوالے تری اور خشکی کا دورہ کرتے تھے اور
طوفان سے نہ رُکتے تھے اور بھوکھ سے مغلوب نہوتے تھے اور خطرہ میں خایف نہ تھے
اور قید اور قتل ہونے پر امادہ تھے تاکہ گنہگاروں کو نجات کی خوشخبری پہنچائیں۔
اور چونکہ وہ ایسی تعلیم دیتے تھے اور سرگرمی اور ہمت اور فروتنی و محبّت سے
اپنے مطلب اور خدا کی مرضی کو انجام تک پہنچاتے تھے تو کیا بجا ہی کہ باوجود اِن
سب باتوں کے ہم اُنہیں فریبی سمجھیں +

بعضے معترض کہتے ہیں کہ خود شاگرد مسیح کے جی اُٹھنے پر اعتقاد نہیں رکھتے
تھے تو ہم کیوں اعتقاد رکھیں خیر اگر یہہ سچ ہو تو اُنکی اور اَوروں کی روش کا
مقابلہ کرو جو کسی فریب کی بندش میں متفق ہوئے ہوں کیا اُنکا یہہ دستور ہی کہ
اپنے جھوٹھ کے واسطے ماں باپ اور گھر زمین چھوڑ کے ہر طرح کی تکلیف اور مصیبت
اُٹھائیں اور ہر اقلیم کی سردی اور گرمی اور سمندر کی لہروں سے خوف نہ کر کے
دار السلطنت کے علما اور جنگل کے وحشیوں کو دھوکھا دینے میں مشغول ہوں۔
فریب کھا کے لوگ ایسا کر سکتے ہیں لیکن فریب دیکے کوئی ایسا نہ کریگا +

جو عظیم کام مسیح کے جی اُٹھنے سے جاری ہوا اور جس ہمت نے اِس کام سے
رواج پایا اگر وہ دونوں ثابت کرتے ہیں کہ شاگردوں نے دھوکھا نہیں دیا تو کتنا
زیادہ کل گواہوں کا بیداغ اور بے الزام گفتار و رفتار اسبات کو ثابت کریگا۔
اغلب نہیں ہے کہ کوئی شخص صرف ایکہی قسم کی بدی کر کے کوئی دوسری بدی
نہ کرے۔ اور خاص کر یہہ گمان درست نہیں ہے کہ کوئی شخص جھوٹھہ بول کر اَور
دوسرا گناہ نہ کرے۔ کیونکہ جو سچائی کو حقیر جانتا ہے وہ ہر طرح کی نیکی کی حقارت کریگا
اور ہر قسم کی بدی اور برائی میں مبتلا ہوگا۔ اُسکے مقابلہ میں جو جان بوجھ کے عادتاً
جھوٹھہ بولتا ہے کوئی شخص بدکار اور شریر نہیں ہے اور خصوصاً اُنکی نسبت یہہ بات سچ ٹھہرتی ہے
جو خدا کی جھوٹھی قسم کھا کے اپنے جھوٹھہ کو سچ بناتے ہیں۔ اگر زانیہ حیا کو ظاہر کرے تو
کرے لیکن ممکن نہیں ہے کہ دروغ گو اپنے کسی فرایض کو ادا کر سکے۔ اب سوچو کہ مسیح
کے شاگردوں نے اگرچہ اُنکے متفرق حالات تھے لیکن سبھوں نے اپنے فرایض کو
ادا کیا اُنکے کسی گذرے حال پر عیب نہ لگایا گیا اور اُنکی کل روش بے ملامت
ٹھہری۔ اُن میں بزرگی اور فروتنی ملی ہوئی تھی اور ہمت و ملایمت دونوں
ظاہر ہوئی۔ اُنہوں نے حسد کو دبا دیا اور کینہ کو اُکھاڑا اور بہر صورت نفس کُشی کی
وہ شایستہ اور ملنسار اور نرم دل تھے اور جہان تک ہو سکتا ہر ایک کے ساتھ
ہمدردی کرتے رہے مثل مسیح کے وہ بھی تسلّی بخشتے اور رونیوالوں کے ساتھ
رو یا کئے اور خوشدلوں کے ساتھہ خوشدل رہے۔ اُنہوں نے بزرگوں کی تعظیم
وتکریم کی اور چھوٹھوں پر مہربان تھے اور اپنے دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک

اور انصاف کرتے تھے وہ قیصر کو جزیہ دیتے تھے اور خدا کے بھی تابع رہے۔ اُنھوں نے لوگوں کی بے اِنصافی کو برداشت کیا اور مصیبتوں کو قبول کیا اور موت کے وقت خوشی سے انتقال فرمایا +

اب جائے اِنصاف ہی کہ ایسی نیک روش فریب سے مطابقت یا مخالفت رکھتی ہی اور اگر تم شاگردوں کو فریبی اور جھوٹا ٹھہراتے ہو تو دنیا کے شروع سے اُن کے برابر کوئی فریبی نہیں ہوا جس کی کل زندگی نیکی میں صرف ہوئی اور جس نے دینداری کے فروغ دینے میں اپنے کو موت کے سپرد کیا علاوہ اِس سب کے اگر شاگردوں نے فریب دیا تو خود اپنے فایدے کے خلاف کیا اگر کوئی شخص اپنا مطلب نکالنے کے لئے جھوٹھ کہے تو خیر لیکن اپنا نقصان اُٹھانے کیلئے کون جھوٹھ بولیگا۔ جو شخص دھوکھا دیتا ہی اُسکا دھوکھا دینے میں کچھ مطلب ہوتا ہی اور بے غرض کوئی فریب نہیں دیتا پس فرض کرو کہ شاگرد فریبی تھے تو اُنکا کیا مطلب تھا آیا دنیوی یا آسمانی تھا مسیح مصلوب ہو چکا اور اِس سبب سے اِنسان کے نزدیک عیسائی دین کی بنیاد باقی نہ رہگئی نہ صرف یہودی بلکہ رومی اور یونانی اور ہر کہیں کے عالم و جاہل اور اِنسان کی ہوا و ہوس اور تعصب سب اُسکے مخالف تھے اُسکا بانی قبر میں گاڑا گیا اور جو اُسکے مقرّ ہوئے تھے وہ بھاگنیوالے تھے اور اُسکا خیر خواہ ایک بھی نہ تھا +

فرض کرو کہ مسیح فریبی تھا تو اُسوقت اُسکے مریدونکا اُسکا پھر اقرار کرنا اور اُسکا شاگرد بننا یہہ تھا کہ ایک فریبی مصلوب کا پیرو اور اُسکی حقارت و

ملامت میں شریک ہوجائیں بے رحم قاتلوں نے مسیح کے خون سے آلودہ ہوکے
اُسکے شاگردوں کو گھیر لیا اور اُنکے قتل پر بھی مستعد ہوئے شاگردوں نے یہہ جان
لیا اور اُسے جان کر اور اپنے قتل کا انتظار کرکے وہ منادی کی خدمت میں پھر
داخل ہوئے بلکہ خود یروسلم کے اندر جاکے اُنہوں نے عیسیٰ کے قاتلوں کے سامھنے
اشتہار کیا کہ ہمارا خداوند جی اُٹھا ہی +

اب کہو تو سہی کہ اگر وہ اِس امر کا اعتقاد نرکھتے تو کس باعث سے ایسا
کرتے اُنکا باعث جو کچھ ہو لیکن یقین ہی کہ وہ کسی دنیوی مطلب سے علاقہ نہیں
رکھتا تھا پس کیا عاقبت سے علاقہ رکھتا تھا نہیں عاقبت کا خیال کرکے لوگ
فریب دینے سے خایف ہیں کیا ممکن ہی کہ یہودی شرع اور ہاتھہ میں انبیا کی کتابیں
لئے ہوئے شاگرد یہہ خیال کریں کہ دھوکھا دینے سے عاقبت میں نیک اجر ملیگا کیا یہہ
ہوسکتا ہی کہ شاگرد جنہیں اکثر اوقات مسیح نے جہنم کے عذاب سے آگاہ کیا تھا اِس
انتظار میں ہوتے کہ فریب دینے اور جھوٹھی قسم کھانے سے آسمانی سلطنت حاصل
ہوگی نہیں اگر وہ فریبی تھے تو اُنکو نہ اب نہ آیندہ امید حاصل ہونیکا یقین تھا بلکہ برعکس
اسکے اُنکے واسطے اِس دنیا میں صرف رسوائی اور موت اور عاقبت میں عذاب
بدی اور ذلت سرمدی باقی رہی اِسکے سوا نہ اِنسان نہ خدا کوئی دوسرا
اجر دیتا +

حقیقتاً مسیح مصلوب کے شاگردوں کو کوئی سبب نہ تھا کہ جھوٹھہ بول کے
اُسکے جی اُٹھنے کی خبر مشہور کریں لیکن وہ اِس کہنے پر مستعد رہے اور آسمان اور

زمین کے حاکموں کے روبرو اور اِس سے آگاہ ہوکے کہ جھوٹھی قسم کھانیوالوں کو کیا اجر ملیگا وہ اسبات کے اقرار کرنے اور شہرت دینے سے باز نرہے اور ہرچند وہ قید ہوئے اور اُنکی گردن ماری گئی اور وہ درندوں کے خطرہ میں ڈالے گئے اور سنگسار کئے گئے اور مصلوب ہوئے تاہم وہ ثابت قدم رہے اور جیتے مرتے اُنکا یہہ قول و قرار تھا کہ مسیح جی اُٹھا ہی اگر اُنھیں یقین نہوتا کہ یہہ بات سچ اور برحق ہی تو وہ کیوں اِتنی بڑی تکلیف و مصیبت اُٹھاتے +

اُنکو کیا حاصل ہوا معترضوں کے خیال کے موافق اُنکو کچھہ نہیں حاصل ہوا ہاں اُس فریبی اور دغاباز پر ایمان لانے سے جسکو اُسکے مرتے دم اُنہوں نے ترک کیا حال کی دقت و مشقت گوارا کی اور موت کی انتظاری کی اور بس کون ایسا نادان ہوگا کہ وہ اِسباتکو جو اوپر ذکر کی گئی قبول کریگا کیا یہہ آدمیوں کا دستور ہی کہ جس بات کا وہ اعتبار نہیں کرتے اور جسکے مشہور کرنے سے اجر کی اُمید نہیں ہی وہ مصیبت اور ملامت اُٹھاکے بلکہ موت کو بھی اختیار کرکے اسباتکو شہرت دیتے جاتے ہیں کیا پولوس بغیر تسلّی پانیکے اپنی مصیبت پر فخر کرتا کیا ستیفان جب مصیبت میں مبتلا اور ظالموں کے ظلم میں دبا تھا اُسوقت اگر اعتبار نہ لاتا کہ مسیح جی اُٹھا ہی تو مرتے دم آسمان کیطرف نگاہ کرکے خوشی خوشی یہہ کہتا کہ ای خداوند عیسیٰ میری روح کو قبول کر +

کاش کہ میں اِس قابل ہوجاؤں کہ اٹھارہ سو برس کا پردہ اُٹھاکے تمھارے سامھنے مصیبت رسیدہ رسولوں کو موجود کروں اور آگ کے شعلہ

میں ایک شہید کو جلتے ہوئے تمہیں دکھاؤں کاشکے جیسا حاضرین نے اُسکو دیکھا
تم بھی اُسے دیکھتے یعنے جب موت کی ایذا کو حقیر جانکے وہ اپنے نیم سوختہ ہاتھوں کو
پھیلاتا تھا کہ اُس راستی کے تاج کو حاصل کرے جو عیسیٰ مسیح کا انعام ہی اور جو
وہ ایمان کی آنکھ سے دیکھتا تھا اگر میں یہہ کر سکوں تو کوئی تم میں سے یہہ نہ پوچھیگا
یہ شاگرد مسیح کے جی اُٹھنے پر اعتبار رکھتے تھے کہ نہیں اور حقیقت تو یہہ ہی کہ ایسے
سوال کی بیہودگی سبھوں پر اسقدر آشکارا ہی کہ کسی سے اُسکا پوچھنا روا نہیں۔
جیساکہ ذکر ہو چکا کوئی شخص جھوٹھی بات پر اعتبار کر کے اُس بات کی گواہی میں
اپنی جان دے لیکن کون شخص کسی بات کو جھوٹھہ جانکر اُس کے قایم کرنیکے
واسطے جان دیگا ٭

یہہ ثابت ہو چکا ہی کہ شاگرد مسیح کے جی اُٹھنے کے معتقد تھے اور اِس سے
معلوم ہوتا ہی کہ اُنہوں نے فریب نہیں دیا۔ باب گذشتہ میں یہہ بھی ثابت ہوا
کہ اُنہوں نے فریب نہیں کھایا پس ہمپر فرض ہی کہ اقرار کریں کہ حقیقتاً عیسیٰ
مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہی ٭

تیسرا باب - آیا مسیح کی
لاس قبر میں سے چرائی گئی کہ نہیں

امر مذکور کی تائید کرتے ہوئے حادثے مثلاً مسیح کی لاش کی چوری کا بطلان اور شاگردوں کی دلی تبدیل اور مسیح کی لاش کو قبر میں نہ پانا اور اسکی نسبت یہودیوں اور سپاہیوں کا بیان اور گھبراہٹ اور قبر کی کیفیت وغیرہ *

اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی - اعمال ۱۷ باب ۳۱ *

مسیح کے جی اُٹھنے کے حق میں جو اعتراض شاگردوں کی گواہی کی سچائی کی نسبت لائے گئے یعنے گواہوں نے یا فریب کھایا یا فریب دیا وہ ابواب گذشتہ میں تحقیقات سے لکھے گئے اور غلط بھی ٹھہرائے گئے - اور اُن اعتراضوں کے سوا کوئی اعتراض نہیں ہے جو اس گواہی کو باطل کرے بلکہ برعکس اسکے کئی ایک حادثے سلسلہ وار واقع ہوئے جو شاگردوں کی گواہی کی تائید کرتے ہیں اور علاوہ اسکے اور بھی ایسی باتیں ہیں جو امر مذکور کی تصدیق کرتے ہیں *

پہلے شاگردوں کی خو وخصلت اور گفتار و کردار میں جو تبدیل واقع ہوئی اور مسیح کی لاش کا قبر سے مفقود ہونا اور اسکے چرا لیجانیکا جو بیان یہودیوں اور پیادوں نے کیا اور اُن لوگوں کا اضطراب جب مسیح قبر میں نہ پایا گیا اور قبر میں جو کفن کے کپڑوں کا حال تھا اور جو تاثیر شاگردوں پر اُسوقت ہوئی جب یہہ کہا گیا

کہ مسیح کا جی اُٹھنا جھوٹھہ ہی یہہ سب ماجرے کی سچائی پر دلالت کرتی ہیں مگر
وہ اِس قدر ایک جگہہ جمع ہیں کہ ہر ایک پر جداگانہ نظر کرنیکی ضرورت نہیں ہی ✣
یہہ بات صاف وواضح ہی کہ اِس شہرت سے پیشتر کہ مسیح جی اُٹھا ہی
اور اُسکے بعد شاگردوں کی چال چلن میں بڑا تفاوت ظاہر ہوا مسیح کے مارے جانے
سے پیشتر لوگ قیاس کرسکتے تھے کہ اگر شاگرد اپنے خاوند کو مصلوب ہوتے دیکھتے تو وہ
حیران ہوکے پریشان ہوجاتے۔ اور تین روز تک ایسا ہی حال رہا مسیح کی گرفتاری
سے پیشتر بھی وہ ڈرے اور اُنکے ایمان میں خلل پڑا اور جب وہ صلیب پر کھینچا گیا
تب اُنہوں نے حیران وپریشان ہوکے آپ کو چھپایا پطرس جو اُس سے پیشتر ہمت
والوں میں ہمت وار تھا اِسقدر خوفناک ہوا کہ ایک چھوکری کے کہنے سے کہ یہہ
مسیح کا شاگرد ہی شاگردی سے اِنکار کیا صرف اِسواسطے کہ کسی صورت سے جان بچ جائے
وہ مسیح کا منکر ہوا اور قسم کھاکے کہا کہ میں اُسے نہیں پہچانتا تین روز تک یہہ خوف
لاحق رہا لیکن اُسکے بعد کیا ہوا حقیقتاً کوئی عجیب بات واقع ہوئی ہوگی۔ کہ دیکھو
شاگردونکی زبان اور صورت پیشتر کی نسبت اب اور طرح کی ہوگئی سب کے سب
پھر متفق ہوئے اور وہ از سر نو پھر مضبوط ہوئے اور مسیح کے اقرار کرنے اور اُسکی
کلام کے مشہور کرنے میں مشغول ہوئے اور جیسا پتھر کی چٹان ہر چند سمندر کی
لہروں کے تھپیڑ اُسپر پڑتے ہیں تو بھی کسی طرح اُسے جنبش نہیں ہوتی ویسا ہی
یہہ چھوٹا گروہ جسکے لوگ عیسائی کلیسیا کے پہلے شریک تھے جوش مارتے ہوئے
جماعت کے درمیان میں ثابت قدم رہا اور اپنے اور اپنے خاوند کے دشمنوں کے

قہر کے طوفان کا مقابلہ کر کے جملہ مخالفوں سے خوف نہ کرتا تھا اُنکی خصلت میں اِس
عجیب تبدیل کی کیا وجہ تھی وہ پراگندہ اور دہشتناک عیسائی کسکے جھنڈے کے تلے
آئے کسکی آواز ایسی زور آور تھی کہ اُن چھپے ہوؤں کو اُن کی جائے پناہ سے بُلا لے۔
پطرس بھی سر نو ہمت باندھتا اور ایمان و دلیری میں قایم ہوتا ہی اب وہ قید سے
نہیں ڈرتا اور موت سے نہیں ہٹتا اور اِسکا مشتاق ہی کہ شہادت کا تاج پائے۔
ہاں پطرس جو تھوڑی مدت پہلے اسقدر خوف زدہ ہوا کہ اپنے خاوند کے اقرار کرنے
سے باز رہا اور چھوکری کے مقابلہ میں بزدل ہوا اُسی نے یہہ دلیری حاصل کی کہ مسیح
کے قاتلوں کا مقابلہ کر کے اُنسے یہہ کہا کہ عیسیٰ ناصری ایک مرد تھا جسکا خدا کی
طرف سے ہونا تمپر ثابت ہوا اُن معجزوں اور اچنبھوں اور نشانیوں سے جو خدا نے
اُسکی معرفت تمھارے بیچ میں دکھائیں جیسا کہ تم آپ بھی جانتے ہو اُسی کو جب خدا
کے ٹھیرائے ہوئے ارادہ اور علم اصلی سے سونپا گیا تمنے پکڑا اور بید ینو نکے ہاتھ سے
کیلیں گڑوا کے قتل کیا اُسی عیسیٰ کو خدا نے اُٹھایا اُسکے ہم سب گواہ ہیں +

پطرس کے حق میں اگر صرف وہی سبب مؤثر ہوئے جو عموماً اَوروں کے دلوں پر
مؤثر ہوا کرتے ہیں تو اِس بڑی تبدیل ہونیکی کیا وجہ ہی جو اُسمیں ظاہر ہوئی جو لوگ
ہمارے اِس عقیدے پر ہنسکے اُسے حماقت جانتے ہیں کیا وہ کوئی ایسی دلیل لائینگے کہ ہم
اِسبات پر اعتقاد نہ کریں مسیح کے جی اُٹھنے کے سوا کیا وہ کوئی ایسا معقول خیال
پیش کرینگے جس سے یہہ سب تبدیلیں سمجھ میں آئینگی نہیں اُنھیں ایسا کرنا ممکن ہی

مگر فرض کرو کہ مسیح جی اُٹھا ہی تو اِن ساری باتوں میں موافقت اور معقولیت پائی جاتی ہی ٭

لیکن مسیح کا جی اُٹھنا ایسا امر ہی کہ اُسکی تحقیق و تفتیش کرنیکے واسطے اُس کی قبر کے پاس جانا چاہئے قبر کے دیکھنے سے ایسے دلایل ملینگے جو اِسباتکو یا تو باطل کرینگے یا ثابت ٹھہرائینگے پس ہم اُس جگہہ جہاں خداوند لیٹا تھا جاکر اُسپر لحاظ کریں دیکھو اُس کے دشمن نظر آتے ہیں جو تین روز پہلے اِسبات پر فخر کرتے تھے کہ ہمنے اُس حقیر گلیلی پر فتح پائی ہم اُن سے یہہ کہیں کہ صلیب سے اُسکی لاش اُتاری گئی جیسے ہم خیال کرتے تھے کہ وہ عیسیٰ نجات دینیوالا ہی اور وہ لاش تمہارے سپرد کی گئی اُسے ہمارے پاس لیتے آؤ تو ہماری تحقیقات ختم ہوگی اور شاگرد جھوٹھے ٹھہرائے جائینگے اور یہہ سب فریب فاش ہو جائیگا۔ ای کاہنو اور پہرہ والو تم کیا جواب دے سکتے ہو۔ جواب دیتے ہیں کہ اُسکی لاش نہیں ہی ہاں بے شک نہیں ہی وہ کسی وجہ سے مفقود ہوئی اور قبر خالی دکھائی دیتی ہی۔ ای ایماندارو دیکھو قبر میں کوئی نہیں ہی وہ رومال جس سے اُسکا سر بندھا تھا اور سوتی کپڑے موجود ہیں اور بس مردہ کے اِس لباس اور لپیٹے ہوئے رومال اور خالی قبر سے کیا نتیجہ نکلتا ہی حقیقتاً اُنسے ثابت ہوتا ہی کہ جو پطرس نے کہا اور مریم نے دیکھا وہ سچ ہی یعنے جو موا تھا وہ زندہ ہی اور موت اُس پر اختیار نہیں رکھتی ٭

لیکن شاید کوئی شخص لاش کو چرا کے لے گیا ہو خیر بتاؤ تو سہی کہ اُسے کون لے گیا کیا اُسکے منکر لیگئے کیا ممکن ہی کہ جو اُسکی موت کے طالب تھے وہ اُسکی لاش کو

چھپاکے اِس حادثہ کو تقویت دیں کہ وہ جی اُٹھا ہی اور اِسی طرح اِس امر کو مشہور کریں کیا اُسکے شاگرد یہہ کرتے۔ ہاں اگر مسیح خلوت میں اور صرف اپنے دوستوں کے روبرو مرتا تو اُس کے لئے موقع ملتا اور شاید یہہ فریب ظاہر نہو تا مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح کی موت مشہور و معروف تھی اور وہ اپنے دشمنوں کے اہتمام میں دفن کیا گیا۔ بلا شک فقیہ اور فریسی اور کاہن اور شہر کے باشندے اور رومی شاہنشاد اور اُسکے پیادے اِس قابل تھے کہ مسیح کی قبر کو پطرس اور یوحنا اور دونو مریم اور کئی ایک اور عورتوں کے حملہ سے محفوظ رکھیں اور واضح رہے کہ اُنہوں نے خبرداری کی بلکہ اِس بات میں جو کچھ کرسکتے تھے وہ سب کیا تو قبر کو بند کیوں نہیں رکھ سکے۔ اِس سبب سے کہ اُسمیں وہ شخص تھا جو زندگی اور قیامت ہی اور جسکے ہاتھہ میں جہنم اور موت کی کنجیاں ہیں اور جو کھول سکتا اور کوئی بند نہیں کرسکتا اور بند کرسکتا اور کوئی نہیں کھول سکتا +

فرض کرو کہ حقیقت یوں نہ تھی اور مسیح کا یہہ دعوی کہ میں ابن اللہ ہوں جھوٹھہ تھا تو اُسکا قبر سے نکلنا کیونکر ممکن تھا۔ اُسکی موت ذلت کے ساتھہ ہوئی اور مرتے ہی وہ اپنے دشمنوں کے روبرو مغلوب ہوا۔ اُنہوں نے ازمایش کے بعد یقین کیا کہ وہ مر چکا ہی اور اُسکے دفن کے انتظام سے واقف ہوئے اُسکی قبر پتھر کی چٹاں میں کھودی گئی اور ایک بھاری پتھر قبر کے مُنہہ پر رکھا گیا اور اُس پتھر پر مہر کی گئی اور پہرہ والوں نے قبر کی نگہبانی کی لیکن باوجود اِس سب احتیاط کے جو لاش قبر میں رکھی گئی وہ کسی نہ کسی طرح سے نکل گئی کِس طرح سے کسکے وسیلہ سے کوئی جواب نہیں دیتا یہہ ایک راز ہی

بلکہ پہرہ والے بھی اُسے بیان نہیں کرسکتے ہاں اُنہیں سے کسی نے کہا کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اُسکے شاگرد آکر اُسے چرا لیگئے لیکن یہہ بات قابل اعتبار نہیں ہی اس امر میں چاہیئے کوئی دوسری بات پائی جائے لیکن یہہ وجہ بالکل جھوٹھہ ہی ✣

ہم پہرہ والوں کے اِس بیان کو تحقیق کریں کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اُسکے شاگرد آکے اُسے چرا لیگئے یہہ کون تھے جنہوں نے رشوت پاکے اِس خبر کو مشہور کیا۔ سنو دوسرے روز جو طیاری کے دن کے بعد ہی سردار کاہنوں اور فریسیوں نے ملکر پلاطوس کے پاس جمع ہوکے کہا کہ ای خداوند ہمیں یاد ہی کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تھا کہ میں تین دن کے بعد جی اُٹھونگا اسلئے حکم کر کہ تین دن تک قبر کی نگہبانی کریں ایسا نہو کہ اُسکے شاگرد رات کو آکے اُسے چرا لیجائیں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو یہہ پچھلا فریب پہلے سے بدتر ہوگا پلاطوس نے اُنسے کہا کہ تمہارے پاس پہرہ والے ہیں جا کے مقدور بھر اُسکی نگہبانی کرو۔ اُنہوں نے جا کے اُس پتھر پر مہر کردی اور پہرے بٹھا کے قبر کی نگہبانی کی ✣

تم جانتے ہو کہ پہرہ والے کون تھے اور اُنھیں کس نے مقرر کیا اور اُنکو اختیار کس سے حاصل ہوا اور وہ کہاں ٹھہرائے گئے۔ تم یہہ بھی جانتے ہو کہ مسیح کے مصلوب کرنیکے سبب سے لوگوں کے دل میں کیا ہی بیتابی پیدا ہوئی اور وہ کسقدر فکرمند تھے کہ تیسرے روز تک قبر حفاظت سے رکھی جائے مگر تو بھی قبر محفوظ نرہی اِسکا سبب بتا کے پہرہ والے کیا کہتے ہیں ٹھیک وہ وہی بات کہتے ہیں جسکے کہنے کے لئے اُنہوں نے رشوت پائی تھی کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اُسکے شاگرد آکے اُسے چرا لیگئے رشوت

تو ضرور پاتی کیونکہ اگر یہہ بات سچ بھی ہوتی تو اگر یہودی چشم پوشی نکرتے تو پہرہ والے اِس خبر کو مشہور کرنے سے ڈرتے جو شخص جنگی قواعد سے واقف ہی وہ جانتا ہی کہ وہ س غفلت کے اِقرار سے ڈرتے کیونکہ جیسا اب ویسا ہی اُسوقت بھی جو پہرہ والا سو جائے اُسے قتل کرتے تھے تاہم یہہ پہرہ والے سو گئے اور عجیب بات یہہ ہی کہ باوجودیکہ وہ اپنی غفلت کو شہرت دیتے ہیں تو بھی اُن پر کوئی نالش نہیں کرتا کوئی مقدمہ نہیں پایا جاتا اور وہ صحیح و سالم رہتے ہیں یہہ بڑے تعجب کی بات ہی حاکم نے وہ مقدمہ کیوں دریافت نہیں کیا اُس ماجرے کی تفتیش کیوں نہیں ہوئی جس سے کاہن حیران ہوئے اور تمام یروسلم ہلتا رہا رسول اسکا جواب دیتے ہیں کہ پہرہ والونمیں سے کتنوں نے شہر میں آکر جو کچھ ہوا تھا سردار کاہنوں سے بیان کیا تب کاہنوں نے بزرگوں کے ساتھ اکٹھے ہو کر صلاح کی اور اُن پہرہ والونکو بہت روپئے دیئے اور سکھلایا کہ تم کہو کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اُسکے شاگرد آکے اُسے چرا لیگئے اور اگر یہہ حاکم کے کان تک پہنچی ہم اُسے سمجھا کے تمہیں خطرہ سے بچا لینگے چنانچہ اُنہوں نے روپئے لیکے سکھلانے کے موافق کیا +

پہرہ والوں نے کہا کہ جب ہم سوتے تھے الخ - لیکن کیا وہ اُسی رات کو اور ایسا کام کرکے سوتے کیا اُس فریبی کی قبر کے پاس سوتے تھے جسنے یہہ کہکے کہ میں قیامت اور زندگی ہوں قبر کے کھلجانیکی خبر آگے سے دی تھی - وہ نہیں سوتے تھے اُس رات کو یروسلم میں کوئی سویا تو سویا لیکن مسیح کی قبر کے نگہبان نہیں سوئے - فرض کیا کہ وہ سب کے سب سو گئے اور کل

سپاہی اپنی برچھیاں لئے ہوئے یا ڈھالوں پر لیٹے ہوئے نیند میں اونگھتے کہا شاگرد بغیر
پہرہ والونکو جگائے ہوئے مہر کو توڑ سکتے اور پتھر کو ڈھلکا سکتے اور مسیح کی لاش کو کپڑے
میں سے نکالکے لیجا سکتے اب قبر ہی میں دیکھو رومال وغیرہ لپٹے نظر آتے ہیں اور کیا چور
اِس ترتیب سے اپنا کام کرتے حقیقت تو یوں ہے کہ اِس امر کی نسبت حق جو ہو سو ہو
لیکن پہرا والے سچ نہیں بولے اگر اُنکے کہنے کے موافق شاگرد اپنے خاوند کی لاش کو
چُرا لیجاتے تو وہ مسیح کے سب دعووں کو باطل اور اُسکے سب لوگوں کو بیحرمت کرتے اگر
وہ ایسا کرتے تو عیسائی مذہب کے نیست و نابود کرنے کیواسطے نہ یہودیوں نہ غیر قوموں
کی طرف سے ایذا دینا ضرور ہوتا کیونکہ وہ آپ ہی نیست ہو جاتا اور اِس چوری سے
ایسا صدمہ پہنچتا کہ وہ نیست ہو جاتا شاگردوں کی بے آبروئی کرنے کیواسطے کوئی
شخص موجود نہ ہوتا اور زمانہ حال سے بیشتر اُنکے فریب کا نام و نشان روئے زمین سے
جاتا رہتا +

یہہ ہلکی بات نہیں ہے فرض کرو کہ پہرہ والونکا کہنا سچ تھا تو اِس امر سے یہہ نتیجے نکلتے ہیں
یعنے کہ قبر لوٹی گئی اور شاگردوں نے اُسے لوٹ لیا۔ واہ کیسی بڑی اُنکی یہہ غلطی تھی اُن لوگوں
کے لئے اِسبات کی بہ نسبت کون بات آفت رساں ہو سکتی کہ وہ اپنے کو چور بنا کے قبر سے ایک
فریبی کی لاش چُرا لیجاتے بلکہ اُسکی لاش جسکے حق میں خود اُنہوں نے کہا تھا کہ یہہ خدا کا
بیٹا اور یہودیوں کا بلکہ دنیا کا بچانیوالا ہے ہم خیال کریں کہ اُس تاریک اور ہولناک رات کو
شاگرد کسی جگہہ اکٹھے تھے اِس بے نصیب اور حقیر گروہ میں سے اِس چوری کرنے کے
واسطے چن لیجاتے ہیں یہہ بدکار تاریکی میں چھپتے اپنے ہمراہیونسے الگ جاتے ہیں

اور خاموش قبر کیطرف چلتے ہیں پہرہ والے سوے ہیں اور چپکے چپکے چور قبر کے پاس پہنچتے ہیں اندر جا کے وہ مسیح کی لاش نکالتے ہیں اور اِس لوٹ سے وہ اپنے رفیقوں میں پھر جا کے یہہ کہتے ہیں کہ بھائیو ہمارا مقصد حاصل ہوا پہرہ والوں سے بچکر ہمنے پتھر کو ڈھلکا دیا اور مسیح کی لاش لے آئے دیکھو تو اُسکے ہاتھوں میں کیلوں اور پسلی میں برچھی کے نشان ہیں تب رفیق جواب دیتے ہیں ای مسیح یہودی غالب ہوئے اور تو اُٹھا نہیں بلکہ مردہ ہی تیرے دعوے کہاں ہیں اور ہم جو تیرے شاگرد ہیں ایک عبرت کی تعلیم پائی خیر چونکہ ہمارا بھروسا باطل ہوا اور وہ ہمارے واسطے کچھ نہیں کر سکتا تو بجا ہی کہ جسوقت موقع ہو پناہ لیں ابھی پہرہ والے جاگتے ہونگے وہ اِس چوری سے آگاہ ہونگے اور تمام شہر میں اشتہار کر کے شہرت دینگے اور لوگ ہمیں پکڑ کر بڑی سزا دلائینگے ہم کہاں بھاگیں کون ہمیں چھپائیگا آہ مسیح تو ہماری کم بختی کا باعث ہی کیا یہہ ہمارے ایمان اور وفاداری کا اجر ہی ای مکروہ فریبی تیری حماقت اور تیرا جھوٹھہ تیری اور ہماری ہلاکت کا باعث ہوا ہی +

فرض کرو کہ مردہ مسیح اپنی قبر سے چُرایا گیا اور نااُمید شاگردوں کے درمیان میں پڑا ہی اِس سے کون خیال زیادہ ہولناک ہو سکتا ہی اور انصاف کرو کیا ایسے مقام اور ایسی حالت میں عیسائی ایمان اور اخلاق کا لاثانی نظام جاری کیا گیا۔ کیا یہاں یہہ سوچ پیدا ہوئی کہ شیطان کی سلطنت کو نیست و نابود کر کے راستبازی کی سلطنت کو قایم کرینگے کیا یہاں شہیدنے ایذا اور موت کی حقارت کی تعلیم پائی کیا یہاں انجیل کے منادوں نے محبّت سے معمور ہو کے کل قوموں میں نجات کی خوشخبری مشہور

کرنیکا ارادہ کیا۔ کیا مسیح کا چرایا ہوا زخمی اور مردہ بدن عیسائی کیواسطے جھنڈا ہوا
کیا اس پر نگاہ کرنے سے پطرس جو منکر دین ہوا پھر بحال ہوا اور استیفان شہید
سمجھا لا گیا اور جملہ شاگرد زور آور اور دلیر ہو کے موت تک فرمانبردار رہے کیا ایسے امر کی
واقفیت سے سولوس جو ظالم اور غیبت کرنیوالا تھا مسیح کا سچا شاگرد بنا۔ آپ لوگ
جانتے ہیں کہ سولوس جسکا نام پولوس رکھا گیا عالم اور فاضل تھا وہ فریسی تھا اور
عیسائیونکا دشمن ہو کے انہیں ستانے میں مستعد رہا اس کام میں مشغول ہو کے
وہ دمشق کیطرف جاتا تھا اور راہ میں ایک ایسا ماجرا واقع ہوا کہ اسکے سبب سے
اس شخص کی روش اور طریقہ میں بڑی تبدیل ہوئی کہ اسکے سننے سے یہودی
اور عیسائی اور غیر قومیں بھی تعجب میں رہیں کون ماجرا واقع ہوا خود پولوس بیان
کرتا ہے کہ وہی عیسیٰ جو گلگتہ میں مصلوب ہوا اور جسکے شاگردوں کو اسنے اکثر ستایا تھا
اسے نظر آیا۔ ہاں دوستو جب اسکی نظر مسیح پر پڑی تو وہ سرِ نو پیدا ہوا لیکن کون سا مسیح
اسے دکھائی دیا۔ کیا اسنے ایک بدکار اور فریبی کا زخمی اور مردہ بدن دیکھا جو یوسف
والی قبر سے چرایا گیا کیا ایسی بے حرمت لاش دیکھکر جو حقارت سے گاڑی گئی اور پھر
حقارت سے نکالی گئی پولوس عیسائیوں کے ستانے سے ہاتھ اٹھا کر یوں پکارنے
لگا کہ ای خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں کیا اس فریب سے واقف ہو کے وہ مرتے
دم تک مسیح کی صلیب پر فخر کرتا رہا اور خود مسیح کو دنیا کا نور اور نجات دہندہ کہتا
رہا کیا اسکے سبب سے سرگرم و دلیر ہو کے اور فرشتوں کی سی فصاحت کے ساتھ وہ
یروسلم اور قرنت اور اتھینی اور روم میں مسیح کی محبت کی منادی کرتا رہا غرض

ای دوستو بتاؤ تو سہی کہ اِس فریب سے زندگی بھر کی مصیبتوں کی برداشت کرنیکی طاقت حاصل کرکے کیا آخرکار اِسی دھوکھے سے تسکین پاکر رسول مذکور نے یہہ کہا کہ اب میرا لہو ڈھالا جاتا ہی اور میرے کوچ کا وقت آپہنچا ہی میں اچھی لڑائی لڑچکا میں نے دوڑ کو تمام کیا میں نے ایمان کو قایم رکھا باقی راستبازی کا تاج میرے لئے دھرا ہی جسے خداوند جو راست حاکم ہی اُس روز مجھے دیگا اور نفقط مجھ ہی کو نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُس کے ظاہر ہونیکو چاہتے ہیں ✣

اوپر کا بیان پڑھکر عقلمند انصاف کرے کہ آیا شاگرد مسیح کی لاش کو چرا لیگئے یا نہیں وہ اُسے نہیں چرا لیگئے حقیقتاً وہ مصلوب ہوا اور موا اور دفن ہوا اُنکی واردات کے یروسلم کے کل باشندے گواہ تھے اِن امور کی بہ نسبت کبھی کوئی امر زیادہ آشکار نہیں ہوا نہ اِس سے کسی بات کا قوی تر ثبوت ہی اگر مسیح کے جی اُٹھنے کو جھٹلاتے ہیں تو اِسی طرح کُل سرگذشت کو جھٹھلا سکتے ہیں اور سب گواہونکو باطل کر سکتے ہیں کیونکہ اُسکی قبر سے کوئی قبر زیادہ حفاظت سے رکھی نہ گئی اور اگر شاگردوں کے دل میں یہہ اُمید رہتی کہ ہمارا خداوند اُٹھیگا تو ایسی امید اُنہیں خوش کرنیکا باعث ہوتی لیکن اُسکی لاش کو چرا لینا یہہ اُنکی سب امید کو نا امیدی کرتا۔ کوئی شخص جو بے تعصب اور صاحب تمیز ہی مان نہیں سکتا کہ ایسی چوری ہوئی ✣

پس مسیح مصلوب کے مردہ بدن پر کیا واقع ہوا اِسکا صرف ایکہی جواب ہی جو عقلی اور نقلی ہی اور وہ یہہ ہی کہ وہ جی اُٹھا۔ بغیر اِس بات کو قبول کرنیکے اِس حقیقت کا کوئی بیان

نہیں ہی کہ اُس وقت سے آج تک مسیح کی قبر سے ایسی روشنی پھیلتی رہی کہ
دنیا کی کل اخلاقی اور روحانی حالت کو بدلتی ہی +

چوتھا باب۔ روح پاک کے
نازل ہونے سے مسیح کے جی اُٹھنے کا ثبوت

روح القدس کے نزول سے رسولوں کے فہم و نیکی و دلیری اور مصیبت برداشت کرنے کی ترقی *

اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی۔ اعمال ۱۷ باب ۳۱ *

تم بہتیرے اور بے الزام گواہوں کا اقرار اِس کتاب میں مطالعہ کر چکے کہ عیسیٰ مسیح جی اُٹھا ہی اور اِس پر بھی لحاظ کر چکے کہ اکثر اور سلسلہ وار حادثے واقع ہوئے جو شاگردوں کی گواہی کی تائید کرتے ہیں۔ باقی دریافت کرنیکو یہہ ہی کہ اور بھی لاکلام اور غیر ممکن الرد باتیں ہیں جو اُس پہلی بات کو قایم اور برقرار رکھتی ہیں اور وہ یہہ ہیں یعنے روح القدس کا نازل ہونا اور معجزونکا موثر ہونا اور دین عیسیٰ کا رواج پانا پہلے روح القدس کے نازل ہونے پر غور کریں *

مسیح نے وعدہ کیا کہ میرے جی اُٹھنے کے بعد روح پاک میرے شاگردوں پر نازل ہوگی اور اِس وعدہ کے مطابق روح پاک نازل ہوئی اگر کوئی اِسکا ثبوت چاہے تو وہ یہہ ہی کہ یکایک شاگردوں میں بڑی تبدیل ہوئی شروع میں وہ اپنے کام کے لئے کوئی خاص فضیلت نہیں رکھتے تھے اور اُنکی اِتنی عمر بھی ہوئی کہ اغلب تھا کہ بطور تربیت وہ زیادہ طاقت اور قابلیت حاصل نہیں کر سکے لیکن

کیا دیکھتے ہیں کہ ایکبارگی وہ عمل کرا اور تکلیف اُٹھانے میں عجیب طرح سے ہوشیار اور
نیک و دلیر ہوئے ہمنے اُنکی چال چلن پر لحاظ کرکے جان لیا ہی کہ وہ لاثانی اور بےنظیر
آدمی تھے لیکن شروع سے ایسے نہیں تھے بلکہ مسیح کی موت تک بھی ایسے نہیں تھے
جب اُسکا جی اُٹھنا واقع ہوا تو اُنمیں فوراً بڑی تبدیل ہوئی بلکہ ایسی تبدیل کہ وہ روح القدس
پر منحصر تھی اور وہ تبدیل اور روح القدس کا نازل ہونا مطابقت رکھتا تھا *

عیسیٰ مسیح کے خود کہنے کے مطابق اُسکا مصیبت اُٹھانا اور مرجانا اور پھر جی
اُٹھنا مناسب اور لازم تھا۔ اس بنیاد پر وہ ایک ایسی سلطنت قایم کرنیکا ارادہ
رکھتا تھا جو حدمیں وسیع اور پایداری میں دایمی ہو۔ ایسی سلطنت جو اپنے اصل اور
غرض اور عقیدہ اور انتظام میں نئی ہو بلکہ ایسی سلطنت جو اور سب سلطنتونکو
تہہ و بالا کرکے خود ابد تک قایم رہے۔ اس غرض سے کہ سلطنت مذکور کی بنیاد اپنے
بانی کی موت پر ڈالی جائے چاہیئے کہ اُسکا شروع ہونا اور ترقی پانا بانی کے
غیر موجود ہونے میں ہو اور محکوم بانی نے اپنے ارادہ کو انجام تک پہنچانیکے واسطے
کن لوگوں کو چُن لیا۔ اپنی شریعت کو مشہور کرنے اور اپنی سلطنت میں حکمرانی
کرنیکے واسطے کن کو مقرر کیا۔ کیا ایسے لوگ چُن لئے گئے جو عالم و فاضل یا دولتمند
تھے یا جنکے دوست و آشنا مددگار و دستگیر ہوں۔ نہیں ایسے لوگ مقرر نہیں ہوئے
بلکہ برعکس اسکے جس قدر بانی کی غرض بڑی اور کشادہ تھی اُسی قدر وسیلے چھوٹے
اور کمزور تھے چنانچہ انسانی حکمت کے خلاف اور گویا اس غرض سے کہ بے ایمانونکو
کچھ عذر نہ رہے سبھوں پر صاف و واضح تھا کہ جو کیا گیا وہ خدا کے ہاتھ سے کیا گیا

اور دنیا کی دولت و طاقت و علم کو اُسمیں جگہہ نہ ملی بلکہ برعکس اِسکے ایسے وسیلے
چُن لئے گئے جن پر دنیادار لوگ نگاہ کرکے یہہ کہیں کہ اِنسے ناکامیابی اور رسوائی
کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا جو آدمی غیرمشہور اور اَنپڑھے اور دنیا کے حساب
میں ذلیل تھے وہ اِس کام کے لئے مقرر کئے گئے مچھوے اور خیمہ دوز اور محصول
لینے والے چُن لئے گئے بارہ آدمی ایسے جن کو دنیوی علم حاصل کرنیکی مہلت نہ ملی
فراہم ہوئے اور اُنہیں ایسا اختیار دیا گیا جیسا اُسکے پیشتر کبھی کسی کو نہیں دیا
گیا چنانچہ مسیح نے آسمانی سلطنت کی گویا کنجی اُنکے سپرد کرکے یہہ کہا کہ جنکے گناہوں
کو تم بخشو اُنکے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جنہیں تم نہ بخشو نہ بخشے جائینگے÷
یہہ لوگ اِس غرض سے کہ اپنے بڑے عہدہ کیواسطے تیاری حاصل کریں،
مسیح کے رفیق بنیں اور اُس سے تعلیم و تربیّت پاتے رہے۔ وہ تین برس تک
سکے ساتھہ سفر کرکے اُسکے معجزوں کے گواہ ہوئے اور مسیح اُنکی ہدایت کرتا رہا۔ باجود
اِسکے وہ اِس قدر کم اعتقاد تھے کہ اُسکی تعلیم کو اچھی طرح نہیں سمجھے اور نہ اُسکے
مطلب و منشا میں اُس سے ہمراز ہوئے بعضوں کو اُسکی حلیمی ناپسند تھی اور
بعضے اُسکے دعووں سے ناواقف تھے اور اُسکے وعدوں میں شک لائے۔ اُسنے
تمثیل اور گفتگو اور طرح طرح کی تعلیم سے اُنہیں سکھلایا لیکن وہ سوچتے رہے کہ اُسکی
سلطنت دنیوی ہوگی اور اِس سبب سے اُسنے اُنہیں کہا کہ اَی بے ایمان اور ٹیڑھی
قوم میں کب تک تمہارے ساتھہ رہونگا اور تمہاری برداشت کرونگا۔ چونکہ اُسنے
جانا کہ اُسکے شاگرد ایسے تھے تو وہ کیونکر خیال کرسکتا کہ وہ لوگ اِس قابل ہونگے

کہ میری سلطنت میں حکمرانی کریں اور میرے قانونکی کیفیت اور حقیقت کو بیان
کریں اور حکما اور بادشاہوں کے سوالوں کا لماحقہ اور معقول جواب دیں اسنے
اُنہیں کہا اور ہمسے بھی کہتا ہی کہ اُن لوگونسے اُسکی اُمید کی کیا بنیاد تھی چنانچہ
اُنسے کہا کہ اگر میں جاؤں تو تسلی دینیوالے کو تم پاس بھیجدونگا جب وہ یعنے روح
حق آئے تو تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائیگی اور جب وہ تمکو عبادتخانوں میں
اور حاکموں اور اختیار والونکے سامھنے لیجائیں تو فکر نہ کرو کہ کیسا یا کیا جواب دوگے
یا کیا کہوگے کیونکہ روح القدس اُسی گھڑی تمہیں سکھلادیگی کہ کیا کہنا چاہئیے۔ اور
اِسکے بعد جو امر واقع ہوا وہ پیش گوئی مذکور کے مطابق ہوا۔ چنانچہ اُسی وقت سے
کہ وعدہ کے مطابق روح القدس نازل ہوئی اُن کمزور اور انپڑھے آدمیوں نے
یکایک بڑے علم و دانش کا اِنعام پایا اور یہودیوں کی بہ نسبت وہ زیادہ دانشمند
ہوگئے۔ ابراہیم سے موسیٰ سے سلیمان سے زیادہ دانشمند ہوگئے۔ یونانیوں اور رومیوں
سے زیادہ دانشمند ہوگئے۔ وہ شریعت و انجیل کو سمجھے گذشتہ باتیں اور آیندہ باتیں
اور نادیدہ باتیں بلکہ خدا کی بادشاہت کی جو باتیں اُنپر مخفی رہیں تھیں اُنہیں بھی سمجھے۔
وہ گویا ایک بیحد خزانہ سے نئی اور پُرانی چیزیں لائے۔ دینداروں کو وہ تسلی کے بیٹے
اور بدکارونکے واسطے بنی رعد ہوئے۔ اُنہوں نے صدر مجلس کا مقابلہ کیا اور اپیکوریوں
سے بحث کی اور استوئیقیوں کو چپ کیا۔ اُنہوں نے نبوتیں کیں اور سلطنت کے
قانون کو جاری کیا اور ایک عقیدہ کو ایجاد فرمایا جو اِسقدر کامل اور لاثانی ہی کہ وہ
کلیسیا کی رونق اور دنیا کے نزدیک تعجب کا باعث ہی۔ اِس عقیدہ میں خدا کی

نسبت صحیح و افضل خیال پائے جاتے ہیں اور اِنسان کا حال ٹھیک ظاہر ہوتا ہی اور آدمیوں کے ملکی اور باہمی علاقے بیان ہوتے ہیں اور اُن حقوق اور فرایض کا بھی بیان ہی جو اِن علاقوں سے صادر ہوتے ہیں غرض یہہ عقیدہ کامل اور تمام ہی اُس میں نہ کچھ کمی نہ زیادتی ہی اور اُسکے لئے آراستگی اور اِصلاح نہ چاہیئے وہ اِس قدر پاک سچا اور اُسکی تعلیم ایسی کلّی اور بے تبدیل ہی کہ مثل خدا اور خلقت کے آئینوں کے وہ خاص و عام اور دنیا کی سب قوموں و زمانوں کے مطابق ہی *

سولن اور لیکرگس یونانی شارع کے عقیدے منسوخ ہیں جسٹنین کے مجموعہ آئین کسی ملک کے قانون نہیں ہیں اور رومی شریعت اصلاح دیگئی لیکن اِنجیل جونکی توں ہی جیسا سابق میں ویسا ہی فی الحال وہ خدا کو عزت دیتی ہی اور اِنسان کیواسطے فایدہ کا باعث ہوتی ہی اٹھارہ سو برس سے زیادہ کے عرصہ میں اِس میں کوئی عیب پایا نہیں گیا اور الٰہی حکمت اور نیکی کی جو نشانیاں اُس میں دکھائی دیں جب وہ اِنجیل الہامی رسولوں سے کہی گئی اور لکھی گئی وہی نشانیاں اب بھی موجود ہیں انجیل کے مخالف بھی اُسکی لاثانی کاملیت کو قبول کرتے ہیں اور جو لوگ اُسکے وحی کے منکر ہیں وہ اسباتکے اقرار کرنے میں مجبور ہیں کہ کوئی اخلاقی عقیدہ جو اِسکے برابر پاک اور کوئی تعلیم اسقدر عمدہ اور افضل کہیں پائی نہیں جاتی قدیم حکمانے اُسکے موافق نیکی اور دانائی کا عقیدہ جاری نہیں کیا اور جدید علم اخلاق میں جو کچھ افضل اور اکمل ہی وہ اُسی سے منتخب ہی عہد جدید

اِس قدر خاصہ اور تحفہ ہی کہ کوئی دوسری کتاب اُسکے مطابق نہیں ہی یہہ غیر ممکن ہی کہ بلا الہام ایسے آدمی جنکا بیان ہوچکا ایسی کتاب لکھہ سکتے اور اُسکا ابتک موجود رہنا ایک دلیل ہی جو ہر زمانہ میں اِسبات کو ثابت کرتی ہی کہ مسیح کے وعدہ کے مطابق روح القدس شاگردونپر نازل ہوئی۔ اور یہہ بھی غور کا مقام ہی کہ جو پہلے جاہل اور سرکش مچھوے تھے اُنہوں نے نہ صرف ایسی تعلیمات اور فرایض کے عقیدے جاری کئے بلکہ بڑی حکمت اور خوش کلامی اور ہوشیاری سے اُس عقیدہ کو مشہور کیا اور اُسے بیان کرکے قوی کیا اور لوگوں کو تاکید کی کہ اُسے قبول کرکے جان بچائیں اور تعجب یہہ ہی کہ اُنہوں نے سب مشرقی زبانوں کو استعمال کرکے یہہ کیا ہاں ہرچند وہ انپڑھے تھے اور فلسطینہ کے سوا اور کہیں نہ رہے تھے اور اگرچہ بوڑھے ہونے تک وہ اپنے اپنے پیشہ میں مشغول رہے تھے تاہم جتنی زبانیں رومی سلطنت میں اور اُسکے باہر بھی مستعمل تھیں وہ اُن سبھوں سے واقف ہوئے۔ دریائے سندھ سے لیکے ملک فرانس کے دریائے روآن تک اور بحر کسپیین سے بحر قلزم تک سب زبانوں میں اِنجیل کی منادی کی گئی پارتھی اور میدی اور ایلامی اور رہنیوالے مسوپوتامیہ یہودیہ کپادوکیہ پنطس اور ایشیا کے فروگیہ اور پمفلیہ مصر اور لبیہ کے اُس حصہ کے جو قورینی کے علاقہ میں ہیں اور رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید کریتی اور عرب اپنی اپنی زبانوں میں شاگردوں کو خدا کی بڑی باتیں بولتے سنتے تھے (دیکھو اعمال باب ۲-۹-۱۱)۔

اگرچہ ہم نہیں جانتے کہ رسول اُن زبانوں سے کیونکر واقف ہوئے تاہم

یقین ہی کہ اُن سے واقف ہوگئے اُن کلیساؤں سے جو رسولوں نے جاری کیں یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُنکے جیتے جی اِنجیل نہ فقط یروسلم میں بلکہ قرنتؔ اور اتھینی اور رُومؔ اور ملک گالؔ اور مسوپوتامیہ اور مصرؔ عربستانؔ اور ہندؔ وغیرہ میں منادی کی گئی ہاں خود رسولوں نے اُن فرقوں اور زبانوں میں انجیل کی خوشخبری سنائی اور اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ یا تو اُن سب قوموں کے عوام الناس گلیلی مچھوُں کی زبان سے واقف تھے یا کسی طرح سے یہہ ناخواندہ گلیلی مچھوے اُن لوگوں کی زبان میں جنکے پاس وہ اِنجیل لیگئے بول سکتے تھے ✣

اِس ملک ہند میں خادمان دین عیسیٰ اَور ملکوں سے آئے ہیں برسوں تک اپنے اپنے ملکوں میں طیاری کر کے وہ اِنجیل کی منادی کرنے آئے ہیں۔ اُن میں بعضے ہیں جنہوں نے اپنا کام شروع نہیں کیا اگرچہ اُنہیں توقف کرنا ناپسند ہو توبھی خاموش رہتے ہیں وہ اِنجیل کی منادی کیوں نہیں کرتے اِس سبب سے کہ اُنہیں خاموشی اختیار کرنا چاہئے۔ وہ اِس ملک کی زبانیں سیکھتے ہیں اور اگرچہ اُنکو اِنجیل کی منادی کرنیکی بڑی خواہش ہو اور اُسکی نہایت ضرورت بھی ہو لیکن جب تک زبان نہ سیکھیں وہ مسیح اور ایمان اور معافی اور آسمان کی نسبت اُن لوگوں کو سکھلا نہیں سکتے۔ لیکن کہو تو سہی کہ رسولوں میں سے کون شخص زبان سیکھنے میں مجبور رہا اور روح القدس کے سوا کون دوسرا شخص سکھلانیوالا تھا۔ کیا پطرس یا یوحنّا یا یعقوب اِس غرض سے کہ زبان کو سیکھیں اپنی رسالت سے باز رہے اور بُت پرستوں میں اِنجیل کی منادی کرنے نہیں گئے۔ رسولوں میں سے

کوئی اُن کی زبان نہ جاننے کے سبب سے اُتّر دکھن پورب پچّھم جانے کا منکر نہ ہوا بلکہ برعکس اِسکے ہمیشہ مستعد اور طیار ہو کے وہ تری اور خشکی کا دورہ کرتے تھے اور کسی قوم کی زبان کیسی ہی آراستہ یا وحشی ہو اِس قابل نہ تھی کہ اُنہیں انجیل کی منادی کرنے سے روکے قدیم عیسائی ملکونکے نقشہ پر لحاظ کر کے دیکھو کہ کیسی بڑی زمین تھی اور اُس میں متفرق زبانیں اور لوگ پائے گئے اور یاد رکھو کہ مسیح کے شاگرد اُن کل اطراف میں سفر کرتے تھے اور اُن زبانونکے سیکھنے کے بغیر ہر کہیں عیسیٰ اور قیامت کی منادی کرتے رہے اُنہوں نے اِسکو کیونکر کیا کیا بغیر یونانی زبان جاننے کے عیسائی مذہب یونان میں اور بغیر لاطینی زبان جاننے کے روم میں مشہور کیا گیا کیا عربی زبان نہ جانکر رسولوں نے اِنجیل کو عربستان میں شہرت دی اور سریانی زبانسے ناواقف ہو کے اُسے سریا میں رایج کیا یا قدیم ملیالم زبان کو نہ جانکر اِنجیل کی بشارت ملک ہند کے جنوبی اطراف میں سنائی کیونکہ مشرقی و مغربی روایتیں متفق ہیں کہ تھوما رسول نے اِس ملک کی اُن سرحدوں میں اِنجیل کی منادی کی حاصل کلام حقیقت تو یوں ہی کہ اِسباتکو مان لینا کہ رسولونکا زبانوں کو جاننا معجزانہ اِنعام الٰہی تھا یہہ اِسبات سے زیادہ آسان ہی کہ ہم گمان کریں کہ ایسے اِنعام پانیکے بغیر وہ یہہ کام کرسکتے اگرچہ تواریخ میں اِس کا کچھہ بیان نہیں مِلتا تاہم اِسبات سے کہ دور دراز متفرق ملکوں میں کلیسیائیں جاری کی گئیں ثبوت ملتا ہی کہ یہہ لوگ نہ صرف علم اخلاق سے واقف تھے بلکہ سب سے عالم اور فاضل یونانیوں سے زیادہ زبانیں جانتے تھے اُن دنوں میں طرح

طرح کی زبانوں سے واقف ہونا اگرچہ تربیت سے یہہ واقفیت ہوئی بڑی بات تھی
ور اکثر ونکو استعداد ایسی نہ تھی چنانچہ یوسیفس مورخ کی بڑی تعریف ہی کہ وہ یونانی
زبان سے واقف تھا اور اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ علما کو بھی غیر ملکوں کی زبان
سیکھنا عام نہیں تھا اور اِس سے زیادہ یقین ہوتا ہی کہ رسولونکا بہت زبانیں
جاننا تعلیم و تربیت سے نہیں بلکہ قوت الٰہی سے تھا +

چونکہ رسول پہلے اپنے اپنے پیشہ میں مشغول تھے اور اُنہیں علم بڑھانیکا
موقع نہ ملا لہذا غور کا مقام ہی کہ اُنکو ایسا شعور کہاں سے آیا ہوگا اُن کا کون
اُستاد تھا جسنے اُنکے لئے الٰہی حکمت کے خزانے کھول دیئے اور اُنہیں آسمانی باتیں
سکھلائیں اور گویا سُلگے ہوئے کوئلہ سے جو آسمانی مذبح پر سے اتار لیا گیا اُن کی
لبوں کو چھوا کہ وہ فرشتوں کی مانند بولیں کس بڑی حکمت سے وہ فوراً حکیم
اور شیریں کلام ہوگئے۔ کون اُس کتاب کے راقموں پر جو اخلاقی اور دینی
علم سے معمور رہی بلکہ ایسی سب باتوں سے بھرپور رہی جو دل کو روشن اور
پاک کرتی ہیں اور کون اُن راقموں پر نگاہ کرکے اُنہیں یہودیوں اور رومیوں
اور یونانیوں اور ارامیوں اور عربیوں اور ہندیوں میں انجیل کی منادی
کرتے دیکھتا اور یہہ بھی دیکھتا ہی کہ وہ مسند عدالت کے سامھنے بےڈر کھڑے
ہوکے دلیری اور ہوشیاری اور شیریں گفتاری سے حاکموں کو جواب دیتے
ہیں اور ہر باتیں ایسا طریقہ ظاہر کرتے ہیں جیسا خدا کے ایلچیوں کو ظاہر کرنا
چاہیئے اور کون شخص جو اِس سب کو دیکھتا ہی مسیح کی اِن باتونکو یاد نرکھیگا جو مسیح نے

اُنہیں تسلّی دیکے پیش کیں کہ اگر میں جاؤں تو تسلّی دینیوالا تمہارے پاس بھیجدونگا جب وہ یعنے روح حق آئی تو وہ تمہیں سچائی کی راہ بتائینگے اور جب وہ تم کو عبادتخانوں میں اور اختیار والوں کے پاس لیجائیں تو فکر نہ کرو کہ کیسا یا کیا جواب دوگے یا کیا کہوگے کیونکہ روح قدس اُسی گھڑی تمہیں سکھائیگا کہ کیا کہنا چاہئیے ❊

اِسپر بھی غور کرنا چاہئے کہ جب مسیح کے وعدہ کے مطابق روح القدس شاگردوں پر نازل ہوئی تو اُنہوں نے نہ صرف حکمت بلکہ نیکی میں بھی بڑی ترقی کی اور جسطرح اُنکی اگلی حالت میں جلد اور کامل اور بڑی تبدیل واقع ہوئی اُسی طرح اُنکی اخلاقی روش میں بھی ایسی تبدیل ہوئی ہم بیان گذشتہ میں لحاظ کر چکے کہ اپنے پیشہ کے چھوڑنے کے کچھ عرصہ بعد بلکہ اُس تمام وقت میں کہ اُنکا خداوند دنیا میں رہا شاگرد عزت و اختیار کو زیادہ طلب کرتے تھے اُنمیں بعضے خود پسند اور بعضے بدگمان اور بعضے لالچی ہوکے دنیوی ترقی پانیکے مشتاق تھے اور وہ صدر جگہہ مانگتے تھے بزرگوں میں شمار کیا جانا بڑی بات جانتے تھے اور دنیوی حکومت کا انتظار کرتے تھے اور حالت محتاجی میں رہنا اُن کو ناپسند تھا اور دنیوی سرافرازی کے انتظار سے وہ مغرور ہوئے اور آپس میں اپنی اپنی فوقیت کی گفتگو کرتے تھے اور آیندہ کی حشمت و بزرگی کو تاکتے تھے اور اِس سے اُن میں سبقت کی خواہش پیدا ہوئی اور کبھی کبھی اُنمیں تکرار بھی ہوتی تھی اپنے خاوند کے مُنہہ سے آسمانی تعلیم و نصیحت سُنی اور اُسکی سنتے ہی اپنی اپنی فضلیت کے تکرار میں پڑے مثلاً ایک دفعہ یعقوب اور یوحنّا دونو بھائیوں نے مسیح سے درخواست کی کہ ہمکو بخش کہ تیرے جلال میں ہم میں سے ایک تیرے دہنے ہاتھ اور دوسرا تیرے

بائیں ہاتھ بیٹھے۔ اور باقی رسول اِسباتکو سنتے ہی اور شاید یہہ سمجھکر کہ وہ کیوں اپنے لئے یہہ درخواست کرتے ہیں یہہ ہمارا بھی حق ہی اُن سے خفا ہونے لگے ✤

آپکو نمونہ بتانے اور ترغیب دینے اور تعلیم بخشنے سے اُنکے بزرگ اُستاد نے اُنکے تکراروں کو بند کرنے اور بُری خو و خصلت کو اُکھاڑنیکی کوشش کی جو اُنکے تکراروں کی جڑ تھی لیکن اُسکی کوشش بیفایدہ ہوئی وہ اُن سے حجّت کرتا تھا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ جب اُنہوں نے اُس سے دریافت کیا کہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا کون ہی تو اُسنے اُنکے درمیان ایک چھوٹا لڑکا کھڑا کر کے اُنسے کہا کہ اگر تم لوگ توبہ نکرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے پس جو کوئی آپ کو اِس بچّے کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان میں سب سے بڑا ہی۔ لیکن اُسکا یہہ کہنا بھی بیفایدہ ہوا اور پھر اُسنے اُن سے کہا مگر کیا فایدہ کہ تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے حاکم اُنپر حکومت جتاتے ہیں اور اختیار والے اُن پر اپنا اختیار دکھلاتے ہیں پر تم لوگوں میں ایسا نہو گا بلکہ جو تم میں بڑا ہوا چاہے تمہارا خادم ہو اور جو تم میں سردار بنا چاہے تمہارا بندہ ہو چنانچہ ابن آدم بھی اِسی لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے۔ ہاں آسمانی دانائی کی یہہ تعلیم جسے مسیح نے خود اپنے نمونہ سے اُنکے دلونپر نقش کیا باطل ٹھہری۔ اُن پر لحاظ کرو جب اُس راتکو اکٹھے ہوئے جو اُسکے مرنے سے ایکروز پیشتر تھی وہ لوگ عشائے ربانی کی میز کے پاس سے اُٹھکے نکلتے ہیں یعنے اُس عشائے ربانی سے جسکی شراکت میں اُسوقت سے آجتک بہتیروں کو سر نو اور دوبارہ دوستی

حاصل ہوئی اور بہتیرے کینے مٹا دیئے گئے اور بہتیری دنیوی سرافرازیاں ترک
کی گئیں اور بہتیری بُری خصلتیں ماری گئیں اُنہیں اُس عشا کے پاس سے اٹھکر
نکلتے دیکھو اُسی وقت جب مسیح کا صلیب پر کھینچا جانا دلی آنکھوں کو نظر آیا اور کیا
دیکھتے ہیں کہ وہ دنیوی اور اپنے مطلب پر سوچ کرتے تھے ہاں اُسی راتکو بغیر
فروتنی اور بغیر محبت کے نکلے کیونکہ ہم انجیل میں پڑھتے ہیں کہ اُن میں تکرار ہوئی
کہ ہم میں سے کون سب سے بڑا ٹھہریگا اللہ اللہ یہہ کیسے خادم دین ہیں کہ جنکو
سلامت و محبت وخود انکاری کی وہ سلطنت جو آنیوالی تھی سپرد کیجائے چونکہ
وہ اسقدر خودغرض اور تکراری تھے تو اُنکے اِس کام میں ہاتھہ ڈالنے سے بطالت
ور بیحرمتی کے سوا اور کیا پھل حاصل ہوگا اگر حلیمی کا وہ زندہ نمونہ جو اُنہوں نے
مسیح پر نگاہ کرکے دیکھا اور اُس کی اُس مرضی کو بھی جو اختیار سے بنائی گئی اور اُسکی
موت کا انتظار بھی اُنکی بوالہوسی ڈھانپنے اور اُنکا جھگڑا روکنے کیلئے بیفایدہ ٹھہری
توجب اُنکا خاوند اُن سے جدا ہو اُنکا حال کیسا ہو جائیگا ✣

وہ عقلمند تو تھے اور علاوہ اِسکے سختدلی ظاہر کرتے تھے مثلاً سامریہ کے ایک
گانوں کے لوگوں نے جب سُنا کہ مسیح اُنکے گانوں میں آتا ہی اُسے قبول نہ کیا لہذا شاگردوں
نے اُنکے ہلاک پر مستعد ہوکے مسیح سے جو ہمیشہ مہربانی اور حلیمی کرتا تھا یہہ پوچھا کہ
ای خداوند کیا تو چاہتا ہی کہ ہم دعا کریں کہ آسمان سے آگ برسے اور اِنہیں جلائے۔
یہہ مت سوچو کہ اُنکا جوش اسباعث سے ابلتا تھا کہ اُن لوگوں نے ابن اللہ کی بیعزتی
کی تھی نہیں وہ جیسا اُسکی رسالت کے مطلب ویسا ہی اُسکی ذات کے مرتبہ سے

ناواقف تھے اور جو سرگرمی اُنکے دلوں میں اُٹھی وہ اِس دنیا سے علاقہ رکھتی تھی اور اُن میں ایسی محبت نہ تھی جیسی آزاد کئے ہوئے گنہگاروں میں ہونی چاہئیے۔ چنانچہ مسیح نے اُن سے کہا کہ تم نہیں جانتے کہ تم میں کیسی روح ہی کیونکہ ابنِ آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ہی اکثر ایسی باتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنکا مزاج روحانی نہیں بلکہ جسمانی تھا مثلاً جب ایک عورت نے اپنی محبت ظاہر کرنیکو اُسکے سر پر عطر ڈھالا تو بھی شاگرد غصہ میں آکے اُسے ملامت کرنے لگے کہ یہہ فضول خرچی کیوں ہوئی اور اُسوقت اُنکے مرشد نے پھر اُنکو ملامت کی اور اُس پشیمان عورت کیطرف اشارہ کر کے کہا کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اِس انجیل کی منادی ہوگی یہہ بھی جو اُسنے کیا اُسکی یادگاری کیلئے کہا جائیگا*

کبھی شاگردوں کی ایسی رفتار و گفتار تھی کہ گویا یہہ سمجھتے تھے کہ صرف اُنہیں کا حق ہی کہ مسیح کے پاس پہنچیں اور اَوروں کے اُسکے پاس آنے سے ناخوش ہوئے بلکہ ہاں اگر مسیح مہربانی کر کے اُنکو نہ منع کرتا تو ایماندار ماباپ بھی اپنے لڑکے بالوں کو سکے پاس نہ لا سکتے پھر قوت معجزہ جو کچھ مدت کے لئے اُنکو دی گئی اُنہوں نے اُسے ایسا سمجھا کہ ہماری سرافرازی کا نشان ہی اور یہہ نہیں کہ خدا کی بخشش ہی اور اُسکی یہہ مرضی ہی کہ اِس قوت سے آدمیوں کی پریشانی کو رفع کریں اور لوگوں کے ایمان کو قایم کریں اور کلیسیا کو تعلیم و تربیت دیں چنانچہ جب اُنہوں نے ایک شخص کو دیوؤں کو نکالتے دیکھا ہرچند کہ مسیح کے نام سے اُنہیں نکالتا تھا تو ایسا کام اپنا حق سمجھکے اُسے منع کیا اور جب مسیح گتسمنی کے باغ میں مصیبت اُٹھاکے جان کندنی

میں پڑا تو اُسکے شاگرد اُسکے رنج سے متاثر نہ ہوئے بلکہ برعکس اِسکے سو گئے مسیح نے زمین سے اُٹھکر جسپر اُسکا خون سا پسینہ پڑا تھا اُنکو جگایا اور کہا میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے تم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو تب اُسنے دعا مانگی کہ ای میرے باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھسے گذر جائے ایک فرشتہ اُسکے پاس آکے اُسے قوت دیتا تھا لیکن اُسکے شاگرد سوتے رہے ✣

جب لوگ اُسے پکڑنے آئے ہنوز وہ پاک نیت و اطمینان سے اُنسے ملنے کو گیا لیکن اُسکے شاگرد اُنپر حملہ آور ہوئے مگر تو بھی اُنکی دلیری تھوڑی دیر کی تھی جیسی خداوند کے شاگردوں کو ایمان اور ثابت قدمی رکھنا چاہئے ویسا نہ رکھکے وہ بھاگ گئے اور تاریکی میں چھپے پطرس بھی اگرچہ پہلے بڑی بہادری ظاہر کرتا تھا تاہم گرفتاری کے خوف سے سچا جواب دینے سے ڈرتا تھا اور قسم کھاکر مسیح کی شاگردی سے منکر ہوا حقیقت تو یوں ہے کہ اُن تین برسوں میں کہ مسیح کے ساتھ رہتے تھے شاگردوں نے اکثر بیوقوفی اور اندھاپن اور غلطی اور بے ایمانی ظاہر کی اُن میں کوئی خاص و لایق صفت دکھائی نہ دیں اور نہ اُنکی کچھ ایسی روش تھی جس سے یہہ ظاہر ہو کہ وہ دینداروں میں اول اور دنیا کی ہدایت کرنیوالے ہونگے ✣

لیکن دیکھو کیسی تبدیل اُنمیں واقع ہوئی روح پاک کے نازل ہونیکے بعد یہہ جاہل اور کم اعتقاد چھوٹے ایمان و شعور سے معمور ہوئے اُنکی عقل کا روشن ہونا اور اُنکے دلوں کا تبدیل ہونا ایک ساتھ ہوا بلکہ حق تو یہہ ہے کہ پہلا دوسرے سے نکلا جو روشنی اُنکے دلوں میں چمکنے لگی وہ عقلی روشنی سے زیادہ تھی جو شاہ سہرائیل کہلایا

اُنہوں نے اُسے نہ صرف شاہ صداقت جانا بلکہ اُسکے مطیع ہوکے اُسکی حکومت سے خوش
تھے اور اُسکی تعظیم و تکریم کرتے تھے جب اُسکی رحمت کی تدبیر اُنکو معلوم ہوئی تو اُسکی
عظمت کی رونق اُنکو دکھائی دی اور وہ اُسکے جلال سے متاثر ہوکے دنیوی سلطنت
کے خیال کا بلبلہ ٹوٹ گیا تھا اور دنیوی عزت و حرمت کی فکر نہ تھی اور اُن میں دنیوی
سبقت حاصل کرنیکی تکرار نہ رہی خدا کے سوا کوئی دوسرا بادشاہ قبول نہ کیا گیا اور
جو تاج وہ طلب کرتے تھے وہ شہادت اور ابدی حیات کا تھا۔ مغروری اُکھاڑی گئی
ہر ایک جسمانی حوصلہ اور ہوس ماری گئی دنیوی غرضوں نے پھر جگہہ نہ پائی پاک اطمینان
حاصل ہوا اور نئی طبیعت کی خاصیتیں اور فضیلتیں نظر آئیں بے انصافیاں معاف کیں
اور بھول گئے دشمنوں کے ساتھ مہربانی کی گئی اور اُنکے لئے دعا مانگی گئی صلیب جو
شرم کے باعث تھی سو جلال کے باعث ہوئی اور غریبی آفت نہیں بلکہ برکت ہوئی وہ
برابر اپنا انکار کرتے تھے اور بے کڑکڑائے مار کھانے اور قید ہونیکی برداشت کرتے تھے ہاں وہ
خود بین آدمی جنکے سب سوچ اور خیال یہہ تھے کہ ہم کیونکر دنیوی ترقی پائیں روح القدس
کے نازل ہونیکے بعد سب انسانی مخدومی کا انکار کرکے اُسے قبول کرنا بڑا گناہ سمجھتے تھے۔
مثلاً جب شہر لسطرہ کے لوگ اُنکی قوت معجزہ کو دیکھکر کہ بے دوا لوگوں کو شفا بخشتے
میں اُنکو قربانی چڑھانی چاہتے تھے تو اپنے کپڑے پھاڑ کے اور لوگوں کے بیچ میں دوڑکے
اُنہوں نے کہا کہ ای مردو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی انسان ہیں اور تمہاری طرح
حواس رکھتے اور تم کو انجیل سناتے ہیں تا کہ ان باتوں سے کنارہ کرکے زندہ خدا کی
طرف پھرو جسنے آسمان و زمین اور سمندر اور جو کچھ اُنمیں ہی پیدا کیا۔ وہ خود بین آدمی

پہلے ایسے جوش خروش میں آئے کہ ایک قصور کے سبب سے سامری بستی کے سب باشندوں کو خاک سیاہ کیا چاہتے تھے اب حلیمی اور فروتنی سے ہر طرح کی اہانت و بے ادبی کی برداشت کرتے ہیں اور جب بے ادبی کے سوا نقصان بھی پاتے ہیں تو اپنے دشمنوں کے لئے معافی مانگتے ہیں وہ خودبین آدمی جو پہلے جسمانی مزاج اور خودغرض تھے اب دنیا سے تھوڑا علاقہ رکھکے اور آسمان اور خدا کی باتوں پر دل لگا کے اپنی زندگی اسطرح بسر کرتے ہیں کہ نہ صرف غیر الزام ہیں بلکہ پاکیزگی کا پھل لایا کرتے ہیں ✣

اُنہیں دیکھو جب خلوت میں ہیں یا خدمت کرتے ہیں اُنکے دلونکے مطلب دریافت کرو اور اُنکی رفتار و گفتار کا امتحان لو اور بتاؤ تو سہی کہ اُنکی طبیعت میں کیونکر ایسی تبدیل ہوئی ہاں ان جاہل نفسانی غرضمند مچھوؤں پر لحاظ کر کے کہو کہ اُنکی نئی طبیعت پر کیسی مُہر ہوتی ہی یہہ صورت اور سکہ کس کا ہی پنتکوست کے دن کے احوال کیطرف متوجہ ہو کہ اِس سوال کا جواب ملیگا انجیل میں لکھا ہی کہ جب پنتکوست کا دن آیا وہ سب ایکدل ہو کے اکٹھے ہوئے اور ایکبارگی آسمان سے آواز آئی جیسی بڑی آندھی چلی تب وہ سب روح قدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسی روح نے اُن کو ولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے۔ یہہ اُسدن کی کیفیت تھی اور جو بڑی تبدیل شاگردوں میں ہوئی وہ اِس کیفیت کی تصدیق کرتی ہی اِسکے سوا اور بھی وجہ ثبوت ہیں۔ چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اُسوقت سے شاگرد کام کرنے اور مصیبت اُٹھانے میں بہادر ہونے لگے ✣

کچھ ضرور نہیں کہ پھر بیان کیا جائے کہ وہ پہلے ایسے نہیں تھے بلکہ مسیح کی

مصلوبی تک ایسے نہیں تھے ہرچند وہ اُن دنوں میں مسیح کے پاس رہتے تھے اور
اُس لاثانی حشمت کو دیکھتے تھے جو ابن اللہ کی حالت انکسار میں بھی ظاہر تھی تاہم
اُنمیں دلیری اور بہادری کا کوئی نشان نہیں تھا بلکہ برعکس اسکے وہ بے ہمت
وسواسی اور بے استقلال تھے اور جب تک خداوند کی روح اُنپر نازل نہ ہوئی اُنکی
ایسی ہی روش تھی لیکن بعد اُسکے وہ بڑی بہادری سے بات کہتے اور کام کرتے اور مصیبت
اُٹھاتے رہے۔ اب خود غرضی اُنکے کام کی جڑ نہ تھی کچھ اپنے واسطے فکر نہ کرتے تھے صرف
مسیح کیواسطے اپنی اوقات بسر کرتے تھے اور اپنی زندگی کو بھی صرف اِس سبب
سے قیمتی جانتے تھے کہ وہ اُسکی خدمت میں صرف کیجائے پیشتر کے مطابق وہ اِس
بات کی فکر نہ کرتے تھے کہ ہمکو کیا اجر ملیگا کیونکہ اب اُنکی غرضیں بدل گئیں اور اُنکے خیال
اور طرح کے ہو گئے یسوع مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہی وہ اُسکے جی اُٹھنے کے گواہ ہیں
اور جانتے ہیں کہ ہم خدا اور عالم کے سامھنے اِس امر کی شہرت دینے کے ذمہ دار ہیں وہ
اِسبات کو مانکے کہ ہم نے آسمان کیطرف سے سند پائی آپکو خدا کا ایلچی جانتے ہیں جو باتیں
اوروں کو دنیا کیطرف کھینچتی ہیں وہ اُنکو نہیں کھینچتی ہیں اور جو چیزیں اورونکو
ڈراتی ہیں وہ اُنکو نہیں ڈراتیں وہ یہودیوں کے عبادتخانوں میں داخل ہوتے اور
مسند عدالت کے سامھنے آتے ہیں اور جسکو پلاطوس نے تقصیروار ٹھہرایا اور یہودیوں
نے صلیب دی اُسکی منادی کرتے ہیں کہ یہہ وہی مسیح موعود ہی اور اُسکا مردوں میں سے
جی اُٹھنا اُسکو ثابت کرتا ہی +

اُنکی آواز یروشلم کو دہشت سے معمور کرتی ہی اور سلطنت روم اُسے سنکے

کانپتی ہی۔ دنیا کی حکومتیں اُنکو خاموش کرنیکی کوشش کرتی ہیں باطل مذہب تر شروی
کرتی ہیں اختیار والے دھمکاتے ہیں زنجیریں اور قیدیں طیار ہوتی ہیں لیکن کوئی
بات اُنکو نہیں روکتی اپنی باتونکی نسبت وہ حلیم اور ملنسار اور خوش اخلاق تو ہیں
لیکن انجیل مسیح کی منادی کرنا اپنا فرض جانکر اِس کام میں قایم اور ثابت قدم
رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے واسطے کچھ نہیں مانگا مگر آپکو خدا کا ایلچی جانکر وہ مختارانہ
تعلیم دیتے رہے اُنہوں نے مسیح کے سوا کوئی دوسرا خاوند نہ جانا اور اُسکی ناخوشی
کے سوا اور کسی کا خوف نہ کیا۔ آفتاب کو آسمان میں اُسکی جگہہ سے پھیرو تو پھیرو لیکن
کوئی شخص اُنکو اُنکے مطلب و منشا سے پھیر نہیں سکتا۔ بدکارونکا طوفان بڑھتا جاتا ہی
لیکن وہ بے ڈر ہوکے مسیح اور اُسکے مصلوب ہونیکی منادی کرتے رہتے ہیں ہاں طوفان
اُنہیں پر آتا ہی۔ لیکن وہ مسیح کی منادی کرنے سے باز نہیں آتے حقیقت تو یوں ہی کہ
اگر زمین کو انقلاب ہوتا اور پہاڑ اپنی جگہہ سے ملکے سمندر کے اندر جا پڑتے تاہم وہ لوگ
خوف نہ کرتے کیونکہ خداوند جو جی اُٹھا تھا اُنکی جائے پناہ تھا اور اُنکی حفاظت کرتا تھا*

اور جیسا منادی کرنے میں ویسا ہی کام کرنے میں بھی وہ ہمت والے ہوئے۔
اُنکا پہلا خیال یہہ تھا کہ مسیح کے طفیل سے ایک سلطنت قایم ہوگی جسکا دار السلطنت
یروسلم ہوگا اور بس اب یہہ خیال نہ رہا اور اُسکے سوا وہ خدا کی ابدی سلطنت کا یقین
رکھنے لگے۔ دنیا معہ کل فرقوں کے اُس سلطنت کا ایک صوبہ ہی ہاں برگشتہ صوبہ ہی اُس کے
بیچ میں ایک تخت رکھا رہتا ہی اور وہ یہوواہ کا نہیں بلکہ شیطان کا ہی اور کروڑوں اُس
سردار کی خدمت کرتے ہیں اِس برگشتہ دنیا کو خدا کی طرف متوجہ کرنا رسولوں کی

غرض ہے وہ نہ صرف یہہ کرنے چاہتے ہیں بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ کرنے کے قابل ہیں۔ ہاں یہہ بارہ آدمی بغیر دوستونکے بغیر علم کے بغیر اختیار کے اور یہہ جانکر کہ دیو اور بڑے آدمی ہمارے مخالف ہیں یقین کرتے ہیں اُنکے دلوں میں مطلق شک وشبہ نہیں ایمان کے سوا کوئی بکتر اور دلیری کے سوائے کوئی تدبیر اور صلیب کے سوا کوئی ہتھیار نہ لیکے وہ اُس روحانی لڑائی میں مستعد ہیں دھوکھے اور بیہودگی اور وسواس کی وسیع سرحدیں اُنکے سامھنے نظر آتی ہیں یہودی اور رومی اور یونانی اور بربری بلکہ بیشمار قوموں میں اُنکو انجیل کی منادی کرنا چاہیئے۔ اُنکی سمجھ میں یہہ سب قومیں عیسی المسیح کی ہیں وہ اُن پر ایسا لحاظ کرتے ہیں کہ گویا اُسی کی ہو گئیں یہہ دعویٰ کر کے کہ دنیا کی کل قومیں مسیح کی ہیں وہ اُنکو اُسکی فرمانبرداری میں لانے پر ذرا بھی شک نہیں لاتے۔ اُنکی غرض اور اُس غرض کو انجام تک پہنچانا دونوں اسقدر عمدہ اور افضل ہیں کہ اُنسے زیادہ عمدہ اور افضل کام کسی اِنسان نے نہیں کیا کرنیوالے تو نہایت کمزور تھے مگر اُنکا کام اسقدر بڑا تھا کہ اُسکا حساب نہیں ہوسکتا *

اور جیسا کام کرنے میں ویسا ہی مصیبت اُٹھانے میں بھی وہ لاثانی تھے جو مخالفت اُنکی منادی کرنے سے کی گئی وہ صرف دھمکانے پر ختم نہ تھی بلکہ برعکس اسکے جب دنیا کے اختیار والے اِس سے واقف ہوئے کہ اُنکو ڈرا کے خاموش نہیں کرسکتے تو اُنکے ہلاک کرنے پر مستعد ہوئے چنانچہ اُنہیں بہت تکلیف اور ایذا دی گئی اور موت اختیار کر کے اُنکے سر کاٹے گئے اور اُنکی ہڈیاں چورچور کی گئیں لیکن باوجود

اِس سبب کے عیسائی مذہب کے روح زندہ رہے اور شاگردوں میں جتنے باقی رہے اُنہوں نے شہیدوں کی دلیری اور جرات کو دیکھکر زیادہ ہمت باندھی اور اُنکے بعد اور شاگرد بھی اُٹھے جو اُنکی سی بہادری دکھاتے رہے کیا افلاطون یا سقراط کے ایسے شاگرد تھے اُنکی طبیعت کی ایسی فضیلت اور عمدگی جو فرشتوں کی سی تھی کہاں سے حاصل ہوئی فی الحقیقت ہر کوئی اقرار کریگا کہ ایسے لوگ خدا ہی کیطرف سے ہوئے اور مصیبتوں میں اُسیکی طرف سے سنبھالے گئے ÷

پانچواں باب۔ قوت معجزہ اور عیسائی مذہب کے رواج پانے سے مسیح کے جی اُٹھنے کا ثبوت

اور اُسے مردوںمیں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی۔ اعمال ۱۷ باب ۳۱ +

ہم ایک ایسے امر کا بیان کر چکے جو مسیح کے جی اُٹھنے کو تحقیق اور تصدیق کرتا ہے اور امر مذکور روح القدس کا نازل ہونا ہے۔ اب ایک اور امر پیش کرتے ہیں جو اُسکے برابر اور قطعی دلیل ہے اور وہ قوت معجزہ ہے۔ یہہ قوت شاگردوں کو کہاں سے ملی تم جانتے ہو کہ اُسکے حق میں اُنکا کیا بیان ہے۔ اپنے خداوند کے جی اُٹھنے کی منادی کر کے اُنہوں نے اُسکے ثبوت میں ایک سند ظاہر کی جو اُس سے ملی اور اُس سند میں یہہ اختیار بخشا گیا تھا کہ بیماروں کو شفا بخشو کوڑھیونکو پاک صاف کرو مردوں کو جلاؤ دیوؤں کو نکالو۔ یہہ سند پا کے وہ معجزہ کرنے لگے۔ اکثر بیمار اُنکے پاس آئے اور ایسوں کی صحبت پانے سے ثابت ہوا کہ شاگردوں کا یہہ دعوی کہ ہمکو قوت معجزہ ہی حق ہے۔ چنانچہ جو بیمار آئے وہ تندرست ہوئے بہرے سُننے اندھے دیکھنے گونگے بولنے اور لنگڑے چلنے لگے کوڑھی پاک صاف ہوئے دیوزدوں کو ہوش آیا اور مردے زندہ ہوئے۔ اِسی طرح مصیبت زدہ لوگ اُنکے پاس آئے اور اُنہوں نے اُنکی بیماریاں اور آفتیں دور دفع کیں یکایک اُنکی شہرت اُن کل اطراف میں ہو گئی اور ناتوانوں کی بڑی بڑی جماعتیں اُنکے پاس آکے چنگی ہوئیں۔ ایسی

باتوں کی نسبت ہم کیا کہیں۔ کیا حقیقت میں وہ واقع ہوئیں پاک نوشتوں میں
یوں ہی مرقوم ہی۔ اور جتنے لوگ دین عیسیٰ کے مرید اور جتنے معترف اور جتنے شہید
ہوئے وہ سب کے سب ان باتوں کی گواہی دیتے ہیں بلکہ کل کلیسیا اُنکی نسبت
یہی اعتقاد رکھتی ہی۔ رسولوں کے زمانہ میں لکھو کھہا آدمی اِس مذہب کے شریک
ہوئے اور اگرچہ وہ الگ الگ اقلیم رہتے اور متفرق زبانوں میں بولتے تھے تاہم
گویا ایک زبان ہو کے قول واقرار کرتے ہیں کہ جو معجزے مسیح اور اُسکے شاگردوں
نے دکھلائے وہ ہمارے ایمان اور سر نو پیدا ہونے کے وسیلوں میں تھے +

ایکبات ہی جسکے حق میں قدیم زمانوں میں مسیح کے دوست اور اُسکے دشمن
بھی متفق الرائے تھے اور وہ یہہ ہی کہ مسیح اور اُسکے شاگردوں نے معجزے
دکھلائے یہودی لوگ جن سے مسیح اور اُسکے پیرو متنفر تھے اور رومی لوگ
جنہوں نے شاگردوں کو ستایا اسکے مقر تھے سیلوسوس اور پار فہری اور
ہی ایروکلیس جنہوں نے عیسائی دین کے خلاف لکھا اسکے مخالف نہیں تھے۔
جو لیین جو دین مذکور کو قبول کر کے بعد ازاں اُسکا منکر ہوا معجزہ کا مقر رہا حقیقت
تو یوں ہی کہ اِس امر کے حق میں یہودی اور عیسائی اور بت پرست اور حکما اور
مورّخ بلکہ سب کے سب متفق گواہی دیتے ہیں اور ایک بھی مخالف نہیں دکھائی
دیتا ہاں اسقدر مطابقت پائی جاتی ہی کہ کہیں تذکرہ نہیں ہی کہ قدیم مصنفوں
کے لکھنے میں اسبات کی مخالفت ہی بلکہ بر عکس اِسکے جو معجزے اعمال کی کتاب میں
ہیں وہ خود معترضوں کے لکھنے سے ثابت ہوتے ہیں ان باتوں پر غور کرنے سے

معلوم ہوتا ہی کہ معجزوں کی ایسی قوی گواہیاں ہیں کہ اُنکے خلاف کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا÷ اُس زمانہ کے کسی امر کا اِس سے زیادہ ثبوت نہیں ہی۔ پولوس اور پطرس کے بیماروں کی شفا دینی اور اندھوں اور بہروں کو دیکھنے اور سننے کی طاقت بخشنے کی بہ نسبت زیادہ ثبوت نہیں ہی کہ قیصر دریاے روبکان کے پار ہوا اور پامپی جنگ فارسیلیہ میں مغلوب ہوا÷ اگر کوئی شخص چاہے تو بیشک یہہ کہہ سکتا ہی کہ جو بات میرے تجربہ سے باہر ہی وہ کسی دلیل سے ثابت نہیں ہو سکتی لیکن چاہئے کہ صاحب تمیز انصاف کرے کہ ایسا کہنا معقول ہی کہ نہیں ÷

شاگردوں کو قوت معجزہ کہاں سے حاصل ہوئی وہ گلیلی مچھوے کس شخص کی طرف سے اور کس سبب سے کل لوگوں پر اسطرح سرفراز ہوئے۔ اِسکا اُس زمانہ کے غیر معتقدوں میں سے بعضوں نے کچھ جواب دیا اور بعضوں نے کچھ یعنے یہودیوں نے اور یونانیوں نے اَور اَور یونانیوں اور رومیوں نے۔ اور اگرچہ حقیقتاً اُن کے جوابوں میں تھوڑا فرق ہوا پہلوں نے شاگردوں کے عجیب کاموں کو دیکھکر یہہ کہا کہ خود مسیح اور اُسکے شاگرد بھی دیووں کے شریک ہیں اور بعلزبول سے جو دیووں کا سردار ہی کمک پاتے ہیں دوسروں نے جب یہہ دیکھا کہ شاگرد ایسے کام کرتے ہیں کہ کوئی اِنسان اگر عالم الغیب سے مدد حاصل نہ کرے تو کر نہیں سکتا کہنے لگے کہ یہہ لوگ سادہ اور ناخواندہ تو معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً وہ اَور طرح کے آدمی ہیں بلکہ مکار اور ہوشیار جادوگر ہیں جو طلسم اور افسون سے واقف ہوکے مردوں کے روح کو حاضر کرتے ہیں اور عالم الغیب کی طرف سے مدد پاتے ہیں اور وہ یہہ بھی کہتے تھے کہ

مسیح نے جب ملک مصر میں نہایت جادو سیکھکر اُسے اپنے شاگردوں کو سکھلایا کہ وہ اُس جادو کے وسیلہ سے عیسائی دین کو رواج دیں +

بیان مذکورہ بالا پارفہری کا ہی اور سیلسوس اور جولیین بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں - رسولوں کے معجزوں کی حقیقت کو جھٹلانیکی لیاقت اپنے میں نہ رکھکے اور اُنکا بیان ضروری سمجھکے وہ متفق الرای ہوکر یہہ کہتے تھے کہ ایسے معجزے جادو سے کئے گئے رسول جادوگر تھے اور خود عیسیٰ مسیح بھی جادوگر تھا +

سچ تو یہہ ہی کہ قوت معجزہ الٰہی قدرت و اختیار سے نکلتی ہی بیماروں کو شفا دینا اور کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا اور مردوں کو جلانا یہہ دیوؤنکا کام نہیں ہی اور فرض کیا کہ دیو خلقت کے اوپر اختیار رکھتے ہیں تو کہو تو سہی کیا وہ نیکوکاری اور فیاضی کے کاموں میں اپنی قدرت کو صرف کرتے +

صاحبو ہمکو چاہیئے کہ قدیم کافروں کی دیوانگی کے ایسے واہیات خیالونکو چھوڑیں وہ عالم تاریکی سے نکلتے ہیں اور مدت تک مؤثر نہیں ہوئے ہیں اور اُنکا ذکر صرف اِس سبب سے کیا جاتا ہی کہ سبھوں پر واضح ہو کہ عیسائی دین کے قدیمی اور حال کے مخالف ایک ہی مزاج رکھتے ہیں جملہ اگرچہ اور طرحکا ہو مگر مطلب وہی ہی کچھ ضرور نہیں کہ ہم جادو کیطرف متوجہ کی اُس سے تلاش کریں کہ رسولوں کو یہہ قوت کہاں سے ملی کیونکہ اُنکی سند رسالت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کہاں سے حاصل ہوئی چنانچہ لکھا ہی کہ آخر مسیح اُن گیارھوں کو جب وہ کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا اور اُنکی بے ایمانی اور سختدلی پر ملامت کی کیونکہ وہ اُنکی باتوں پر جنہوں نے اُسکے جی اُٹھنے کے بعد اُسے

دیکھا تھا یقین نہ لائے تھے۔ اور اُسنے اُنکو کہا کہ تم تمام دنیا میں جا کے ہر ایک مخلوق کے سامھنے انجیل کی منادی کرو جو ایمان لاتا ہی اور بپتسما پاتا ہی نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم کیا جائیگا۔ اور وہ جو ایمان لائینگے اُنکے ساتھ یہہ علامتیں ہونگی کہ وہ میرے نام سے دیوؤں کو نکالینگے اور نئی زبانیں بولینگے اور سانپوں کو اُٹھا لینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پیئینگے اُنہیں کچھ نقصان نہ ہوگا اِس سند کے مطابق رسول منادی کرنے لگے اور اُنکے ساتھ علامات مذکورہ تھیں بلکہ اُنکے دشمنوں کی گواہی سے جانتے ہیں کہ ایسی نشانیاں اُنکے ساتھ تھیں +

ہم غور کر چکے کہ قوت معجزہ جو رسولوں کو حاصل ہوئی اور مسیح کے نام کے ساتھ اور اُسکے اختیار دینے سے کی گئی وہ دوسری بات ہی کہ اُسکے جی اُٹھنے کو ثابت کرتی ہی۔ تیسری بات یہہ ہی کہ اُسی اختیار سے اور اُنہیں آدمیوں کے وسیلہ سے عیسائی مذہب نے بہت رواج پایا +

رسولوں کی خدمت کی اُن تاثیروں کے سوا جو لوگوں کے بدنوں پر کی گئیں اُنکے روحوں پر بھی تاثیریں ہوئیں اور اُن پر غور و لحاظ کرینگے۔ یہہ بات یاد رہے کہ جب یہہ لوگ اپنی بستیوں سے بُلائے گئے کہ انجیل کی منادی کریں تو بالغ تھے لیکن باوجود اِسکے اُنکی خدمت کے زمانہ میں عیسائی دین ملک ہند سے لیکے ملک حبش تک اور اسقوطیا سے لیکے انگلستان تک مشہور ہو گیا۔ اُنہوں نے کس طرح اتنی دور تک سفر کیا اور کیونکر اتنا کام کیا۔ اِسکا جواب یہہ ہی کہ اُنہوں نے جو کیا مسیح کی طفیل سے کیا۔ اُنہوں نے یہہ منادی کی کہ مسیح مصلوب ہوا اور مردوں میں سے جی اُٹھا۔

اُنکا جھنڈا مسیح کی صلیب اور اُنکی دلیل مسیح کا جی اُٹھنا تھا۔ اُنکے سوا اُنکے دوسرے ہتھیار اور سلاح نہ تھے لیکن وہ آسمان کی طرفسے مدد پاتے رہے ورنہ وہ کس طرح اِسقدر فتحیاب ہوسکتے÷

اِس امر کی نسبت اُن لوگوں کو قدیم بڑے بڑے حکما سے مثلاً افلاطون وسقراط و زینو وغیرہ سے مقابلہ کرو۔ وہ فاضل اور فصیح تھے اُنہوں نے بھی سچائی کے معلم ہونیکا دعویٰ کیا اور دنیا کو روشن اور آراستہ کرنیکی کوشش کی اُنہوں نے عقلی عقاید کو جاری کیا لیکن ہرچند کہ اپنے شاگردوں کو ترغیب دی اور عمدہ اور افضل عبارت استعمال کی اور منطق کی سب سے تیز باریکیاں پیش کیں مگر اُس کل محنت ومشقت سے اُنکو کیا حاصل ہوا کسی سلطنت یا صوبہ یا شہر یا گانوں کے لوگوں نے بھی اُنکی تعلیم کو قبول نہیں کیا اور نہ اُنکے عقاید کے مطیع ہوئے ہاں بعضے صاحب علم جو فارغ البال تھے حکمائے مذکوران کے خیالوں اور قیاسوں کو پڑھا کرتے تھے لیکن عام لوگ اتنا نہیں جانتے تھے اور آج کل بھی اُن میں سے اکثر ایسے ہیں جو نہیں جانتے کہ سقراط یا افلاطون کبھی تھے کہ نہیں۔ اُن حکما اور مسیح کے شاگردوں کی حالت میں کیسا بڑا فرق ہے۔ رسولوں کا شمار اور نام اور دلیری اور روحانی فتوحات اور انجیلیں اور خط خطوط سبھوں پر واضح ہوتی ہیں بلکہ ہرچند اُنکی زندگی سے اٹھارہ سو برس سے زیادہ گذرے تو بھی ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اِس زمانہ کی سوچ اور خیال میں جتنا تعریف وبیان کے لایق ہے وہ رسولوں کے سوچ اور خیال سے صادر ہوا ہے÷

یقین ہی کہ گلیلی مچھوؤں کے عقیدے اور غرضیں اتینی حکما کے عقاید اور اغراض سے افضل و برتر تھیں جب مسیح کے یہہ شاگرد اپنے خداوند کی قبر سے روانہ ہوکے اُسکی انجیل کی منادی کرنے اور اُسکی قیامت کو ثابت کرنے لگے تو ہر کہیں اُنکی تعلیم و نصیحت تاثیر آمیز ٹھہری - ہر چند اُنھوں نے عجیب باتونکا ذکر کیا اور ایسی تعلیم دی جو عالم الغیب سے علاقہ رکھتی تھی اور آدمیوں کی ہوا و ہوس کو روکتی تھی تو بھی اُنکی منادی کی تاثیر زایل نہ ہوئی اور وہ اپنے کام میں ترقی پاتے رہے - جہاں کہیں اُنھوں نے منادی کی وہاں ہوا و ہوس قوت اِدراک سے بدل گئی اور قوّت اِدراک نے قبول کیا کہ اُنکی نصیحتیں قابل اعتبار ہیں نہ صرف گانوں اور قصبے بلکہ صوبے اور سلطنتیں بھی اُنکے روحانی ہتھیاروں سے شکست پاکے اُنکے خداوند کے قابو میں لائی گئیں اور اُنکی منادی سے لوگوں کے گمان بدلتے گئے اور اُنکے طور و طریق اَور طرح کے ہو گئے - اور اکثر جگہوں میں وسواس و غلطی کا نام و نشان نہ رہا اور غور کا مقام یہہ ہی کہ کسی ظاہری بات نے اُنکو پشتی نہ دی - وہ غریب و ناخواندہ و ذلیل تھے - نہ دولت نہ علم نہ کوئی دوسری چیز اُنکی مدد کرتی تھی اور اُن لوگونکے نزدیک جنکو وہ ستایا کرتے تھے اُنکی تعلیم میں کوئی ایسی بات نہ تھی جو پسندیدہ و مقبول خاطر تھی بر عکس اسکے اُنکی تعلیم یہودیونکے تعصب و غیر قوموں کی ترغیب کے خلاف تھی - اُسنے دونونکے ترک کرنیکا دعویٰ کیا اور دونوں کے خیالوں و اعمال پر حد بندی کی اُسنے بخیل کو کہا کہ سخاوت کر اور شرابی کو کہ پرہیز کر اور مغرور کو کہ فروتن ہو اور عیّاش کو کہ پاک صاف ہو اور بُت پرست کو کہ اپنی مورتوں کو ترک کر کے خدا کو سجدہ کر

اُس نے ہوا و ہوس سے ہرگز صلح نہ کی اور جب لوگ اپنے گناہ کا یہہ عذر کرتے تھے کہ ہم کمزور ہیں تو اُنکا عذر قبول نہ کیا۔ برعکس اِسکے اُسنے دعویٰ کیا کہ خود اِنکاری کرنا اور دنیا کو دل میں جگہہ نہ دینا اور جسم کو صلیب دینا اور مصیبت اُٹھانا اور مسیح اور راستبازی کی خاطر سے موت کی برداشت کرنا یہہ سب باتیں مناسب و ضرور ہیں۔ متعصب اور خود پسند یہودیوں اور بیدین و بدکار غیر قوموں کے سامھنے اِن باتوںکے سوا رسولوں نے مسیح کے شاگرد ہونیکی کوئی دوسری شرط نہیں پیش کی اور اُنکے سوا بھی کوئی دوسری شرط پیش کرنا کارآمد نہیں ہے۔

لیکن جائے لحاظ ہے کہ جب وہ ایسی شرط بتانے لگے تو فوراً بڑا اضطراب ہونے لگا بلکہ ایسا اضطراب ہوا کہ گویا مردوںکے مکانوں میں فرشتہ کی تُرہی کی آواز سُنی گئی اور ہزاروں نے اپنی بہت بڑی اور مُردوں کی سی نیند سے جاگ کر اشتہار سُنا اور مانا۔

جیسا پیشتر رسولوںکے معجزوں کی بزرگی نے یہودی کاہنوںکو ڈرایا ویسا ہی اب اُنکی فتحیابی کی رونق نے اُنہیں حیران و پریشان کیا کیونکہ پہلے یروسلم میں اور اِبراہیم کی نسل میں سے اکثر مرید کلیسیا میں شامل ہوئے ہاں ستانیوالے یروسلم میں اور اُنہیں لوگوں میں سے جنہوں نے یہہ پکارا کہ اُسے صلیب دے صلیب دے۔ بہتیرے لوگ بزرگوں کی روایتوں کو ترک کرکے عیسیٰ کے نام کے مقرّ ہوئے اور اپنا مال و اسباب بیچ کے ہر ایک کی ضرورت کے موافق سبکو بانٹ دیتے تھے۔ رسول جلد فلسطینہ کی سرحد سے گذر کے گرد نواح کے صوبوںمیں پہنچ گئے۔

یونان کے شہروں کے لوگ شاگرد بنے قیامت کی تعلیم اتھینی میں سنائی گئی اور
مسیح کا مصلوب ہونا روم میں جو اُسوقت دنیا کا دارالسلطنت تھا مشہور کیا گیا
جیسا پہلے موسیٰ کے مریدوں نے اُن کی تعلیم سُنی ویسا ہی اب مشتری
ہرمیز وغیرہ کے پرستارونکی سُننے لگے اور جیسا اُنمیں ویساہی اِنمیں بھی وہی عجیب
تبدیل آئی اور اپنی محبّت اور دل کی سدھائی کے ثبوت میں اکثروں نے اپنے مال کو
غریبوں کی پرورش کیلئے اور اپنے بدنوں کو ادائے شہادت میں جلانے کیلئے
دیا۔ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلا۔ اور تھوڑے عرصہ میں
یہہ نئی بات تمام دنیا میں مُوثر ہوئی۔ نہ صرف یہودی کاہن بلکہ بُت پرستونکے مرشد
بھی اُس سے متعجّب ہوئے اور اپنے معبودوں سے درخواست کرنے لگے کہ ہم کیا
کریں۔ رومی حکام ڈر گئے اور تمام سلطنت اِس نئے مذہب کو روکنے کی
کوشش کرنے لگی لیکن ساری کوششیں باطل ٹھہریں۔ ایسی لڑائی میں قیصر کی سب
تدبیریں اور اُسکی کل فوجیں ایک صوبہ بھی بچانیکے واسطے کافی نہوئیں ہاں البتہ
سچائی کے بہتیرے گواہ مارے گئے لیکن ایک نادیدہ وسیلہ سے اور لوگ اُنکی جگہہ
آئے بلکہ مسیحی مذہب کے مخالفوں میں سے آئے اور مریدوں کے قید ہونے اور
شہیدونکے جلائیجانیکے وسیلہ سے کلیسیا بڑھتی گئی اور زیادہ قایم ہوئی۔ اسیطرح فتح کی
فتح ہوئی اور چند عرصہ کے بعد ایک صوبہ بھی بُت پرستی کے قابو میں نرہا شاہزادے
اور عوام الناس اور ملکی مجلس اور فوج سب کے سب مغلوب ہوئے اور صلیب کا
نشان اُن فوجوں کے جھنڈے پر لگایا گیا جو اگلے دنوں میں صلیب کی مخالفت میں

لڑتی تھیں بلکہ ہاں یہی نشان شہر روم کی عدالت کی دیوارونمیں دکھائی دیتا
تھا اور وہ اُن شاہی ہتھیاروں پر کندہ کیا گیا جو سرکاری عمارت میں لٹکائے گئے
بُت پرستی کے کل سامان نیست ونابود ہوئے اور بُت پرست روم دنیا کے نقشہ
میں نظر نہ آیا۔ اور نہ صرف بُت پرست روم اِس مذہب سے مغلوب ہوا بلکہ مشرقی
اطراف کے بہتیرے دیوتوں کا نام ونشان نہ رہا اور نہ دجون نہ مالک جو مشہور دیوتے
تھے اپنی سلطنت کو قایم رکھہ سکے۔ اِن باتونسے کون اِنکار کر سکتا ہی اور فقط اِس
حال سے کہ خدا رسولوں کے ساتھہ تھا کون اِن باتونکا سبب بیان کر سکتا ہی یہہ
ناگہانی روحانی زندگی اور پختہ ایمان کہاں سے ہلا۔ کس تاثیر سے شرابی پرہیزگار
اور بخیل فیاض اور عیاش پاک دامن اور مغرور فروتن اور بُت پرست خدا پرست
بنے۔ کس مخفی اور تاثیر بخش کشش سے اِتنے بڑے بدکار یکبارگی اپنی ناپاکیوں
اور شہوتوں سے کھینچے گئے اور خود اِنکاری اور دینداری کے بندونمیں گرفتار
ہوکے خاطر جمع ہوئے۔ اِتنے لوگ جو عیسائی ناصری کے سخت مخالف تھے وہ
کس پوشیدہ وزورآور قدرت سے عیسیٰ کے پانوں کے پاس جسے اُنہوں نے ستایا تھا
پشیمانی اور اِلتجا کی حالت میں حاضر کئے گئے۔ اگر مسیح نہ جی اُٹھتا تو کیا ایسا حال
ہوتا کیا ایسی نشانیاں شاگردوں کے پاس نظر آتیں اور وہ اِس قدر فتحمند
ہوتے۔ اگر وہ قبر میں بند رہتا تو کیا شاگردوں کی آوازیں ایسی زندگی بخش تاثیر
ہوتی نتیجہ تو بے مزاحمت یہہ ہی کہ دنیا کی زندگی اُس قبر سے نکلی اور جو نجات دہندہ
جی اُٹھا اُس کے سوا کوئی دوسرا ایسے بڑے امر کو ایسے جلالی انجام تک نہیں

پہنچا سکتا۔ پہواہ سے یہہ ہوا اور وہ ہماری نظر میں عجیب ہی جو حالت اُس وقت واقع ہوئی جب مسیح قبر میں تھا اُس پر غور کر کے انصاف کرو کہ اگر وہ نہ جی اُٹھتا تو حالت کیسی ہوتی۔ وہ تین روز قبر میں رہا اور اُس وقت صیہون ماتمی ہوئی۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ کلیسیا کا ایمان اور تحمل کی طاقت اُس کے بانی کے ساتھہ گاڑی گئی اور اگر اُس کی قیامت نہ ہوتی تو اُنکی بھی نہ ہو سکتی۔ لیکن چونکہ اُسکی قیامت ہوئی لہذا ثابت ہوا کہ وہ بھی جی اُٹھے ہیں ✤

چھٹا باب۔ کلیسا کے حالات

ووا قعات سے مسیح کے جی اُٹھنے کا ثبوت

اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی اعمال ۱۷ باب ۳۱ ٭

مسیح نے کہا کہ وہ اپنی موت میں اپنی سلطنت کو جاری کرے چنانچہ لکھا ہی
کہ اُسنے کہا کہ میں جو ہوں اگر زمین سے اُوپر اُٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا۔
اُسکے مطابق اُسنے اپنی سلطنت کو قایم کیا۔ اسکا جی اُٹھنا اُسکی سلطنت کے شروع ہونیکا
گواہ تھا اور اُسی وقت سے وہ سلطنت بڑھنے لگی ہرچند کہ اُس پہلی جلالی فتح سے پیشتر وہ
تنگحال اور بے خان ومان تھا تاہم اُسی وقت سے اُسکا حال جلالی ہوا ہی اور اُسکی سلطنت
برابر بڑھتی گئی ہی۔ اٹھارہ سو برس سے زیادہ گذرے اور جو تاثیر اور زور کلیسیا کو اُس
روز دیا گیا کہ ابن آدم قیامت وزندگی ہو کے قبر سے نکلا وہ ابتک قایم ہی۔ جیسا اگلے
دنوں میں ویسا فی الحال بھی عیسائی کلیسیا بڑھتی جاتی ہی اور لوگ مسیح کے
مرید ہوتے جاتے ہیں اور وہ زبانیں جنمیں مسیح کی زندگی اور موت اور جی اُٹھنے کا
بیان ہی اُن زبانوں سے زیادہ ہیں جو رسولوں کے زمانہ میں رایج تھیں نہ صرف
یہودی یونانی عربی وغیرہ اور نہ صرف وہ قومیں جو استنبول سے انگلستان تک اور بحر
روم سے قطب شمالی تک اور لبراڈور سے مکسکو تک پائی جاتی ہیں اور نہ صرف اُن قوموں
نے اپنی اپنی زبانوں میں خدا کی بڑی باتیں سُنیں بلکہ رسولوں کی گواہی اور تعلیم

اور فرایض کے وہ عقیدے بھی جو اِس گوہی سے متعلق ہیں ایشیا کی اکثر زبانوں میں ترجمہ کیا گیا بلکہ ڈیڑھ سو زبانوں سے زیادہ میں ترجمہ کیا گیا +

اگرچہ اُسوقت کی بہ نسبت اب زبان سیکھنے کی صورت اَور طرح پر رہی لیکن توبھی جو اصلی قوّت پنتکوست کے دِن لوگوں کو دی گئی وہ فی الجملہ موجود ہی۔ وہ آگ کی سی زبانیں جو اُسوقت دکھائی دیں گویا ابھی تک روشنی پھیلاتی ہیں اور جو سرگرمی ایسے کام کو جاری کرکے اُسے جاری رکھتی ہی وہ سرگرمی ابتک خدا کی روح سے دیجاتی ہی بلکہ وہی روح بولنے کی طاقت بخشتی ہی۔ ہاں روح پاک کے طفیل سے یہہ ارادہ کیا گیا اور ہوتے ہوتے انجام کو پہنچتا ہی کہ بیبل کا روئے زمین کی سب زبانوں میں ترجمہ ہو اور وہ سب بنی ادم کو پہنچایا جائے۔ کسی دوسری کتاب کو ایسی عزّت بخشی نہیں گئی اور جائے لحاظ یہہ ہی کہ اگر اُس کتاب میں ایسا مضمون نہیں ہی جیسا وہ دعویٰ کرتی ہی تو کس وجہ سے اُسکے لکھنے کے ہزاروں برس بعد وہ اِس قدر عزّت و رونق پاتی ہی کس سبب سے یہہ چھاپی ہوئی کتاب مثل اُسکے راقموں کی آواز کے اِس قدر تاثیر بخش ہی۔ کیونکہ کلیسیا کے خزانہ میں ہزاروں لاکھوں روپیئے ڈالیجاتے ہیں۔ یہہ کتاب دنیا کی سرحدوں تک بھیجی جاتی اُسکے تقسیم کرنیکی جو روکیں تھیں وہ ہر کہیں کیوں دور کیجاتی ہیں دنیا کی کتابوں میں سے کس سبب سے یہہ کتاب سب قوموں میں زیادہ مشہور ہی اور گویا پہاڑوں کے ڈھانپے جانے اور وادیوں کے اُٹھائے جانے سے اُسکے واسطے سیدھی اور چوڑی راہ بنتی جاتی ہی +

عیسائی مذہب خواہ خدا کی طرف سے ہو یا نہ ہو لیکن حقیقت یہہ ہی کہ رفتہ رفتہ

سب لوگ اُسے قبول کرتے ہیں اور نہو تو نکے سوا اور بھی قوی دلیلیں ہیں کہ کل عالم اِس مذہب کے قابو میں آئیگا۔ اِسکو اِس سبب سے فتحیاب ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی ذات میں زندگی بخش طاقت رکھتا ہی بلکہ اُسکی طاقت بڑھتی جاتی ہی۔ کوئی چیز اُسے روک نہیں سکتی اور جو ہتھیار اُسکے برخلاف بنایا گیا وہ کچھ کام نہ آئیگا۔ مثل اور چیزوں کی جو انسان کی بنائی ہوئی ہیں جو مذہب بھی اُنکے ہیں وہ جاری ہوکے زایل ہوتے جاتے ہیں لیکن ہاں یہہ مذہب اگرچہ کبھی دب جائے مگر پھر بحال ہوتا ہی۔ اور مذہبوں کی ترقی متفرق باتوں پر منحصر ہی مگر یہہ کسی دنیوی واقعات پر موقوف نہوگی۔ صرف آسمان سے پشتی حاصل کرتا ہی۔ محمد صاحب نے اُن اطراف میں جہاں اُسکی تلوار نہ گئی مریدوں کو حاصل نہیں کیا۔ اُسکی قبر مدینہ میں ہی اور اکثر محمدی وہاں سے حج کرکے لوٹتے ہیں اور بس۔ وہاں سے وہ علاج نہیں لاتے جو دل کی بیماری کو دفع کرتا ہی اور اُنکے منہہ ایسی آگ سے چھو نہیں جاتے جسکے وسیلہ سے دوسرونکے دل جلنے لگیں۔ دین محمد کی کل تاثیر تلوار کے سبب سے تھی۔ اُس میں سر نو پیدا کرنیکی طاقت نہیں ہی۔ ہاں البتہ بہت لوگ قرآن پڑھتے ہیں لیکن اُسکی تاثیر کیا ہی کونسے لوگوں کو گناہ سے پھراکے اُسنے راہ راست پر چلایا ہی۔ حقیقت تو یوں ہی کہ وہ کسی روحانی آراستگی دینے کی نسبت مثل الف لیلہ کہانیوں کے بیکس و بے مجال ہی÷

پاک نوشتے ایسے نہیں ہیں کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا اور دو دھاری تلوار سے تیز تر ہی اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کرکے گذر جاتا ہی اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہی۔ ہم اُسکی تاثیر کرنیکا ایک ماجرا پیش کرتے

ہیں کہ اٹھارھویں صدی عیسوی کے آخر میں یورپ میں اکثر لوگوں نے جو دین عیسئی کے منکر تھے اُس دین کے نیست ونابود کرنے میں بڑی کوشش کی۔ فارلیش کے زمانہ سے پیشتر دین باطل ترقی پر تھا۔ بعد ازاں دہریونکا زمانہ آیا مدّت تک بے ایمانی کا زہر لوگونکے دلوں میں ڈھالا گیا اور جو تعلیم بیبل کے خلاف تھی وہ بڑی احتیاط اور چالاکی سے سکھلائی گئی۔ اِس کام میں علم وعقل اور تجربہ کاری چپکے چپکے صرف کی گئی اور صدی مذکورہ کے آخر تک عیسائی دین کے منکروں نے اپنا مطلب ظاہر کیا۔ یکبارگی مخالفوں کی بیشمار جماعتیں جو اپنی طاقت پر فخر کرتی تھیں دکھائی دیں اور اکثر لوگوں نے سوچا کہ وہ فتحیاب ہونگی۔ دنیا نے اُس تبدیل سے جو ہوتی جاتی تھی تعجب کیا اور عیسائی دین کے اکثر خیرخواہ حیران وپریشان ہونے لگے کیونکہ اُنکو معلوم ہوا کہ مسیح کی قبر کے مُنہہ پر پتھر پھر رکھا جائیگا اور ایمان کی جس بند نے اِتنی مدت تک قومونکو باندھا تھا کھل جائیگا۔ اسوقت مسیح کے صلیب کے دشمن فتح پانیکے منتظر ہوکے آپسمیں ایکدوسریکو مبارکبادی دینے لگے اور دیوانگی میں مخالف کہتے تھے کہ بیس برس کا عرصہ نہ گذریگا جب تک کہ ہر ایک عیسائی کلیسیا ترک نہ کیجائیگی اور خادمان دین عیسئی کا نام ونشان تک نہ رہیگا۔ البتہ اُسوقت سُست اعتقادونکو معلوم ہونے لگا کہ ایسا ہی ہوگا اور خدا کے مومنین بھی حیران ہوتے اگر اُنکو یہہ وعدہ بھول جاتا کہ خدا نے وعدہ کیا کہ جو ہتھیار تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آئیگا اور جو زبان عدالت میں تجھپر چلیگی تو اُسے مجرم کریگا۔ اُس وعدہ کے مطابق یہہ حال گذرا کہ وہ بیس برس جو شریروں نے مقرر کیا کہ اُسکے

گذرنے سے پیشتر مسیح کے نام اور کام کی تاثیر جاتی رہیگی گذر چکے۔ ہاں تب سے اسّی
برس گذر گئے اور ابھی تک ہم مسیح کی منادی کرتے ہیں اور تم مسیح کی منادی سُنتے
ہو اور چاروں طرف ہر کہیں لاکھوں لوگ مسیح کی خدمت و عبادت میں مشغول ہیں۔
اُسوقت جب انسان کی ہوا و ہوس جوش مارتی تھی تب حقیقتاً سمندر نے شور مچایا
اور نہروں نے جوش و خروش اُٹھایا مگر کوہ صیہون کو جنبش نہ ہوئی اُسکی ہیکل و مذبح
اور کہانت و عبادت موجود ہیں علاوہ اِسکے اُسوقت اگرچہ کلیسیا بہتیرے دشمنوں
سے گھیری ہوئی تھی تو بھی وہ بڑھتی گئی اور اب صبح کی مانند دکھائی دیتی ہی اور
مثل چاند کے حسین اور آفتاب کے جمیل اور جھنڈیدار فوج کی ہیبتناک ہی لیکن مخالفوں کی
جو فوج اُسپر حملہ آور ہوئی وہ کہاں ہی۔ وہ نادیدہ ہاتھ سے ماری گئی اور اُسکے بیان میں
زبور کا یہہ مضمون مستعمل ہو سکتا ہی کہ میں نے شریر کو ہیبتناک اور اُسے ہرے درخت
کی مانند اپنے کو پھیلاتے ہوئے دیکھا اور وہ گذر گیا اور دیکھ وہ تھا ہی نہیں اور میں نے
اُسے ڈھونڈھا اور وہ نہ ملا۔ حقیقت تو یوں ہی کہ اُسکو بد دعا کرنا جسکو خدا نے بد دعا نہیں
کی یہہ بات نہ صرف بلعام بلکہ اَوروں نے بھی غیر ممکن پائی۔ مثل قدیم دشمنونکی تلواروں
اور لکٹیوں کے جدید دشمنوں کی کل ظرافت و طعنہ زنی اور کج بحثی اور شکایت صرف
اِسقدر مؤثر ہوئی ہی کہ جس دین کو نیست کرنیکے لئے وہ اِستعمال کی گئیں اُنکے وسیلہ
سے وہی دین بڑھا اور قایم ہوا۔ حملہ مذکورہ میں کلیسیا برقرار رہی اور ابتک پایدار ہی۔
اُسکی بنیاد انبیا و رسول ہیں اور عیسیٰ مسیح جو زندگی و قیامت ہی وہ کونیکا سرا ہی جیسا
پولوس خدا کے لوگوں کے قتل کرنے پر مستعد ہوکے دمشق کی راہ میں اپنے ارادہ سے

پھیر اگیا ویساہی منکران مذہب کے پہلوان ہر ایک راہ میں اپنی غرض سے پھیرے گئے ✣

تمہیں معلوم ہی کہ عیسائی مذہب کے منکروں کی آئین اور بدکاروں کی بُری عادتیں کیسی کڑی ہیں بلکہ اسقدر سخت ہیں کہ تعجب نہیں کہ نبی یوں بیان کرتا ہی کہ کیا کوشی آدمی اپنے چمڑے کو یا تیندوا اپنے داغوں کو بدل سکتا ہی تب بھی تم نیکی کرسکوگے جنمیں بدی کرنیکی عادت ہورہی ہی باوجود اِسکے جنہوں نے بدی کی اُنہوں نے نیکی کرنیکو سیکھا ہی کسی نادیدہ تاثیر سے اُنکی نیت اور اخلاقی طریقے اور اُس میں ایسی عجیب تبدیل آئی ہی جیسی اُس اندھے کے حال میں ہوئی جسکی آنکھیں مسیح نے کھولیں یا اُس لنگڑے کی جو پطرس اور یوحنّا کے حکم کے مطابق اُٹھا اور چلا یہہ خیالی بات نہیں بلکہ کامل حقیقت ہی کسی تاثیر سے جو ہر کہیں خدا کی کلام کے ساتھ رہتی ہی کڑے خیالوں اور چڑیلے تعصبوں میں بڑی تبدیل ہوتی ہی بلکہ دل سرِنو پیدا ہوتا ہی اور ظاہری و باطنی تبدیل آجاتی ہی غور کا مقام ہی کہ کبھی اُن گھرانوں میں جہاں خاندانی عبادت نہیں ہوا کرتی اور اُن آبادیوں میں جہاں عبادتخانے نہیں ہوتے وہاں بھی خدا کا کلام مع روح القدس کے مؤثر ہوتا ہی ایسے مقاموں میں جب یہہ آسمانی تاثیر حاصل ہوئی ہی تب گنہگار نے روکی اور پشیمان ہوکے معافی مانگی اور یہہ تاثیر ایک دل سے دوسرے دل اور ایک خاندان سے دوسرے خاندان تک گئی ہی یہاں تک کہ سب آبادی میں بڑی تبدیل آئی ہی اور شرابی نے اپنے پیالہ کو ترک کیا اور بخیل دولت جمع

کرنے سے باز آیا اور چور نے چوری کی چیز واپس کی اور لچّے نے لچپناں چھوڑا طعنہ زن منکر دین اور خود پرست رسم ماننے والا اسکا جو سبب بیان کرے سو کرے تاہم یہہ ایسے معجزے ہیں کہ دیکھنے میں آئے ہیں ـ وہ روحانی معجزے ہیں جو الٰہی قدرت کی گواہی دیتے ہیں ـ انسان کی آراستگی اور اُسکی طبیعت کی فضیلت کیسی ہی اچھّی کیوں نہ ہو تو بھی وہ جب تک روح سے تربیت نہ پائے تب تک گناہ کیا کریگا اور اُسکی نسبت یہہ کہنا سچ ہوگا کہ خدا اُسکی خواہشوں اور خیالوں میں جگہہ نہیں رکھتا ـ دل کو سرِ نو پیدا کرنا یہہ روح القدس کی تربیت سے ہی اور کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتا ـ اور جب کوئی شخص عیسائی ہو جاتا ہی تو اِس سے کیا مراد ہی ـ مراد یہہ ہی کہ اُسکا دل حقیقتًا سرِ نو پیدا ہوتا ہی اور وہ روح پاک کی تاثیر سے نیا مخلوق ہوتا ہی جیسا پولوس جو ظالم تھا اور وہ عورت جو گنہگار تھی دونوں نئی مخلوق ہوئے ✣

اِس بات کی نسبت اَور لوگ جو سوچیں سو سوچیں لیکن مجھے یقین ہی کہ دل کا سرِ نو پیدا ہونا انجیل کی منادی سے متعلق ہی ـ جب انجیل کی منادی شروع ہوئی تب اُسکی گویا یہہ مُہر ہوئی کہ لوگ سرِ نو پیدا ہوئے اور آج تک اِسکا ایسا ہی حال ہی ـ یہہ وہی وسیلہ ہی جس سے خدا نے اپنے برگزیدوں کو دنیا کے لوگوں میں سے بلانے کو ٹھہرایا ہی ـ چنانچہ پاک کلام میں مرقوم ہی کہ خدا کی یہہ مرضی ہی کہ منادی کی بیوقوفی سے ایمان لانیوالوں کو بچائے ـ یہودیوں میں بعضے مخالف تھے جو مسیح سے نشان دیکھا چاہتے تھے اور اُسنے اُنکو سکھلایا کہ میری روح کے وسیلہ سے انسانکے دل کا سرِ نو پیدا

ہونا یہہ میرا بڑا نشان اور دلیل ہی۔ یہہ سُنکے وہ نشان دیکھنے کے طالب رہے اور مسیح وہی جواب دیتا رہا یعنے یوناہ نبی کے نشان پر اپنے دعوؤں کو موقوف کیا کہ نبی مذکور کی آواز سُنکے نینوہ جو بڑا شہر تھا تائب ہوا اور چاہئے کہ تم میری آواز سُنکے توبہ کرو۔ یوناہ کی منادی سے کیسی بڑی تاثیر ہوئی لوط نے تر ہی کے شہروں کو ترغیب دی نوح نے اُن لوگوں کو جو طوفان کے پیشتر جیتے تھے جتایا بلکہ بڑی محبّت سے اور بار بار اُنکو سمجھایا لیکن اگر پتھر کے ستونوں یا مردوں کو سُناتا تو اگر وہ سُنتے تو سُنتے لیکن یہہ بہرے رہے۔ یوناہ نبی کم اعتقاد تھا لیکن اِس بات میں کہ اُسکی منادی مؤثر تھی وہ مسیح کا ایما واشارہ تھا ہاں یہاں ایک ہی جو یوناہ سے بڑا ہی بلکہ اِس گواہی سے بڑا ٹھہرایا گیا کہ اُسکی منادی سے لوگ ہر کہیں سر نو پیدا ہوتے جاتے ہیں اور نہ صرف ایک شہر بلکہ سلطنتیں اور کل دنیا بھی اُسکی طرف رجوع ہوتی ہی۔ یوناہ نے انجیل کی منادی کی اور نینوہ تائب ہوا اِسی طرح مسیح اپنے مریدوں کے وسیلے سے منادی کرتا رہتا ہی اور تمام روئے زمین میں لوگ توبہ کرکے اُسپر ایمان لاتے ہیں ✣

یہہ مت کہو کہ انجیل کی ایسی کامیابی اِتفاقی ہی اور کلیسیا کی اِس بڑی اور مسلسل اور بڑھتی ہوئی ترقی میں خدا کے انتظام اور موجود ہونیکا ثبوت نہیں ہی۔ اِس بیان کے ثبوت کے واسطے چاہئے کہ ہم فعل فداکاری پر پھر لحاظ کریں ایک شخص جو عام وخاص کی سمجھہ میں جو یوسف نام غیر مشہور بڑھئی کا بیٹا ہی ملک یہودیہ میں ظاہر ہوکر اِس عجیب اور اِنسانی خیال کے نزدیک خلاف عقل بات کا اِشتہار کرنے لگتا ہی کہ میں اپنی موت کے وسیلہ سے اپنے جی اُٹھنے کی بنا پر ایک بڑی اور ابدی سلطنت برپا کرونگا۔ اُسکی رفتار

وگفتار اور معجزونکے آثار اِسقدر مؤثر ہیں کہ اُسکے جیتے جی بھی بہتیرے اُس کے پیروؤں میں شامل ہوتے ہیں۔ اُسکے شاگرد اُسکے سر پر تاج اور ہاتھ میں عصا رکھنے کو طیار ہیں۔ وہ حکومت کرنے سے منکر ہوکے ایک تدبیر ظاہر کرتا ہی جو انسانکی ہر ایک ہوا و ہوس اور بڑی خواہش و تعصب کے خلاف ہی وہ مغروروں کو فروتنی اور متکبروں کو خود انکاری اور خود پرستوں کو توبہ اور خود غرض اور شہوتی لوگوں کو پاک اور روحانی عشرتیں حاصل کرنیکی تعلیم دیتا ہی۔ وہ اپنی موت اور دفن ہونیکی اطلاع کرتا ہی اور بیان کرتا ہی کہ تیسرے روز جی اُٹھونگا اور اپنے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے اپنی ایسی سلطنت کو جاری کرونگا جو خاصیت میں نئی اور قوانین میں پاک اور کشادگی میں بیحد اور قیام میں ابدی ہوگی۔ اِس سلطنت کی حکمرانی کیواسطے وہ بارہ ناخواندہ آدمی جو عوام الناس میں سے چنے گئے اور انسان کے نزدیک اِس کام کے لایق نہیں ہیں عہدہ دار مقرر کرتا ہی اور یہہ تجویز کرتا ہی کہ وہ ایسی مہم میں مشغول ہوں اور ایسے کام کریں جیسے دنیا کے شروع سے کبھی کسی نے نہیں کئے جب یہہ ہو چکا تو یہہ شخص اپنی پیشینگوئی کے مطابق پکڑا جاتا اور قصور مند ٹھہرایا جاتا ہی۔ وہ مرتا ہی بیدینوں کے ہاتھوں سے مصلوب ہوتا اور قتل کیا جاتا ہی۔ اُس زمانہ کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ جس گھڑی وہ مصلوب ہوا آفتاب تاریک ہوگیا اور پہاڑ ہل گئے اور ہیکل کا پردہ پھٹ گیا۔ اُسکے دشمنوں نے اُسکی قدرت سے خایف ہوکے اُسکی لاش اپنے قبضہ میں رکھی اور اُسے قبر میں رکھکر قبر کے پتھر پر مہر کی اور پہرے والے مقرر کئے دو روز تک سب کچھ بدستور بنا رہا اور اُسکی لاش اور قبر اور لاشوں اور قبروں سے کچھ فرق نہ رکھتی تھی تیسرے روز غوغا اُٹھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اُترا اور

بھونچال ہوا خیر وسیلہ جو ہو سو ہو لیکن اتنا یقین ہی کہ پہرہ والے بھاگے اور پتھر قبر سے ڈھلکایا گیا اور مسیح باہر آیا یہہ بڑی عجیب بات تھی بلکہ آجتک اُسکی مانند کوئی دوسری واقع نہ ہوئی لیکن سمجھنا چاہئیے کہ اُس روز سب عجیب امور مسیح کی قبر کے پاس نہیں کئے گئے کیونکہ شاگرد بھی اپنے خداوند کی رہائی پانیکے وقت پھر نظر آئے اور جائے لحاظ یہہ ہی کہ وہ پہلے کے مطابق غیر مشہور اور جاہل اور کم اعتقاد آدمی نہیں تھے یکبارگی اُن میں بڑی تبدیل آگئی اور بعد اُسکے اُنکو سب لوگ عجیب آدمی اور حکمت والے اور متفرق زبانوں میں بولنے والے اور قوّت معجزہ رکھنیوالے جانتے تھے دنیا کے حکام اُنکے خلاف بندش باندھتے گئے لیکن وہ اُن بندشوں کی فکر نہ کرکے اپنے کام میں مشغول ہوئے اور فوراً اوس سلطنت کی تدبیر کرنے لگے جسکی بنیاد مسیح کا جی اُٹھنا تھا جب اُنکے عہدہ کی مدت مقررہ گذر گئی تو اُنکے جانشین مقرر ہوئے اور مثل اُنکی یہہ بھی اُنہیں کی روح حاصل کرکے اپنے کام میں مستعد رہتے ہیں صدی بعد صدی گذرتی ہی اور دین عیسیٰ بڑھتا جاتا ہی بلکہ ہر کہیں ترقی پاتا ہی چونکہ حال ایسا ہی تو کیا ممکن ہی کہ دین مذکور کا بانی اور مکمل قبر میں لیٹا رہا ہی۔ کیا ممکن ہی کہ جسکا جلال اُسکے جی اُٹھنے پر منحصر ہی وہ قبر میں گرفتار ہی اگر کوئی یہہ مانے کہ زمین سانپ کے سر پر رکھی ہی تو مانے لیکن کون اِسبات کو مان سکیگا کہ پطرس و یعقوب وغیرہ نے عیسائی مذہب کو جاری کیا اور اُسپر اُلوہیت کی رونق بخشی۔ اگر کوئی یہہ مانے کہ خلقت کی آئین خیالی ہیں اور آفتاب و کواکب جادو سے چلائے جاتے اور چمکتے ہیں لیکن کوئی یہہ نہ مانیگا کہ جو اخلاقی عقیدہ گذرے زمانوں سے جاری رہا ہی اور بیشمار روک ٹوک

کے اوپر غالب ہوا ہی اور جلالی نتیجوں کیطرف ایما کرتا ہی وہ محض جھوٹھا اور فریبی ہو کے اٹھارہ سو برس سے زیادہ گذرے کہ گلیل کے بعضے جاہل مچھوؤں سے اختراع کیا گیا ÷

اُس عقیدہ کی بہ نسبت ستارے جو آسمان میں دکھائی دیتے ہیں خدا کی کاریگری ہونیکا زیادہ ثبوت نہیں دیتے اور آسمان کی فضا زیادہ حکمت و جلال نہیں ظاہر کرتی۔ حقیقت تو یہہ ہی کہ اِن دونوں نظام پر ایکہی مہر چھاپی گئی یعنے کلام موجودات اور کلام وحی دونوں ایکہی حروف سے لکھے گئے اور ایک ہی بات بتاتے ہیں وہ ایکہی خدا کو ظاہر کرتے ہیں اور بدیہی ہی کہ ایکہی ازلی و ابدی حکمت نے دونوں کو جاری کیا ہی۔ پس نتیجہ یہہ نکلتا ہی کہ اگر اُنمیں سے ایک کی گواہی حق ہی تو دوسرے کی بھی حق ہوگی ÷

وہ کھلی ہوئی قبر جس کو چھوڑکے پہرہ والے بھاگ گئے اب عیسیٰ مسیح کو گرفتار نہیں کرتے۔ وہ جی اُٹھکے اُس سے نکل آیا ہی۔ ہمکو یقین ہی کہ آفتاب چمکتا اور ستارے جھمجھاتے ہیں اور ایسا یقین ہی کہ عیسیٰ جی اُٹھا بلکہ فتحمند ہو کے جی اُٹھا ہی اگر وہ نہیں جی اُٹھا تو بیبل کی تاثیر کہاں سے ہی فرض کیا کہ نہیں جی اُٹھا اور رسولوں نے فریب دیا اور پہلے عیسایوں نے دھوکھا دیا اور شہید جنہوں نے آگ کے بیچ میں شہادت ادا کی جھوٹھہ بولے لیکن باوجود اِس سب کے ایکبات یقینی ہی یعنے دنیا کے انتظام کا خدا سچا خدا ہی۔ آدمی اگر جھوٹھہ کہے تو کہے لیکن خدا کے کام و کلام سچ اور برحق ہیں اور ہمکو فریب نہیں دے سکتے۔ ہکی سلطنت کی حکمرانی سے یہہ گواہی ملتی ہی کہ کلیسیا اُسکی میراث ہی اُسنے اُسے جاری کیا اور اُسکی خبر لیگا چنانچہ وہ کہتا ہی کہ میرے ممسوحوں کو مت چھوؤ

اور میرے نبیوں کو مت ستاؤ ہاں مخالفوں کی مشورتیں اور ہتھیار دونوں باطل ہیں
کیونکہ خدا نے اپنے بیٹے سے کہا کہ مجھسے مانگ کہ میں تجھے قوموں کا وارث کرونگا اور زمین
سراسر تیرے قبضہ میں کر دونگا حقیقتاً اگر پیشین گوئی کی آواز ایسی بلند اور یقینی نہو تاہم
خدا کے انتظام سے ایسی آواز آتی ہی جس میں شک وشبہہ نہیں ہی کلیسیا کی ہمیشہ کی ترقی
خداوند کیطرف سے ہی اور ہماری نظروں میں عجیب ہی*

اُن لوگوں کو جنکی سب خواہشیں اور خصلتیں جسمانی ہیں دین عیسیٰ نفرتی ہی
جیسا قدیم سے وہ ایسے لوگوں کو نفرت کا باعث رہا ہی پس یہہ سوال معقول ہی کہ یہہ
مذہب کہانسے طاقت حاصل کرتا ہی کہ ایسوں کا مقابلہ کر کے اُنپر غالب ہو۔ وہ کسطرح
تمیز کو پاک کرتا اور دل کو مغلوب کرتا اور چال چلن کو درست کرتا اور بت پرستی کو
خدا پرستی سے بدل ڈالتا اور زناکار کو پاکدامن کرتا اور ہر ایک گنہگار کو اُسکا گناہ
کیسا ہی بڑا کیوں نہ ہو پاکیزگی اور خدا کی طرف رجوع کرتا ہی۔ ہاں ہر ایک تایب
گنہگار مسیح کی ابدی سلطنت کا مطیع ہوتا ہی اور ایک گواہ یہی ہی جو خدا نے مقرر کیا
ہی کہ مسیح کے جی اُٹھنے پر گواہی دے کیونکہ جیسی بجلی پورب سے کوندھ کے پچھم تک
چمکتی ہی ویسا ہی ابن آدم کا آنا بھی ہوگا اور اُسکا آنا ایسا ہی ہوا ہی اور ہوتا رہیگا۔
متفرق سلطنتیں خواہ برپا ہوتی ہیں یا زایل ہوجاتی ہیں تاہم اُنکی ہر ایک تبدیل
عیسائی مذہب کو ترقی دیتی ہی اور ایسی تبدیلیں مسیح کے ارادہ کو انجام تک
پہنچاتی اور کام آتی ہیں تمام دنیا اُسکے عصا کی مطیع ہوتی جاتی ہی بلکہ وہ اطراف
جو غلطی اور دھوکھے میں مبتلا رہے ہیں اُسکے ہیں وہ اُنکو اپنے قابو میں لینے آتا ہی

اور راہ طیار ہوتی جاتی ہی جس سے وہ فتحیاب ہو کے اُن میں داخل ہوگا۔ انجیل کی بشارت بہتیری قوموں میں سنائی گئی اور رفتہ رفتہ سب قوموں میں سُنائیجائیگی اور تب خدا کا ارادہ فضل پورا اور اُسکا جلال ظاہر ہوگا کل بت پرست لوگ مسیح کی میراث ہیں۔ یونان اور روم کے دیوتے صدوق عہد کے آگے گر پڑے ہیں مگر جگنا ٹھ ابتک موجود ہی ابھی تک بہتیرے جھوٹھے معبود ہیں لیکن وہ نیست و نابود ہونگے اور جو لوگ اُنکو مانتے ہیں وہ مسیح کے ہو جائینگے۔ ہوتے ہوتے اہل ہند مسیح کی طرف متوجہ ہوتے ہیں بلکہ کلّ ایشیا میں روشنی پھیلتی جاتی ہی۔ ملک افریقہ گناہ سے رہائی پانیکے قریب ہی اور امریکہ کے اصلی وحشیوں میں سے اکثروں نے بپتسما پایا۔ بہت کچھ کیا گیا اور اب بھی بہت کچھ باقی ہی ہاں پکّے کھیت تو بہت ہیں لیکن مزدور تھوڑے مگر جاننا چاہیئے کہ جو کھیت کا مالک ہی وہ کاٹنیوالونکو طیار کر کے اُنکو اپنے کھیت میں بھیجیگا اور اُسکے واسطے جلالی فصل جمع ہوگی جسنے قبر کے اوپر فتح پائی وہ خود اِسکام کے لئے لوگوں کو چن لیتا ہی سب درجوں میں سے اپنے خادموں کو بلاتا ہی اور جہاں کہیں وہ جاتے ہیں وہاں اُسکا ساتھ ہونا ظاہر ہوتا ہی کیونکہ جو نامعقول اور ناشایستہ تھا وہ پاکیزہ ہوتا ہی اور جو شیطان اور دنیا کی خدمت میں مصروف رہتا تھا وہ خدا کی خدمت کیواسطے مخصوص ہوتا ہی۔ اے شفیع مبارک جو قبر سے جی اُٹھا ہم تجھے تیرے جلالی نشانوں سے جانتے ہیں ہمارے ساتھ رہ ہمارے دلوں کو اپنی سکونتگاہ کر اور اب اور ابد الآباد ہم تیری تعریف و ثنا کرینگے ✣

ساتواں باب ۔ مسیح کے

جی اُٹھنے سے عدالت آیندہ کا ثبوت ہونا

اُسنے ایکدن ٹھہرایا ہی جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا اُس شخص کی معرفت جسے اُسنے مقرر کیا اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی ۔ اعمال ۱۷ باب ۳۱ *

جب یہہ قیاس یقینی ہی کہ روزِ عدالت آنیوالا ہی تو بطور نتیجہ یہہ بھی قیاس یقینی ہوگا کہ عاقبت ہوگی ۔ انسان مرتا اور گذرتا ہی مگر چونکہ اُسکا منصف اور روز انصاف ٹھہرایا گیا پس واضح و روشن ہی کہ خدا کا یہہ ارادہ ہی کہ وہ مرکے انصاف کے لئے پھر جلایا جائے ۔ کہتے ہیں کہ قدیم مصریوں نے مردوں کی عدالت کی تحقیقات کرکے اُنپر سزا یا جزا کا فتویٰ تجویز کیا جو لوگ قوم کے احسان کرنیوالے ہوئے تھے وہ بڑے ادب سے دفن کئے گئے اور جنکا چال چلن نالایق ٹھہرا وہ دفن کئے نہ گئے ۔ ایسے بدلے کے انتظار میں جو مرنیکے بعد ملتا تھا زندوں پر کچھہ نہ کچھہ اثر ہوتا تھا ۔ مثلاً اُس سے کوئی شخص اپنی رفتار و گفتار کو سدھارتا تھا لیکن اُس سے حقیقی اور روحانی آثار نہو سکتے تھے جو فتویٰ مردوں پر دیا جاتا جو کچھہ نہیں جانتے نہ خوف رکھتے نہ مصیبت اُٹھاتے نہ خوش ہوتے ہیں وہ فتویٰ زندوں کے نزدیک جو عاقبت کا انتظار نہیں کرتے خفیف سمجھا جائیگا مگر خدا کی تجویز ایسی نہیں ہی وہ مردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہی اور جن لوگونکو وہ اپنے تختِ عدالت کے نزدیک حاضر کریگا وہ زندہ ہونگے ۔ یہہ الٰہی ارادہ نہیں ہی کہ

روئے زمین پر جتنے لوگ بدکار او رتقصیروار ہیں زمیں میں بے آبروئی کے ساتھ گاڑے جا کے نیست و نابود ہو جائیں بلکہ یہہ کہ سب جو قبروں میں ہیں ابن اللہ کی آواز سنیں اور چھوٹے بڑے نکلکے او رمسیح کی مسند عدالت کے روبرو حاضر ہوکے جو کچھ اُنہوں نے بدن میں ہوکے کیا کیا بھلا کیا برا اُسکے موافق پائیں چاہیے کہ یہہ باتیں ثابت کی جائیں اور اُسکی بہ نسبت کون بات اُنہیں زیادہ ثابت اور آدمیوں کے دلوں میں یقین کرواسکے یعنے خود وہی جسے خدا نے اُنکا حاکم ٹھہرایا مردوں میں سے جی اُٹھا ✣

باوجود اُس گمراہ کرنیوالی تاریکی کے جو انسان کی برگشتگی کے سبب سے تمام دنیا پر چھاگئی اور جسکی وجہ سے آسمانی سعادت چھپ گئی اور باوجود اُس خواب آلودہ تاثیر کے جسنے گنہگار کی آنکھوں کو بند رکھا او راُسکی قوّت اخلاق کو مردہ کیا ہی تاہم شروع سے اِنسانکے دل میں آنیوالی عدالت کا گمان چلا آیا ہی۔ یہہ خیال دنیا کے سب مذہبوں او ردیوتاؤں کے بیان میں موجود ہی۔ ایک ہولناک عاقبت کا سوچ اگرچہ وہ سوچ تاریک و اتبر ہو لیکن ہر ایک کے دل میں پایا جاتا ہی بلکہ اُن وقتوں میں جب سب سے بڑی تاریکی دنیا میں تھی اور اِنسان سب سے زیادہ ذلیل و بیحرمت تھا تب بھی سب لوگ بعضے امید و بعضے خوف سے عاقبت کے منتظر تھے۔ لیکن اُسوقت امر مذکور یقین کے ساتھہ معلوم نہیں ہوا اور اگر کسی وقت یقین ہوا تاہم گناہ کے ورغلانے سے وہ رفتہ رفتہ زایل ہوگیا او ر اگر اُسکا پھر پانا اِنسانی کوشش و محنت پر موقوف ہوتا تو اُنکی کاہلی کے سبب سے وہ کبھی پھر پایا نہ جاتا ✣

فیلسوفی اسباب کی تحقیقات کرکے شک لائی اور پھر تحقیق کی اور
شک میں ڈوب رہی پھر دریافت کرکے کچھ نہ کچھ گمان کیا لیکن یقین تک نہ پہنچی
وہ یہہ نہیں کہہ سکتی کہ میں جانتی ہوں کہ میرا رہائی دینیوالا زندہ ہی اور جس پر ایمان
لائی ہوں اُسے جانتی ہوں یہہ بھی واضح رہے کہ پاک نوشتوں میں بھی یعنے
عہد عتیق جو اکیلا اُن زمانوں میں رایج تھا اگرچہ وہ اسباتکی طرف ایما کرتا تھا
توبھی اِنسان کی عاقبت کی ہستی اور اُسکے طور کو ایسا صاف ظاہر نکیا جیسا
اِنجیل ظاہر کرتی ہی۔ باقی یہہ رہا کہ زندگی اور بقا اِنجیل سے روشن کردیجائے اِسباتکی
نسبت بت پرست قوموں میں بڑی غلطی ہوئی بلکہ جو لوگ کلیسیا میں شامل تھے
وہ بڑی شک میں مبتلا ہوئے۔ اور جب مسیح مجسم ہوکے ظاہر ہوا اُس وقت بھی
یہودیوں میں ایسے لوگ تھے جنہوں نے فرشتوں اور عاقبت اور بہشت ودوزخ کا
اِنکار کیا۔ اور سچ تو یہہ ہی کہ اِنسان کی بہ نسبت اگرچہ کوئی ایسی بات نہ تھی جسنے
اِس دُھندھلے گمان کو ثابت ٹھہرایا توبھی بہتیری باتیں تھیں جو اُسکی طرف اشارہ
کرتی تھیں اور کوئی بات ایسی نہیں تھی جسنے اُسے جھوٹھا کیا مثلاً آدمی کی قوت
عقل کیسی ہی زور آور کیوں نہ ہو تاہم یہہ نہیں ثابت ہوا کہ وہ لازوال ہی اور
اکثر عمر کے طویل ہونے سے نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی آنکھ بھی ضعیف و نابینا ہوجاتی ہی +
اکثر آدمیوں نے جسقدر عمر میں بڑھے اُسقدر دانش و علم میں ترقی نہیں پائی
اور بال کے پکجانے سے زیادہ حکمت ظاہر نہیں ہوئی برخلاف اِسکے قوت اِدراک
وحافظہ وتصور و متخیلہ زایل ہوتے گئے۔ اور صاحب قوت کے مرنے سے پیشتر وہ

بالکل جاتے رہے حقیقت تو یوں ہی کہ جو انسان کی روح عالم جسمانی کو چھوڑنے پر تھی وہ
زیادہ روشن ہونیکے عوض میں دھندھلی ہوتی چلی چنانچہ تعجب کی بات نہیں ہی
کہ لوگ یہہ گمان کرتے کہ انسان کی روح نیست و نابود ہوگی ظاہر ہوا کہ مثل اُس
کیڑے کی جو پیدا ہوتے ہی مرتا ہی انسان کی روح بھی ذاتی ترکیب سے علیحدہ
ہوکے گم ہوگئی اور پھر وجود میں نہ آئی اور اُسکی ہستی کا کوئی نشان دکھائی ندیا
اور اگر وہ اَور کہیں زندہ ہو تو اُسکے رہنے کا مکان نظر میں نہیں آیا اور اُسکی آواز سنی نہیں گئی
اور اُسنے اُس دنیا میں کوئی پیغام و پیغمبر نہیں بھیجا یہہ ہو سکتا ہی کہ موت کی حالت میں وہ
نیست و نابود نہ ہوگئی ہو اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ نیست و نابود ہوگئی ہو اور اگر نہیں تو
اُسکی حالت وجود صرف گمان کی بات تھی یقین کی نہیں پر اغیار کی تھی دیکھنے کی نہیں +
لیکن اگر روح کے آخری مظاہر جیسے گناہ آلودہ آنکھوں سے دیکھے گئے
مشکوک و تاریک تھے تو کتنا زیادہ بدن کے مظاہر ایسے ہی ہونگے ہزاروں برس
تک یہہ مادے ساخت یعنے بدن جو ایسے تحفہ اور عمدہ ترکیب سے بنے ہیں کہ یہہ گمان
ہوتا ہوگا کہ وہ بقا کیواسطے بنائے گئے خاک سے نکلے پھر خاک میں ملائے گئے اکثر اوقات
ابدان کے دفن ہونے سے پیشتر بھی اُنکا سب کمال و جمال اور طاقت و لیاقت
جاتی رہی ہاں مثل ہولناک خرابات کی سٹر گئی اور سٹرتے ہوئے چاروں طرف
جمع ہوئے معلوم ہوا کہ وہ سر تا پا نیست و نابود ہیں اُنمیں زندگی کا نشان پھر کوئی
دکھائی نہ دیا اور جیسا شروع میں ویسا ہی برابر خاک خاک میں ملائی گئی اور آیندہ
کی بحالی کا کچھ انتظار باقی نہ رہا پہلے آدمی کے مرنیکے وقت سے موت کی تاریکی ہی رہی

اور قبر کا بند توڑا نہ گیا۔ پہلے آدمی کے مرنیسے بڑی مدّت گذر گئی اور اُسوقت تک جسکے مسیح کے زمانے میں مسماۃ مرتھا اور دیندار یہودی منتظر تھے بڑی مدت باقی ہی یعنے جب پچھلے دن میں قیامت ہوگی۔ پس یہہ بجا تھا کہ عاقبت کی پیشین گوئی اور اُنہہ پیشین گوئی کے پورے ہونے کے درمیان میں کوئی ایسا نشان یا بیعانہ دیا جائے جسکے حق میں شک و شبہہ نرہے اور جسکے دیکھنے سے سبھوں کو یقین ہو کہ مردے جی اُٹھینگے اور اگر ایسا امر واقع ہو تو معترضوں کے مُنہہ بند کئے جائیں ✣

غور کا مقام یہہ بھی ہے کہ کسی کا جی اُٹھنا اگر وہ عام لوگونمیں سے ہو تو یہہ کافی نہ ہوتا چنانچہ یہہ ضرور تھا کہ کوئی ایسا مشہور شخص جسکا عہدہ معروف ہو اور جو کل انسان کا قایم مقام ہو جی اُٹھے تو اُس کی قبر کی طرف اشارہ کر کے آیندہ کو انجیل کے منّاد یہہ کہہ سکیں کہ جیسا آدم میں شامل ہو کے سب مرتے ہیں ویسا ہی اِس شخص میں شامل ہو کے سب جلائے جائینگے۔ واضح رہے کہ مسیح کے سوا ایسا کوئی شخص نہیں ہوا اور وہ ٹھیک ایسا ہی تھا۔ وہ اِس سبب سے جی اُٹھا کہ سب لوگونکو آنیوالی قیامت کے حق میں یقین کروا کے اُنکو آنیوالی عدالت کا بھی یقین کروائے۔ اِس امر پر بدکاروں و ایمانداروں کی حالت آیندہ کی تحقیق منحصر تھی کیونکہ اگر یقین ہے کہ مُردے جی اُٹھینگے تو ایمانداروں کی اُمید قایم کیجاتی ہے اور گنہگار باوجود موت کے زندہ رہتے اور خدا کے غضب سے نہیں بچتے۔ اگرچہ وہ اُمید رکھیں کہ اِسطرح بچینگے تو بھی نہ بچینگے بلکہ برعکس اِسکے موت کی تبدیل سے ایسی حالت میں پھر آئینگے کہ اُن گناہونکی نسبت جو بدن میں کئے گئے اِنصاف کئے جائینگے ✣

مسیح کے سوا کسی دوسرے کی قیامت سے ایسا یقین نہین پیدا ہوتا اور اِس سبب سے چاہئیے کہ وہ جی اُٹھے وہ جی اُٹھا اور اُٹھکر اُسنے معترضونکے اعتراضونکو غلط ٹھہرایا اور اُنکے شک و شبہونکو دور و دفع کیا اور قیامت کی ایسی گواہی دی کہ لوگ مجبور ہوکے ایمان لائے واضح رہے کہ عیسیٰ مسیح کے جی اُٹھنے سے ہر آدمی کے دل میں یہہ یقین پیدا ہوتا ہی کہ میں بھی جی اُٹھونگا کیونکہ جب خدانے اُسکو اُٹھایا جو اِس امر کی نسبت کل انسان کا قایم مقام ہو تو حقیقتاً اُسنے گویا اُسی وقت کل انسان کو بھی اُٹھایا÷

لیکن اِس باتکو ثابت کرنیکے واسطے کہ ایک خدا نے ایکدن ٹھہرایا ہی جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا اُس شخص کی معرفت جسے اُسنے مقرر کیا ایک اور سبب بھی ہی کہ وہ اُس شخص کو مردوں میں سے اُٹھائے اور اُسکا بیان یہہ ہی÷ جب ثابت ہو چکا ہی کہ قیامت ہوگی تو ضرورتاً یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ گنہگارونکو بدلہ بھی دیا جائیگا اور اِس باتکے اثبات کی حاجت نہیں ہی پس واضح ہو کہ عیسیٰ مسیح اِس سبب سے نہیں جی اُٹھا کہ ثابت کرے کہ خدا بدی اور برائی سے ناخوش ہی اور گنہگار کی ہلاکت پر گویا مہر کرے اور برگشتہ انسان کو بتائے کہ جسطرح فرشتے خدا سے گمراہ ہوکے دوزخ میں پڑے اُسی طرح وہ بھی دوزخ میں جائینگے اور اِس شریعت کے مطابق جو کہتی ہی کہ وہ جان جو گناہ کرتی ہی سو ہی مریگی اُنہیں آئندہ انتقام کے حق میں یاد دلائے عیسیٰ مسیح ایسے سببوں سے نہیں جی اُٹھا کیونکہ ایسے انتقام کے واسطے گنہگار کی کوئی طیاری نہیں ہو سکتی بلکہ اُس انتقام کیواسطے تو یہ کر نا بھی

کام نہ آئیگا کیونکہ جو خدا کو منظور و مقبول ہی وہ پشیمان دل نہیں بلکہ پاک دل ہی تو خدا نے کس وجہ سے مسیح کو اُٹھایا۔ اسی وجہ سے کہ سب آدمیوں پر یہہ بات ثابت کرے کہ آنیوالا روز عدالت ہی جو خدا کا مقرر کیا ہوا ہی اور اُسوقت وہی شخص جسے خدا نے مقرر کیا عدالت کریگا اور اُس عدالت میں جو حجت قبول کیجائیگی وہ اُسی شخص کے عوضی اور فرمانبرداری اور مصیبتوں کی حجت ہوگی اور اُس درگاہ سے گنہگار ہمیشہ کے عذاب اور راستباز ہمیشہ کی زندگی میں جائینگے خدا نے اُن باتونکو جو اوپر بیان ہوچکیں ثابت کرنا چاہا اور یہہ باتکو کامل طور سے ثابت کرنے اور سب آدمیوں کو ثابت کرانے کیواسطے کہ اُسنے ایکدن ٹھہرایا تھا جس میں اسیطرح اور اسی شخص کے وسیلہ دنیا کی عدالت کریگا بجا تھا کہ جسے اُسنے مقرر کیا مردوں میں سے اُٹھائے اسی وجہ سے اُسنے اُسکو جلایا کہ اگر روز عدالت کے مقرر ہونیکی کوئی ایسی تصدیق نہ ہوتی تو نہ انسان نہ فرشتے اِسکا خیال کرتے اُسکا حقیقی ہونا خلقت کی کسی بات سے ظاہر نہ ہوا اور قوت عقل نے بھی اُسکی طرف اشارہ نہ کیا۔ عدالت آئندہ کا خیال تو دنیا میں رہا ہی مگر اُسکا طور اور خدا کا اُسیکو حاکم مقرر کرنا جو مردوں میں سے جی اُٹھا یہہ سب مجہول تھا بلکہ کسیکے خیال میں بھی نہیں آیا۔ چونکہ اسی شخص کو یوں مقرر کرنا بڑی عجیب بات تھی تو چاہیئے کہ ثابت کیا جائے +

عیسیٰ مسیح نے جب دنیا میں داخل ہوا تو آپ کو نجات دہندہ کہا غور کا مقام ہی کہ اُن لوگوں کو نجات بخشنے کے لئے جنپر سزا کا حکم ہوچکا تھا چاہیئے کہ وہ نہ صرف ابدی کاہن ہوکے اُنکی سفارش کرے بلکہ حاکم بھی ہوکے اِنصاف کرے۔

اُسکا کام یہہ تھا کہ ایسوں کو گناہ کے داغ اور موت کے اختیار اور جہنم کے عذاب سے چھڑائے بلکہ اُنکو بچائے جو خدا کی بے تبدیل شریعت کے مطابق لعنتی ہوئے ÷

حقیقتاً اسکے برابر کوئی امر کبھی کیا نہیں گیا جو معجزے مسیح نے دکھلائے اُنھوں نے ثابت کیا کہ وہ خدا کی طرف سے پیغمبر ہو کے آیا۔ اور اگر صرف شریعت کو دوبارہ پیش کرنا اُسکا مطلب اور منشا ہوتا تو اُسے اِس سے زیادہ ہونا نہ چاہئے لیکن اُسکا مطلب اِس سے زیادہ تھا۔ اسکے بچانیکا کام اُسکی عدالت کے کام سے جدا تھا اپنے کو بچانیوالا ظاہر کر کے وہ حاکمانہ طور پر بے قصوروں کو زندگی اور قصورمندوں کو موت کا فتوی تجویز کرنے نہیں آیا۔ وہ عدالت کرنیکے واسطے مجسم نہ ہوا بلکہ برعکس اِسکے خود اُسی کے کہنے کے مطابق اُسکا کام یہہ تھا کہ قیدیوں کے لئے چھوٹنے اور بندھوؤں کے لئے قید سے نکلنے کی منادی کرے۔ اُسکے ہرکارہ نے اُسکے آگے آکے گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسما کی منادی کی۔ وہ خود بھی ایسی باتوں کی منادی کر کے پیچھے ہولیا اور تائب گنہگاروں سے وہ کیسے ہی ناپاک کیوں نہ ہوں معافی اور ابدی زندگی کا وعدہ کرتا رہا۔ اِس انجام کی طرف اُسنے لوگونکی اُمید اُسکا کے اُنہیں اپنی طرف رجوع کیا اور آپ کو ابن اللہ کہکے اپنے وعدہ کا پورا کرنا اپنی سچائی پر موقوف رکھا کیا وہ وفادار ٹھہریگا اور اُس کی باتیں حق نکلینگی جو کام اُسنے اختیار کیا وہ یہہ تھا کہ عدل کی تلوار گنہگار سے پھیرے چنانچہ اُسنے کہا کہ اُسے گور میں گرنے سے بچاوے کہ مجھے کفارہ ملا ہے یہہ کہکے اُسنے گنہگاروں کے عوض آپکو سونپا اور اُنکی جگہہ وہ از خود قربان ہو کے صلیب پر لٹکایا گیا اور موت

تک فرمانبردار رہا اُسکا مصلوب ہونا اور دفن کیا جانا اِسبات کے ثبوت میں تھا کہ جو کام وہ کرنے آیا تھا اُسے کرچکا اگرچہ وہ گنہگار تو نہیں تھا تاہم شریعت الٰہی کا فتویٰ اُسپر دیا گیا اور وہ مر کے قبر میں گرفتار ہوا÷

لیکن اِس سے کیا حاصل ہوا کہ وہ قربانی جو اُسنے گذرانی منظور ہوئی اور اُسکے سبب سے گنہگار کو رہائی ملی اُسکی جان کندنی کے وقت عجائبات ظاہر ہوئی لیکن کیا یہہ شک سے بری تھے۔ آفتاب کے اوپر تاریکی تو چھاگئی چٹانیں پھٹ گئیں اور پہاڑ ہل گئے لیکن کیا ایسی نشانیوں سے معلوم ہوا کہ عدل کے کل دعوی ادا کئے گئے اور انتقام باقی نرہا اور جس بات سے ایسے سوالوں کی معقولیت ظاہر ہوتی ہی وہ یہہ ہی کہ جب مسیح قبر میں دفن ہوا تو اُس قبر میں خاموشی رہی بلکہ کوئی سراغ بھی نہ لگا کہ جو اُسمیں لیٹا تھا وہ زندگی اور موت کا مالک اور ابدی عذاب سے گنہگاروں کا چھڑانیوالا ہی۔ پس یہہ سوال پھر کیا جاتا ہی کہ کیا یہہ قربانی مقبول ہوئی کیا وہ کام آئیگی اِسباتکی نسبت کلیسیا شک لائی ایمان متردد ہوا امید پس و پیش کرنے لگی پہلا اور دوسرا دِن گذرا اور قبر جیسی کی تیسی بنی رہی اور وہ بڑی بات جسپر گروروں کی حالت آیندہ منحصر تھی فیصل نہ کی گئی۔ لیکن جلد سب شک و شبہہ جاتا رہا ایکبارگی اخلاقی عالم جلالی روشنی سے منور ہوا شبِ موت گذر گئی اور تیسرا روز ہوتے ہی مسیح مقبول زندگی اور قیامت ہوکے قبر سے اُٹھا جس امر نے اُس خاموشی کو جو مسیح کی مصلوبی کیوقت سے ہو رہی تھی دور دفع کیا اور دنیا کو انسان کی حالت آیندہ کی نسبت یقین کروایا یہہ امر خدا کا

حاکمانہ اشتہار تھا کہ جو قربانی کلوری پہاڑ پر گذرانی گئی وہ مقبول ٹھہری یہہ خدا کی طرف سے عمانویل کا قبول ہوتا تھا کہ وہ فدا کار ہی اور اُسکا عہدہ حکومت میں مقرر ہوتا تھا۔ اُس امر کے وسیلہ سے خدا نے اِنسانسے کہا کہ جس شخص کو تمنے صلیب پر لٹکایا اور قبر میں مدفون دیکھا وہ میرا بیٹا ہی وہ تمہارا حاکم ہی اُس کی سنو اور اُس سے ڈرو +

اِس پُر معنی اور لاثانی امر کی نسبت شک کی جگہہ نرہی چونکہ مسیح موت میں گرفتار رہوا تو چاہئے کہ یا تو گرفتار رہے یا آپ کو رہائی دے اور اگر پھر زندہ ہوکے ظاہر ہو تو چاہئے کہ فتحمند ہوکے آئے۔ اسیطرح وہ ظاہر ہوا اور اُسکے ہاتھ میں جہنم اور موت کی کنجیاں تھیں جب خدا نے عیسیٰ مسیح کو اُٹھایا تو نہ صرف اِسباتکو اشکار کیا کہ اُسنے ایکدن کو ٹھہرایا تھا جسمیں اُسکے وسیلہ سے دنیا کی عدالت کرے بلکہ جیسا پولوس کہتا ہی اُسنے یہہ کر کے اسباتکو سب پر ثابت کیا۔ ہاں البتہ جب میں اُسکو جو ایکدفعہ موت تک پست ہوا اُسکے جلالی لباس میں ملبوس ہوکے تخت حکومت پر بیٹھا دیکھتا ہوں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ ابن اللہ اور اِن کا حاکم بھی ہی +

مسیح کا جی اُٹھنا اپنی غرض کو پورا کرتا ہی۔ وہ میری شک کو رفع کرتا ہی اور میری مشکلات کو حل کرتا ہی۔ عیسائی عقیدہ میں جو راز اور پنہانی باتیں ہیں یہہ اُنسے میں دق نہیں ہوتا چونکہ یہہ باتیں نجات دہندہ کے جی اُٹھنے سے ثابت ہوئیں تو بے اعتبار معلوم نہیں ہوتیں۔ اگر کسی وقت نئے اعتراض پیش ہوتے

ہیں یا اگلے شک و شبہہ پھر کے گھبرا دیتے ہیں تو اُس قبر کیطرف متوجہ ہونے سے
یہہ سب رفع ہو جاتے ہیں کیونکہ وہاں سے روشنی چمکتی رہتی ہی۔ اُس روشنی سے
میری راہ منوّر ہوتی ہی اور اُسکے وسیلہ سے مجھے آسمان و بقا صاف ظاہر ہوتے ہیں۔
اُس روشنی کی معرفت میں دیکھتا ہوں کہ موت کی کمان ڈھیلی ہوئی اور اُسکا
ترکش ٹوٹ گیا اِن نشانوں سے ثابت ہی کہ مسیح نے جب موتکا سامنا کیا تو
فتحمند ہوا اور اِس سے میں کوئی بہتر دلیل نہیں مانگتا کہ وہ میرا نجات دہندہ
ہونیکے لایق ہی اور میرا حاکم مقرر کیا گیا +

اِس امر پر اُسکے کل دعوی منحصر تھے اور خدا کا کلام مجھے تعلیم دیتا ہی کہ
میری کل اُمید اسی پر موقوف ہی۔ اگر مسیح اُسوقت شکست پاتا اگر موت فتحمند
ہوتی اور وہ قبر میں گرفتار رہتا جیسا اور مُردے اُسمیں گرفتار رہتے ہیں تو اگرچہ میں
اُسکے عظیم کام کی بزرگی کے سبب سے اُسکی تکریم و تعظیم کروں اور اُسے اِبن آدم
جانکر اُسکی یاد رکھوں تاہم ممکن نہیں کہ اُسے ابن اللہ جانکر اُسے سجدہ کروں اور
اُسپر بھروسا رکھوں نہیں اُس کی بندگی ہوئی قبر سے پھر کے میں غم آلودہ مثل اُسکے
شاگردوں کی صرف یہہ کہہ سکتا کہ میں اُمید رکھتا تھا کہ یہی اِسرائیل کو مخلصی دینے کو
تھا اگر وہ ناکامل ہوتا لیکن وہ ناکامل نہ ہوا اِس قبر کی مہر شکست اور پتھر کو ڈھلکا
ہوا دیکھتا ہوں اُسے جی اُٹھا اور فتحمند اور جہنم اور موت کی لوٹ لیکے اُسے
آسمانی مکان پر چڑھتے دیکھتا ہوں۔ اُسکے آگے پھاٹک کھلتے ہیں اور دروازے
اونچے ہو جاتے ہیں وہ آسمان میں داخل ہوتا ہی اور تخت پر خدا باپ کے دا ہنے بیٹھتا ہی

اور وہاں سے زندوں اور مردوں کی عدالت کرنیکو آئیگا۔ ای عیسیٰ تو اِس مرتبہ
کے لایق ہی کاشکے تجھپر ایمان لانے سے ہم اُس روز کے مقدّمہ کیواسطے طیار رہوں؀

آٹھواں باب ۔ مسیح کا
گناہ کی معافی بخشنے کے لئے اُٹھایا جانا +

غرض کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکے اب سب آدمیونکو ہر جگہہ حکم دیتا ہی کہ توبہ کریں ۔ اعمال ۱۷ باب ۳۰ +

اب کیوں ایسا کرتا ہی کیونکہ اُسنے ایکدن ٹھہرایا ہی جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا اُس آدمی کی معرفت جسے اُسنے مقرر کیا اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی چونکہ یہہ باتیں ایسی ہیں اور خدا نے ایکدن ٹھہرایا ہی جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا اُس شخص کی معرفت جسے اُسنے مقرر کیا اور چونکہ جیسا ہم لحاظ کر چکے اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے اُسنے یہہ تقرر سب پر ثابت کیا لہذا بجا ہی کہ وہ ہر جگہہ توبہ کرنیکا حکم کرے +

اگر ایسا یقین نہوتا اور روز عدالت مقرر نہ کیا جاتا اور ابن آدم آدمیونکا حاکم نہ ٹھہرایا جاتا تاہم ہر ایک گنہگار پر توبہ کرنا فرض ہوتا اور اگر اُس حال میں خدا سبھوں کو توبہ کا حکم فرماتا تو اُسکا عدل بے عیب ٹھہرتا شریعت الٰہی کے خلاف کرنا جو گناہ ہی یہہ نہ صرف نامشروع ہی بلکہ نامعقول بھی ہی اور وہ قبیح و کریہ ہی چنانچہ مناسب و لازم ہی کہ وہ اپنی ذاتی خرابی کے سبب سے ترک کیا جائے اور نہ صرف ترک کیا جائے بلکہ اُس سے نفرت بھی کیجائے توبہ اگرچہ گناہ کو نہیں

مثالی توبھی گنہگار کو فایدہ پہنچاتی ہی کیونکہ اگر گناہ نہ ترک کیا جائے تو زیادہ
خراب ہوتا جاتا ہی بے توبہ رہنا یہی تقصیر کرنا ہی اور اُس سے دوسری تقصیریں
بڑھتی جاتی ہیں لیکن اگر اُن جہالت کے وقتوں میں جنسے خدا نے طرح دی توبہ
کرنا فرض تھا تو اب کتنا زیادہ فرض ہی خدا کی مرضی خواہ خلقت سے خواہ اُسکی کلام
سے ہمپر ظاہر ہو تو بطور شریعت ہمپر ظاہر ہوتی ہی اور اُسکا ہر ایک حکم ماننا اگرچہ
ماننے کا کوئی سبب نہ بتلایا جائے ہم پر فرض ہی لیکن یہہ حکم جو اب سب آدمیونکو
دیا جاتا ہی اِس سبب سے کہ اُسکے ماننے کیلئے زیادہ سبب بتلائے جاتے ہیں پس
ہم پر اُسکا بجالانا زیادہ فرض ہی +

فرض کیا جائے کہ حقیقتاً موت ہستی کا خاتمہ ہی اور بعد ازاں ہمارے
خطاؤنکی یاد بالکل نہ رہیگی تاہم ایسی چھوٹی زندگی کو بھی گناہ میں بسر کرنا ذلیل و
مکروہ ہوگا بلکہ ایکدن یا ایک گھڑی جو بیجا صرف کیجاتی ہی وہ بیجا کام فاعل کو
شرمندہ کرتا ہی خیر اگر کوئی شخص جو آیندہ عدالت سے ناواقف ہوکے گناہ سے باز نہ
آنیکے سبب سے سزا کے لایق ہو تو کہو تو سہی کہ جو آدمی روزِ عدالت کے تقرر
سے واقف ہوکے توبہ نہیں کرتا وہ کتنا زیادہ سزا کے قابل ہوگا اور جو آدمی یہہ
بھی جانتا ہی کہ اُس روز ایک ایسی دلیل پیش ہوسکتی ہی کہ پشیمان جان اُسے
پیش کرکے راست ٹھہریگی جو یہہ جانتا ہی اور توبہ نہیں کرتا وہ کیسا گنہگار اور
خطاکار ٹھہریگا +

ای خدا اُن جہالت کے وقتوں میں اگرچہ کوئی شخص اپنے کو راستباز

ٹھہرا نہیں سکتا تاہم اگر عذر سے اپنے گناہ کی کچھ تخفیف چاہتا تو تعجب کی بات نہوتی
لیکن اِسوجہ سے کہ تونے روزعدالت کو ظاہر کیا ہی پس گنہگار کو کچھ عذر نہ رہا۔ یہہ
اُسکے کس کام میں آئیگا کہ گناہ چھپے ہیں کیونکہ ہرچند وہ اِنسان کے فتویٰ سے بچے تو
بھی یقین ہی کہ تیری راست عدالت سے کوئی نہ بچیگا۔ بارخدایا اگر تو بیزار ہوکے صرف قہر کے
دِن سے مجھے آگاہ کرتا اگر تو پردہ اُٹھاکے مجھے تختِ عدالت دکھلاتا جسکے روبرو برگشتہ فرشتے
ایک دفعہ کھڑے کئے گئے اور جسپر سے شریعت کے دھمکانیکے سوا اور کوئی آواز نہیں
آتی تو میں پہاڑوں اور چٹانوں سے یہہ کہکے کہ مجھپر گرو بھاگتا لیکن روزعدالت
جس دِن تیرا بیٹا میرا منجی منصف مقرر کیا گیا وہ جس وقت مجھے ڈراتا اُسی وقت
مجھے اپنی طرف کھینچتا۔ یہی دہشت انگیز باتیں تو دیکھتا ہوں مگر تیرا فضل میرے
دل کو تسلّی بخشتا ہی غضبِ الٰہی کی گرج سنتا ہوں مگر اُسکے طفیل سے جو گنہگاروں کے
لئے موا رحمت کی شیریں آواز میری گھبراہٹ کو تھامتی ہی چونکہ تونے نجات کی
یہہ تدبیر ٹھہرائی پس اگر میں توبہ نہ کروں تو بے عذر و لاجواب ٹھہرونگا کیونکہ
اُس تدبیر سے میں جانتا ہوں کہ تیرے پاس مغفرت ہی تاکہ تجھسے ڈروں۔
اب اگر میں توبہ نہ کروں تو نہ صرف تیرا تخت عدل کا تخت ہوگا بلکہ مجھے اقرار کرنا
بھی پڑیگا کہ حقیقتاً وہ ایسا ہی ہی کیونکہ میں تیری رحمت کو رد کرکے اپنی ہلاکت کو
اختیار کرتا ہوں *

اور اِس امر میں جو بات میری نسبت ہی وہ سبھونکی نسبت بھی سچ ٹھہرتی
ہی کیونکہ سبھوں کیواسطے وہی ایک روزعدالت مقرر ہی اور سبھوں پر یہہ بات

ثابت ہوتی ہی تو سب لوگ اِس حقیقت کو سنکر اُسے کیوں نہ مانینگے چونکہ وہ خدا کے کلام میں ظاہر اور ہم پر ثابت ہوئی تو گناہ میں کیوں پھنسے رہتے ہین ۔ ای پڑھنیوالو کیا تم اِس حقیقت کو نہیں مانتے میں جانتا ہوں کہ اُسے مانتے ہو اگرچہ اَوروں سے کہو کہ نہیں مانتے لیکن مانتے ہو تم اَوروںکو فریب دے سکتے ہو لیکن خدا کو نہیں تم اِس بات میں فریب نہیں کھاتے اور تمہیں دلی آرام نہیں ہی خلوت میں تم خوف کھاتے ہو اور جب اِن باتوں پر غور کرتے ہو تم اسبات کے قایل ہو کہ گناہ آلودہ ہو اگرچہ تم روشنی کو حقیر جانتے ہو لیکن اُسکی تاثیر سے بالکل جدا نہیں ہو سکتے اور اگر جدا ہو سکو تو بھی خدا کے اصلی اِرادہ کو روک نہیں سکتے جس بھٹکانیوالی تاریکی میں گنہگار اپنے کو ڈالتا ہی وہ ناپایدار ہی اور اُس بڑے دِن کی روشنی تمپر ظاہر ہوگی ہاں ہوتکی تاریکی میں وہ تمہیں دیکھائی دیگی اور جب ملک الموت تمکو اپنے قبضہ میں کریگا تو روز عدالت کی حقیقت تمپر ثابت ہوگی +

ای دوست تم جو اِس امر سے منکر ہو چاہیئے کہ اپنے گناہونکو دور کرو کیونکہ اِس امر کی نسبت تم جلد اپنے شک و شبہہ سے رہائی پاؤگے میں لفظ جلد اِسواسطے اِستعمال کرتا ہوں کیونکہ تم جلد مروگے اور تمہارا بدن جلد مدفون یا آگ میں بھسم ہوگا یا پانی میں ڈوب جائیگا ۔ تم جلد اُٹھائے جاؤگے اور عیسیٰ مسیح کی مسند عدالت کے سامھنے کھڑے ہوکے اپنے کاموں کے موافق بدلہ پاؤگے ۔ تو آؤ خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لاکے خدا سے میل کرو یہہ سبھوں پر فرض ہی کیونکہ خدا سب آدمیوں کو ہر جگہہ توبہ کرنیکا حکم دیتا ہی +

یوحنّا نے جو انجیل کا مخبر تھا گناہونکی معافی کیلئے توبہ کی منادی کی مسیح جسنے انجیلی نظام کو جاری کیا اُسنے گناہونکی معافی کیلئے توبہ کی منادی کی۔ اور ہم جو اُسکی پیروی کرتے ہیں گناہوں کی معافی کیلئے توبہ کی منادی کرتے ہیں اور اُس یقین سے جسے اُسنے اپنے حاکم ہونے اور دوبارہ آنیکی نسبت ہمکو دیا ہی اپنی نصیحت و تعلیم کو قوی کرتے ہیں جہاں کہیں گنہگار رہیں وہاں توبہ کرنا اُنپر فرض ہی عقلاً و نقلاً یہہ واجب ہی کہ گنہگار توبہ کرے خدا کل انسان کو یہہ حکم دیتا ہی اور چاہئے کہ کل انسان فرمانبردار ہوں ای پڑھنیوالو تمکو فرمانبردار ہونا چاہیئے اگر تم جہنم میں ڈالے جانیسے خوف اور آسمان میں داخل ہونیکی امید رکھتے ہو تو اِس حکم کے فرمانبردار ہو اُس مقرر کئے اور نزدیک پہنچنے والے روز کی باہم رحمتوں اور دہشتوں سے میں تمہاری منّت کرتا ہوں کہ خدا کی تابع ہو اب اُسکے مطیع ہوا کل کا انتظار مت کرو۔ اب مقرری وقت ہی مقبولیت کا ایام یہی ہی توبہ اگرچہ ثواب رساں ہی اور واجب الاجر نہیں ہی تاہم تمپر فرض ہی اور اُسکے بغیر نجات نہیں یہی بات یہہ نہیں ہی کہ آیندہ میں تم توبہ کروگے کہ نہیں تم کو افسوس اور ندامت ضرور ہوگی ہاں ای گنہگارو ایک شریعت بے تبدیل کے مطابق تم کو واویلے اور زاریاں ہونگی کیونکہ یہہ گناہ کے پھل ہیں خدا نے گناہ کا یہہ نتیجہ ٹھہرایا ہی اور بغیر زندگی زندہ رہنا اِس سے آسان ہی کہ گناہ کے ساتھ رنج و عذاب نہ ہو لیکن جاننا چاہئے کہ وہ توبہ جس سے نجات ہوتی ہی محدود ہی ہاں توبہ میں اگر دیر کروگی تو ممکن ہی کہ وہ دیر تمہاری پریشانی کو زیادہ سخت کرے +

یہہ بات ہم پر ظاہر نہیں ہوئی کہ ہماری ابدی حالت کس وجہ سے ہماری

اِس چھوٹی زندگی پر منحصر ہی مگر حقیقتاً ایسا ہی ہی جو اس زندگی میں کیا جاتا ہی
وہ عاقبت کا مقرر کرنیوالا ہی اور جو عاقبت میں کیا جائیگا وہ امتحان کیواسطے نہوگا
مگر اِس زندگی کا حاصل ہوگا جو موت کے اِسطرف ہی وہ طیاری ہی اور جو اُسطرف ہی
وہ بدلہ ہی اور ہر ایک عامل اِخلاق کے باہم دنیوی اور ابدی زندگی اِنہیں دو عہدوں
میں تقسیم ہوتی ہی پہلا عہد چھوٹا اور تبدیل پذیر ہی دوسرا بے اِنتہا اور بے تبدیل ہی۔
پس چاہیئے کہ جو تم عاقبت میں ہوا چاہتے ہو اُسے اب اِختیار کرو روز عدالت
تنبیہ کیواسطے نہیں مگر بدلہ کیواسطے ہوگا جو واویلے اور زاریاں حاکم کے حضور میں
کیجائینگی وہ اُسکے رحم کو تحریک نہ دینگی چنانچہ خدا کی کلام میں ہی اور یہہ گنہگار کیلئے
عبرت انگیز باتیں ہیں کہ ازبس کہ میں نے بلایا پر تمنے نہ مانا میں نے اپنا ہاتھ لنبا کیا پر
کوئی متوجہ نہ ہوا بلکہ تمنے میری ساری مصلحتوں کو ناچیز جانا اور میری سرزنش کی
قدر نہ کی تو میں بھی تمہاری پریشانی پر ہنسونگا اور جب تمپر دہشت غالب ہوگی تو میں
ٹھٹھے مارونگا جسوقت تمہاری دہشت آندھی کی مانند تم پر آئیگی اور تمہاری آفت
گردباد کی طرح تم تک پہنچے گی اور جس وقت تنگی اور جانکنی تمپر پڑیگی تب وہ مجھکو
پکارینگے پر میں جواب نہ دونگا وہ سویرے مجھکو ڈھونڈینگے پر مجھے نہ پائینگے۔

خدا کی برداشت اگرچہ بہت ہی تاہم محدود ہی جو آنیوالا روز عدالت ہی وہ
ضرور آئیگا اور تب روز فضل ختم ہوگا۔ اب خدا مہربانی دکھلانیکے لئے اپنے غضب کو روکتا
ہی چنانچہ خداوند یہوواہ کہتا ہی کہ مجھے اُسکے مرنے سے جو مرتا ہی شادمانی نہیں اِس لئے
پھرو اور جیتے رہو اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی

مانند سفید ہوجائینگے اور ہرچند وہ ارغوانی ہوں پر اُون کیطرح اُجلے ہونگے۔ ای گنہگارو
تم کیوں مروگے۔ چونکہ عیسیٰ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکیواسطے منصف مقرر ہی
اور اُسپر ایمان لانے سے تمہیں نجات ملیگی تو کیوں مروگے کیا خودکشی کرکے
اپنی ہلاکت کو اختیار کروگے۔ اگر یہہ ہوسکے کہ خدا کو حقیر جانکے اور اپنے کو خراب کرکے
اگر اپنی کل زندگی کو گناہ میں بسر کرکے اور آپ کو آسمان میں داخل ہونے کے
ناقابل اور نالایق کرکے تم کیڑے مکوڑے کی مانند مٹی میں چھپکے ابد تک نیست
ونابود رہو تو تمہارا مطلب حاصل ہو لیکن ایسا نہیں ہوسکتا۔ گنہگاروںکے
واسطے کہیں آرام نہیں ہی بلکہ موت میں بھی اُنکے لئے پناہ نہیں ہی۔ زمیں کی
خاک کیسی ہی ذلیل کیوں نہ ہوبے تایب گنہگار کے ذلیل تر خاک کی حفاظت
نہ کریگی۔ باوجودیکہ تم کتنے ہی کمینے ہوجاؤ اور اپنی جسمانی طبیعت کو ذلیل کرو اور
اپنی عقل و تمیز کو خراب کرو تاہم تمہارے واسطے سزا کی قیامت ہونیوالی ہی۔
ہرچند کہ تم روشنی سے پھرکے اپنی ابدی زندگی اور سعادت کو اپنی پیٹھ کے پیچھے
ڈالتے ہو اور مرکے مثل رینگتے ہوئے مکوڑے کی مٹی میں جاتے ہو تو بھی خدا کا نرسنگھا
تمکو جگائیگا۔ تم نیکی کو ترک کرسکتے ہو لیکن ہستی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جسنے گناہ کرکے
اپنی زندگی کو بسر کیا ہی وہ مصیبت اُٹھاکے اپنی عاقبت کو بسر کرتا رہیگا۔ انصاف
نے یہہ دعویٰ کیا اور خدا نے بھی اُسے مقرر کیا ہی ✣

اگر روز عدالت جو تم پر ثابت ہوچکا صرف روز انصاف ہو جس
میں خدا اپنے تخت پر بیٹھ کے صرف راستبازوں کو بدلہ دے اور دنیا کو

بدی سے رہائی دے اور جیسا اُس نے ایکدفعہ آسمان سے باغی فرشتوں کو
نکال کے اُنہیں جہنم میں ڈالدیا ویسا ہی اُس روز زمین سے بدکاروںکو نکالے ہاں
اگر روز عدالت فقط روز قہر ہو جس میں رحم اور معافی کا کوئی سراغ نہ پایا جائے
تو اگرچہ اس حال میں بھی توبہ کرنا تمپر فرض ہو تو بھی میں ایسی سنجیدگی سے تمہیں
نصیحت و تعلیم نہیں دیتا لیکن حال میں کہ اُس فضا میں جس میں ابن آدم دکھائی
دیگا عہد کا نشان دکھائی دیتا ہی اور جس حالت میں کہ تخت عدالت رحم و عدل
کے باہم شعلوں سے روشن ہوتا ہی تو اُمید ہی کہ تم خدا کی آواز سُنکے آنیوالے غضب
سے بھاگو اسی سبب سے ہم تمہیں تمہاری ابدی ہلاکت کے پاس پہنچتے دیکھ کر
تمہاری منت کرتے ہیں کہ ٹھہرو وہاں تمہارے پیچھے پکارتے رہتے ہیں اور جب تک تیر
صدمہ نہ پہنچے پکارتے رہینگے کہ باز آؤ تم اپنے بُرے راہوں سے باز آؤ تم کاہیکو مروگے ❊
عدالت کا سوچ اگر اُسکے ساتھ مسیح کے وسیلہ سے رحم کا سوچ بھی نہ ہو تو کیا
ہی خوفناک ہی۔ انجیل کی تدبیر نجات کی فوق الانسانیت بزرگی اُسے الٰہی ٹھہراتی
ہی۔ قدیم سے شاید اُس وعدہ کے مطابق جو باغ عدن میں کیا گیا اور جس میں مسیح کا
ذکر ہی خدا کے مجسم ہونیکا خیال دنیا کے منفرق مذہبوں میں داخل ہوا ہو لیکن یہہ خیال
کہ کوئی دوسرا شخص جو پاک ہو گنہگار کی جگہہ آکے اُسکے عوض مصیبت اُٹھائے اور
مرجائے کسی کے دل میں پیدا نہیں ہوا اور یہہ بھی صاف وآشکار ہی کہ اِس سوچ
سے کہ روز عدالت ہوگا جس میں خدا کا قہر گنہگاروں پر ظاہر ہوگا تو یہہ پیدا نہیں
ہوتی وہ مسیح کے جی اُٹھنے سے علاقہ رکھتی ہی چنانچہ پاک کلام میں لکھا ہی کہ اُسی کو

خدا نے مالک اور نجات دہندہ ٹھہرا کے اپنے داہنے ہاتھہ پر بلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ اور گناہوں کی معافی بخشے۔ اُس میں بادشاہی اور کاہنی اختیار والے اور کفارہ کی ہوئی حاکمی اور شفا بخش عہدے ملتے ہیں جب روح پاک کی ہدایت سے ہم الٰہی فضل کی اِس عجیب تدبیر کو قبول کرتے ہیں تو سب خوف اور ڈر جاتا رہتا ہی۔ جب حاکم پر نگاہ کر کے دیکھتے ہیں کہ یہہ ہمارا نجات دہندہ ہی اور جو مسیح عالم کے تخت پر بیٹھتا ہی وہی مصیبت دیدہ مسیح اور حقیر کیا ہوا فدا کار اور کانٹوں کا تاج پہنایا ہوا بادشاہ اور مرد غمناک ہی جسنے صلیب پر ہمارے واسطے اپنی جان دی تب حیرانی و پریشانی کے عوض اُمید اور خوشی دل میں پیدا ہوتی ہی اور حفاظت و سلامتی کا مبارک یقین حاصل ہوتا ہی ÷

نواں باب۔ مسیح کے

جی اُٹھنے کی باقی تعلیم و نتایج ÷

غرض کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکے اب سب آدمیونکو ہر جگہہ حکم دیتا ہی کہ توبہ کریں۔ اعمال ۱۷ باب ۳۰ ÷

پس جسطرح ایک شخص کے وسیلہ گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اسیطرح موت سب میں پھیلی اسلئے کہ سبھوں نے گناہ کیا۔ رومی ۵ باب ۱۲ ÷

توبہ کرنیکا فرض بتاکید فرمایا جاتا ہی چونکہ خدانے ایک دن ٹھہرایا ہی جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا اُس شخص کی معرفت جسے اُسنے مقرر کیا اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی ÷

ہم لحاظ کرچکے کہ کیسی تاکید اور قطعی خاصیّت سے توبہ کا فرض فرمایا جاتا ہی اور اسکے لئے کیا ہی صاف وجہ بتلائی جاتی ہی اور کیا ہی مضبوط دلیلیں آنیوالے روز عدالت سے لائی جاتی ہیں۔ اور جائے غور ہی کہ مسیح کے جی اُٹھنے سے نہ صرف توبہ کرنا بلکہ ہر ایک فرض بھی زیادہ قوی اور لازم ہوتا ہی۔ پس ای مسیحیو اپنے شفیع کے جی اُٹھنے میں اپنے عمل کرنے اور مصیبت اُٹھانیکا ایک نیا اور کلّیہ سبب دیکھو ÷

قدیم زمانوں میں ایسے بیدین لوگ تھے اور فی الحال بھی ایسے ہیں جو یہہ کہتے ہیں کہ کھائیں پئیں کیونکہ کل ہم مرینگے۔ لیکن چونکہ عیسیٰ مسیح جی اُٹھا ہی ایماندار ایسا نہ کہیگا۔ افقوری اور صدوقی دہریہ اور ملحد جو عاقبت کے منکر ہوں وہ ایسا کہیں تو کہیں لیکن جس پر روشنی نے مسیح کی قبر سے نکلکے آسمان اور بقا اور عدالت و معافی ظاہر کی ہی اُسے ایسا کہنا بیجا ہی۔ ای گناہ آلودہ خوشیو بعد اِسکے تم دور ہو جو چیزیں خدا کو نفرتی ہیں وہ مجھ کو بھی نفرتی ہونگی اور جو وہ منع کرتا ہی میں اُس سے باز آؤنگا۔ میرے سامھنے ابدی ایام دکھائی دیتے ہیں اور زمانہ حال صرف اِس وجہ سے قیمتی ہی کہ عاقبت سے متعلق ہی۔ بیدین اوباش عیش و جشن اور شہوت میں اپنے چند روزہ زندگی کو کاٹے تو کاٹے لیکن میں اُسکا شریک نہ ہونگا۔ اُسکی خوشیاں اور میں اور میری اور اُسکی اِنتظاری اور ہی اور میری اور۔ آہ جہنم میں یہہ کیا کام آئیگا کہ آج میں کھانے پینے اور گناہ میں مبتلا رہا۔ کچھ بھی نہیں ابدیت بہت طویل ہی اور خدا کا قہر خوفناک ہی۔ اگر اپنی حفاظت کے سوا میں اور کوئی سبب نہ جانوں کہ گناہ سے باز آؤں تو اسی سبب سے باز آؤں کیونکہ خدا کے لوگوں کے ساتھ دُکھ اُٹھانا اِس سے بہتر ہی کہ گناہ چند روزہ کے سکھ کو حاصل کریں ہماری پل بھر کی ہلکی مصیبتیں اِس لایق نہیں کہ ابدی بھاری جلال سے مقابلہ کیجائیں لیکن دین عیسیٰ کسی شخص پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں لادتا۔ مسیح کے طفیل سے میں اپنا انکار کر سکتا ہوں اپنی ہوا و ہوس کو دبا کے میں جسم کی خواہش اور آنکھ کی خواہش اور زندگی غرور کو ترک کر سکتا ہوں بلکہ اِنکے ترک کرنے سے زیادہ بھی کر سکتا ہوں۔

میں بھوکھ اور پیاس اور سردی و برہنگی کو سہہ سکتا ہوں قدیم عیسائیوں نے ایسی باتوں کی برداشت کی اور اُس وقت سے برابر ایمانداروں نے مسیح اور راستبازی کی خاطر سے بڑی مصیبتیں اُٹھائیں قیامت کی قدرت کی تاثیر سے وہ اچھی لڑائی لڑ چکے وہ اپنی دوڑ کر چکے اور اب آسمان میں اپنی محنتوں کا اجر پا کے مسیح کی تعریف کرتے ہیں۔ اُسے اجر کہتا ہوں لیکن وہ دوسرے کی لیاقت کے سبب سے اُنھیں ملتا ہی یعنے مسیح نجات دہندہ کے طفیل سے جو قبر سے جی اُٹھا اُنہیں ملتا ہی +

اور کیا تو ای ذلیل اوباش اور تو بیدین یہہ سوچتا ہی کہ اُس راہ سے جسے اُن لوگوں نے بتایا مجھے بہکائیگا۔ نہیں تیری شہوتوں میں میں شریک ہونگا اور تو جو ٹھٹھا کر کے مسیح اور اُسکے لوگونکو حقیر جانتا ہی ٹھٹھا کرتا رہ میں اسکی برداشت کر سکتا ہوں۔ میرا کام تیرے کام سے اعلیٰ ہی تیری اُمید سے میری اُمید بزرگتر ہی۔ میں تجھسے خوف نہیں رکھتا۔ کسی انسان سے خوف کیوں رکھوں۔ آدمی کے حملہ کرنیکے ہتھیار خواہ وہ فولاد کے یا شکایت کرنیکے ہوں خواہ زبان یا قلم یا تلوار ہو وہ سب کمزور ہیں اور بدن کے مار ڈالنے سے زیادہ نقصان نہیں کر سکتے روح تک پہنچ نہیں سکتے۔ عیسیٰ مسیح جی اُٹھا ہی چونکہ وہ میرا ضامن اور قایمقام ہی تو مجھے خوف اور ڈر نہیں ہی۔ بس خود انکاری کر سکتا ٹھٹھبازوں کی برداشت کر سکتا اور مخالفوں کے قہر کا سامھنا کر سکتا ہوں لیکن ایک وجود ہی جسکے قہر کا میں سامھنا نہیں کر سکتا اور جس سے لڑنا بیہودگی اور حماقت ہی اُسکی قدرت مجھے ہلاک کر سکتی

اور اُسکا غضب مجھے بھسم کر سکتا ہی وا ویلا اُسپر جو اپنے خالق سے جھگڑتا ہی ٹھیکرا زمین کے ٹھیکروں سے جھگڑے کیا مٹی کمھار سے کہے کہ تو کیا بناتا ہی کیا تیری دستکاری کہے اُسکے تو ہاتھ نہیں ہای میرے خدا تجھپر سوچکر میں اپنے گناہونکو ترک کرتا ہوں اور اُن سے بیزار ہوں میں اپنے سے بیزار ہوں اور خاک اور راکھ پر بیٹھا توبہ کرتا ہوں میں نے تیرا ہی گناہ کیا ہی اور تیرے ہی حضور بدی کی ہی تاکہ تو اپنی باتوں میں صادق ٹھہرے اور جو تو عدالت کرے تو تو پاک ظاہر ہو بعد اِسکے کوئی مصیبت فوق القوّت اور کوئی محنت برداشت سے باہر اور کوئی خود انکاری مشکل اور کسی چیز کا ترک دشوار معلوم نہ ہوگا بشرطیکہ میں تجھے منظور و مقبول ہوکے تیری رحمت کے وسیلہ سے جو عیسیٰ مسیح میں مجھپر ظاہر ہی آنیوالے غضب سے بچوں ✣

لیکن میں نہ صرف خوف سے بدکاروں کی خوشیوں اور صحبت سے باز رہتا ہوں مگر چونکہ زندگی مجھے عزیز ہی میں زندہ رہنا چاہتا ہوں بلکہ ابد تک زندہ رہا چاہتا ہوں میں اپنے بدن کو بھی عزت دیتا ہوں جو خدا کی عجیب کاریگری ہی اُسکے تحفہ اور نازنین اعضا کے وسیلہ سے میں نے پہلے ہستی کی خبر پائی اور روشنی کو دیکھا اور انواع چیزوں کی ڈیل ڈول کو پہچانا اور خوش الحانی سے واقف ہوا اور دعا کی آواز سنی اور اپنے خالق کا نام اور کام سیکھا اور اُس کی ذات و صفات کچھ نہ کچھ سمجھا اپنے شروع سے ابتک اِس بدن میں رہا ہوں خوراک اور پوشاک دیکے ابتک اُسکی خبر لی اور کوشش کی کہ وہ تندرست رہکے مدت

دراز تک موت سے بچے لیکن اُسے موت سے بچا نہیں سکتا میری محنتوں اور خواہشوں کے خلاف وہ زایل ہوتا جاتا ہی اور آخرکار مریگا میں جانتا ہوں کہ اُسمیں موت کے نشان ہیں اور وہ خاک ہو کے پھر خاک میں ملیگا لیکن تو بھی میں نہیں جانتا کہ مرنا کیا ہی ہاں البتہ اوروں کو مرتے دیکھا اور یہہ جانتا ہوں کہ موت خوفناک ہی۔ جب کسی کو ملک الموت کی گرفتاری میں دیکھتا ہوں تو عجب و لابیان دہشت مجھے پکڑتی ہی۔ میرے اندر کچھ ہی جو مجھے بتاتا ہی کہ آیندہ میں خطرے ہیں خوف کھاکے میں زندگی کو چھوڑا نہیں چاہتا اور اُس بے پایاں غار سے جسکے پاس پہنچتا ہوں ہٹ جاتا ہوں ٭

میں گنہگار ہوں مجھے اسبات کا یقین ہی اور اِس واقفیت سے کوئی مخلوق مجھے رہائی نہیں دے سکتا۔ اور اِس سبب سے کہ گنہگار ہوں میں موت سے زیادہ خایف ہوں جب یہہ سوچ آتا ہی کہ شاید نیست و نابود ہوؤں تو کانپتا ہوں اور جب سوچتا کہ جہنم میں ڈالا جاؤں تو اَور بھی زیادہ تھرتھراتا ہوں جو کچھ خلقت نے اِشارہ کیا ہی اور فیلسوفی نے گمان کیا وہ تسلّی و تسکین بخش نہیں ہیں بلکہ برعکس اِسکے بے ٹھکانا غیر متعین نابکار اور ناپایدار ہیں گھبرا کر میں۔ دریافت کرتا ہوں پھر دریافت کرتا ہوں لیکن گھبراہٹ بنی رہتی ہی۔ حقیقت تو یوں ہی کہ اِس امر میں اِنسان کی فیلسوفی ناقص ٹھہرتی ہی اور صرف ایکبات یعنے میرے نجات دہندہ کا جی اُٹھنا کام آتا ہی۔ وہ ایسی دلیل لاتا ہی کہ سمجھہ میں آتی ہی اور ایسی وجہ بتلاتا ہی کہ میرے دل پر اثر کرتی ہی پیشتر کے مطابق اب بدن کی

قیامت گمان کی بات نہیں بلکہ یقینی ہی۔ مسیح حقیقتاً جی اُٹھا ہی اور اُس کے
جی اُٹھنے میں میں اپنی اور کل انسان کی قیامت کا نظیر اور بیعانہ دیکھتا ہوں۔
اب مجھے یقین ہی کہ میرے واسطے قبر موت کا بستر رہیگی میں اُس سے اُٹھایا جاؤنگا۔
اِسکو نہ صرف جانتا بلکہ جانکے خوش بھی ہوں میں گور سے جو سراہٹ کا گھر ہی نفرت
کرتا ہوں اور اُس سے اُٹھایا جانا چاہتا ہوں اور جب تک میرے بدن پر گناہ اور
موت کی مہر رہے میری خوشی کا پیالہ لبریز نہ ہوگا۔ ای مسیح جب میں جاگونگا تب
تیری صورت سے سیر ہونگا اور چونکہ تونے جو مر کے جی اُٹھا ہی مجھپر یہہ بات
ثابت کی کہ میں جاگونگا لہذا چاہئیے کہ فرمانبردار ہوں کہ تیری محبت مجھے کھینچتی ہی جو
کچھہ ایسا خاوند اور خداوند فرمائے وہ مشکل نہ ہوگا بلکہ ہاں ایسی محبّت سے ملایم کیا
جاکے اور ایسی اُمیدوں سے اُسکایا جاکے میرا سخت دل بھی تیرا تابع ہوتا ہی +
عیسائی لوگ ایمان لاتے ہیں اور اُنکا یہہ اعتبار بیبل کے مضمون پر موقوف
ہی کہ موت کے وقت ایمانداروں کی روحیں فوراً جلال میں داخل ہوتی ہیں اور
اُنکے بدن مسیح سے متحد ہوکے اپنی قبروں میں قیامت تک آرام کرتے ہیں اُنکے
بدن مسیح سے متحد ہیں اور ابدی زندگی کا ایک بھید بھی ہی۔ مسیح کہتا ہی اِسلئے کہ میں جیتا
ہوں تم بھی جیوگے اُس جلالی اور رہنیوالی زندگی میں بدن اور روح باہم شریک
ہونگے اور جو بدن ہوگا وہ اِس بدن سے خلاف نہ ہوگا۔ ہر چند کہ وہ ایک گھر ہوگا جو
ہاتھوں سے نہیں بنا تاہم وہ بدن کا اُتارنا نہیں بلکہ اُسکا پھر پہننا ہوگا باوجودیکہ انسانکا
ناقص علم و فیلسوفی دنیوی جلالی بدن کے یکسانی ٹھہرانے میں شک کریں تو بھی

اِس امر میں خدا کا کلام صاف تعلیم و نصیحت دیتا ہی کہ جو چیز غیر فانی کو پہن لیگی وہ یہہ فانی ہی اور جو ہمیشہ کی زندگی کو پہنیگا وہ یہہ مرنیوالا ہی۔ پس ثابت ہوا کہ جو قبر میں سوتا ہی وہی جاگ کے ابد تک زندہ رہیگا۔ میرا دل گواہی دیتا ہی کہ میرے عزیزوں کی لاشیں بھی قیمتی ہیں اور عیسیٰ مجھے بتلاتا ہی کہ کس سبب سے قیمتی ہیں۔ وہ کہتا ہی کہ میں اُنہیں اُٹھاؤنگا اور میں اِسبات کو مانتا ہوں کیونکہ وہ مردونکا نہیں بلکہ زندونکا خدا ہی ✤

جب دونوں مریم مسیح کی قبر کے پاس گئیں اور اُسے نہ پاکر حیران ہوئیں تو فرشتہ نے اُنسے کہا کہ مت ڈرو میں جانتا ہوں کہ تم عیسیٰ کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈتی ہو۔ وہ یہاں نہیں ہی کیونکہ جیسا اُسنے کہا تھا وہ اُٹھا ہی آؤ یہہ جگہہ جہاں خداوند پڑا تھا دیکھو۔ فرشتہ کی یہہ باتیں آجتک پُر معانی اور پُر تاثیر ہیں جیسا اُس وقت ویسا اب بھی وہ زندگی اور بقا کو روشن کر دیتی ہی۔ کاشکے ایسے ایمانسے اُنہیں سنیں جیسا اُس زمانہ کے عیسایونے اُنہیں سُنا۔ وہ یہاں نہیں ہی کیونکہ جیسا اُسنے کہا تھا وہ اُٹھا ہی۔ جب فرشتہ نے یہہ کہا تو بڑی روشنی قبر پر پڑی اور سب تاریکی جاتی رہی۔ تعجب کر کے شاگرد داخل ہوئے کہ اُس جگہہ کو جہاں خداوند پڑا تھا دیکھیں اور دیکھکر مثل پولوس کی یہہ پکار سکتے کہ اَی موت تیرا دکھ کہاں اَی قبر تیری فتح کہاں۔ مسیح نے کامل فتح پائی۔ گناہ کا ڈنک نکالا گیا اور موت کی ہیبت دور و دفع ہوئی ✤

مسیح کی قبر جیسی زندگی میں وہ میری خوشی کا باعث ہی ویسا ہی موت کے

وقت وہ میری امید کا باعث ہو لیکن نہ صرف مسیح کا جی اُٹھنا بلکہ اُسکی صفتیں بھی مجھے اُسکی طرف کھینچتی ہیں اُسکی حکمت اور عدل اور نیکی ورحمت سب میرے دل کی تعریف و محبّت کے لایق ہیں وہ نہ صرف بطور ضرورت بلکہ میرے اختیار سے بھی میرا مالک ہی میں اُسکی کتابِ حیات میں اپنا نام لکھایا اور اُسکے پیچھے ہو لیا چاہتا ہوں میں اسے منظور کرتا ہوں کہ میرا مقدمہ اُسکے تخت عدالت کے سامھنے پیش ہو بلکہ اسکا نہایت مشتاق بھی ہوں میری اُمید یہہ ہی کہ بچائے ہوؤنکے لاکھوں اور کروڑوں میں جو اُسکے طفیل سے بچینگے میں بھی ایک ہوں اور اپنے کو اُسکے فضل کا نشان جانکے آسمان میں داخل ہونے چاہتا ہوں اَوروںکے نزدیک اگرچہ اُس میں کچھ رونق نہ ہو کہ اُسپر نگاہ کریں لیکن اپنے برگزیدوں کو وہ سراپا عشق انگیز ہی؛

کیا تم پوچھتے ہو کہ عیسیٰ مسیح نے میرے واسطے کیا کیا ہی کہ میں اُسے پیار کروں میرا جواب یہہ ہی کہ اُسنے میرے واسطے اپنی جان دی ہاں جب میں اُسکا دشمن تھا تب میرے واسطے اپنے کو موت کے حوالہ کیا کوئی شخص اِس سے زیادہ محبّت نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کیلئے دے لیکن خدا نے اپنی محبّت ہمپر یوں ظاہر کی کہ جب ہم گناہ کرتے جاتے تھے مسیح ہمارے واسطے موا اُسنے ہمیں اپنے ہی لہو میں دھویا اور ہمکو بادشاہ و کاہن اپنے خدا کے بنایا بّرہ جو ذبح ہوا اور پھر زندہ ہی اِس لایق ہی کہ عزّت و جلال پائے اور اُسپر واویلا جو اُسے ندے اگر کوئی خداوند عیسیٰ مسیح سے محبّت نہیں رکھتا وہ حرم کیا جائے (مارا ناتھا)؛

کیا تم پوچھتے ہو کہ عیسیٰ مسیح نے میرے واسطے کیا کیا ہی عدل کے دعوؤنکو

پورا کیا ہی میری خاطر جہنم کی آگ کو بجھایا ہی میرے اور ہلاکت کے درمیان میں اپنے بدن کو ڈالدیا اور اب اُسکے سوا کوئی دوسری چیز مجھے اُن شعلوں سے نہیں بچاتی جن میں برگشتہ فرشتے ڈالے گئے اور اُسکے سوا میرے واسطے کوئی دوسرا بیعانہ نہیں ہی کہ آیندہ کو میں اُن شعلوں میں ڈالا نہ جاؤں *

کیا تم پھر پوچھتے ہو کہ عیسیٰ مسیح نے میرے واسطے کیا کیا ہی میں جواب دیتا ہوں کہ اُسنے موت سے ہتھیار چھین لیا۔ وہ میری بڑی اور آخری دشمن تھی میں اُس سے ڈرتا تھا لیکن وہ مغلوب ہوئی عیسیٰ مسیح نے اُسپر غالب ہو کے قبر سے فتح کا نشان اُٹھالیا ہی اُسنے میرے ہی واسطے موت کو شکست دی۔ فتح میری ہی اُسنے مجھے اُس سخت گرفتاری سے رہائی دی تاکہ میں اُسے پیار کروں اُسمیں خوش رہوں اور اُسکی ابدی تعریف کروں چونکہ وہ جی اُٹھا ہی اور اُٹھکے مجھپر روز عدالت ثابت کرچکا تو گنہگار جو اُسپر ایمان لاتا ہی راست ٹھہرایا جائیگا پس چاہئے کہ میری زندگی کی غرض اور خوشی یہہ ہو کہ اسکی تعظیم و تکریم کروں اور اُسکے لئے محنت کروں اور مصیبت اُٹھاؤں میں منکر دین عیسیٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ عیسیٰ مسیح جی اُٹھا ہی میں دین عیسیٰ سے بیوفائی نکرونگا کیونکہ عیسیٰ مسیح جی اُٹھا ہی حیات ابدی مجھے قیمتی ہی اور جسنے اُسے خریدا وہ مجھے عزیز ہی میں نہ صرف مجبورانہ بلکہ محبّت بھی عیسائی ہوں میں اس سبب سے عیسیٰ مسیح کا ہوں کہ اُس سے محبّت رکھتا ہوں اسلئے اُس سے محبّت رکھتا کہ وہ میرا نجات دہندہ ہی اور بذاتہ بے انتہا محبّت کے لایق ہی۔ اگر وہ مجھے اپنی خدمت سے آزاد کرے تو میں آزادی نہیں چاہتا۔ اگر جیسا شاگردوں سے پوچھا وہ مجھسے بھی پوچھے کہ کیا تم بہی چاہتے ہو کہ

چلے جاؤ تو مثل اُنکی میں بھی جواب دوں کہ کس کے پاس جائیں ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں اور اگر میں اُس سے پھروں تو کس کے پاس جاؤں۔ اپنا بھروسا کس پر رکھوں کہاں جائے پناہ پاؤں ای خاموشی اور موت کی اطراف جہاں تاریکی اور نا امیدی کے سوا اور کچھ نہیں ہی کیا تم میرے سوال کا جواب دے سکتے ہو اگر مسیح کو ترک کروں تو کسکے پاس جاؤں +

نہیں اگر عیسیٰ مسیح اپنی خدمت سے مجھے آزاد کرے تو آزادگی نہ لونگا اُسکے سوا میں کوئی دوسرا خاوند اختیار نہ کرونگا اور نہ کسی دوسرے کا تابع ہونگا۔ اُسکا مطیع ہونا سچی آزادگی بلکہ خدا کے فرزندوں کی آزادگی ہی۔ اُسکی تعریف کرنیکے سوا میری زبان کسی دوسرے کی تعریف نہ کرے اور اُسکے تختِ عدالت کے سوا میں کسی دوسرے کے روبرو نہ جاؤں کوئی سبب اِسقدر قوی نہیں ہی کہ مجھے اُسکی طرف سے کھینچے۔ میں اُس سے محبّت رکھی چاہتا اُسکی خدمت میں مشغول رہا چاہتا اور اُس میراث میں جو اُسنے مجھے دی داخل ہوا چاہتا ہوں گنہگار کی حالت میں اگرچہ بیشمار خوشیاں ہوں تاہم اُن سبھوں کے حاصل کرنیکے واسطے مسیح کو ترک کرکے مثل حیوانوں کی نہ مروں طعنہ زن و بیدین لوگ مسیح اور آسمان سے مُنہہ موڑ کے سڑاہٹ سے کہیں کہ تو ہمارے باپ کی جگہہ ہی اور کیڑی سے کہ تو ہماری ماں اور بہن ہی لیکن عیسیٰ مسیح نے مجھے سکھلایا کہ یہہ فانی غیر فانی اور یہہ مرنیوالا ہمیشہ کی زندگی کو پہن لیگا +

اُس نجات دہندہ کی حمد و ثنا ہو جسنے یہہ بات ثابت کی اور روزِ حشر

مبارک ہو جب اُسکی حقیقت کھلے گی ہاُس وقت تک میرا جسم سلامت رہیگا
اور مسیح پر ایمان لا کے میں سب دن میں منتظر رہونگا جب تک کہ میری بحالی
کی نوبت نہ ہو سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے لہو کے سبب سے بھیڑونکے
بزرگ گڑریئے یعنے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کو مردوں میں سے پھر لایا
تم کو ہر ایک نیک کام میں کامل کرے تاکہ اُس کی مرضی پر چلو اور جو کچھ اُسکے
حضور میں مقبول ہے عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے تم میں کرے اُسکا جلال
ہمیشہ ہمیشہ ہو آمین ❖

تمت